1st Allahabad Ed.] [5.000 Copies.

LESLIE'S

TRUTH OF CHRISTIANITY.

دین عیسوی کی سچائی کی اثبات

گفتگو کے طور پر

بیچ و منکر و مقر کے

ALLAHABAD:
PRINTED AT THE PRESBYTERIAN MISSION PRESS.
1843.

LESLIE'S
TRUTH OF CHRISTIANITY
DEMONSTRATED.

دین عیسوی کی سچای کی ثبوت ،

گفتگو میں

بیچ مقر و منکر کے

دیباچہ

جانا چاھئے ، کہ آدمی دنیا کے کام میں ، جو دو دن کی
ھی ، کیسی کوشش کرتے ، وسرگرم رھتے ھیں ؛ پس دین کے
مقدمے میں ، جو سدا کو ھی ، کیسی سعی و جانفشانی
واجب ھی ! اِسی سے اکثر صاحبوں نے گھر بار ،
ملک مال چھوڑ کر ، تحقیقاتِ دین میں مشغول ھو کے ،
بعد بہت تگ دو و تحقیق ، جمع مذاھب کے دین عیسوی
کو حقیقی دین پا کے ، قبول کیا * اور اب اِسکی صداقت
کی آتھہ علامت ، اور بہت نشانی و ثبوت نکالی ھیں ،
جو دینِ مسیحی کے سوا دوسرے میں نہیں پائی جاتی

هیں * اِسی سے اکثر قوموں کو گمراہ دیکھکے ثوابِ عقبیٰ جانکر هرایک ملک میں اِسکی ترغیب وترویج میں مشغول هوئے ، یہاں تک کہ بعضے ملکوں میں ، جہاں کے باشندے بے تمیزی سے مثالِ وحشی ودرندے کے تھے ، خوفِ جان نکرکے اُن کو خداکی راہ پر لائے * پس صاحبانِ اِنصاف اور خداترسانِ دل صاف سے اُمید هی ، کہ یہہ آٹھہ علامت اگر کسو دوسرے دین میں پاسکیں ، تو ابدی اُسی کو مانیں ، نہیں تو ، تعصب ترک کرکے اِس دین کو قبول کریں ، اور مسیح پر ایمان لاکے حیات حاصل کریں

* آمین *

دین عیسوي کي سچاي کي ثبوت

مقر * تعجب هی ۔ که تم اپني سعادت کي مخالفت میں اِسقدر ثابت قدم هو ۔ اور عاقبت کي سزا وجزا سے اِنکار کرنے میں اپنا سارا ذهن واستعداد صرف کرتے هو ۔ صرف اِسلئے ۔ که اپني دانست میں اِس جهان میں آسایش سے جیؤ ۔ اور عیش وعشرت کرو * سو اِنکو بهي آنیوالي چیزوں کي دهشت سے ۔ جنکے هونے کا تمهیں یقین، کلي نهیں ۔ بے کهتکے نهیں کرسکتے هو ۔ اور اِس رو سے تمهیں یقین هی ۔ که همارِي زندگي تلخ هوگي جس میں کسو طرح کي تسلي نهیں ۔ اور مرنے میں نهایت پریشاني اور خرابي ۔ اور جو جو اُمید تم رکهتے هو ۔ اُنکي یهي حد هی *

منکر * تم یهه کسطرح کهه سکتے هو ؟ جب اِن چیزوں سے بیخوف زندگاني کیا چاهتا هوں ۔ نه جهنم سے ڈرتا نه بهشت کي اُمید رکهتا ۔ کیونکه اِن دونو کو مانتا هي نهیں *

مقر * تمهیں یقین هی، که یهه سب جهوتهه هی *

منکر * اسکا نه انکار کرتا هوں، نه اقرار: اور اسکے اثبات پر مجهے دعوی بهي نهیں *

مقر * پس چاهئے، که جنم بهر اسي شبهه میں پڑے رهو! اور اس شبهه میں مرنا، که انجام اسکا عذاب ابدي هی، کیسي بري حالت هی! اور تمهارے اقرار کے مطابق، جو جو اُمید تم رکهتے هو، اُن کي یهه حد هی * اسي واسطے تمهارے ایمان کو بے ایماني کهتا هوں: اور اگر تمهاري خواهش کے موافق هو، که هم سب مرنے پر نیست ونابود هو جاینگے، اور کچهه باقي نرهیگا، توهماري تمهاري حالت میں کچهه فرق نهیں: اور جو اسکے برخلاف هو، تو تمکو سدا جهنم کا دکهه سهنا پریگا، اور همکو سدا بهشت کا سکهه * پس اس مقدمے میں هماري پیروي کرني دانائي هی: خصوصا اُس حال میں، که یهه جهوتے عیش، جنکي خاطر همارے مخالف هو، صرف خواب وخیال هی *

منکر * جو هو، سو هو: جب تک همیں میسر هی، تب تک تو سکهه کرلیں * پر جیسا آدمي چاهتا هی، ایمان نهیں لاسکتا: اس روسے بهشت کے سکهه اور دوزخ کے دکهه سے همیں کیا کام، جب تک اسکو بخوبي ثابت نکرو؟ * اور جد اُسمیں مقدور بهر کوشش کي، تو همکو اپنے انصاف پر چهوڑنا چاهئے *

مقر * جو کچھه میں نے کہا، اِسي واسطے تھا، که تمکو منصفي سے اپني بات سننے پر مایل کروں، نه که تم اپني سعادت، دوجہاني کے دشمن رہو *

منکر * خیر، اور باتوں کوجانےدو؛ میں بھي تمھاري طرح مانتا ہوں، که ایک خدا هی؛ پر اُسکي طرف سے وحي آنا نہیں مانتا * اورجسکوتم (۱) بیبل کہتے ہو، یہي سمجھتا ہوں، که اُسکو خدا ترس ونیک آدمیوں نے لکھا ہوگا * یہه خیال کرکے، که اُس سے خیالات، نیک پیدا ہونگے، یہه طریق اختیار کئي، که خدا کي طرف سے اور اُسکے نام پر کلام کریں، تاکه لوگوں میں زیاده اثر کرے؛ اور اپنے اخلاق وروش پر ایسي چیزوں کے حال سے پرده ڈالا ہوگا، جو اُنکے نزدیک وقوع میں آئیں * چنانچه کئي ایک یونان، وروم، وهند، وغیره کے حکیموں نے، جد جوپٹر، اور جونو، یا برمها، بشن، مهیس، یاکسو دوسرے دیوتے دیبي کا حال بیان کیاهی، یهي طریق اختیار کي هیں؛ پر جو جو کام اُنسے ہوئے تھے، کسیکو نہیں مانتا *

مقر * اِس تقریر سے ظاهر هی، که بیبل کي کچھه

---

(۱) بیبل وه پاک کتاب هی، جسپر عیسائیوں کے ایمان کي بنیاد هی * اِسکے دوحصے هیں، ایک وثیقهٔ قدیم، دوسرا وثیقهٔ جدید یااِنجیل *

قدر کرتے هو، یهه سمجهکے، که خدا ترسوں اور پاکوں نے لکها هی، اس نیک ارادے پر، که آدمي کي روش کو اصلاح پر لاویں؛ لیکن جو دلیل تم لاتے هو، اُس سے یهه مطلب نهیں نکلتا هی * بیبل کے لکهنے والوں کو فقط بد آدمي، فریبي، دغاباز، بلکه کفر بکنیوالے اور خدا کے آگے مکروه ٹههراتے هو، کیونکه اُسمیں لکهتا هی، که جو بے بهیجے کے خداکے نام پر کلام کرنے میں گستاخي کرتے هیں، اُنکو کفر بکنیوالے سمجهکے سنگسار کرنیکا حکم هی * یهه حال بت پرستوں کا نه تها؛ اُنکے ناصحوں نے نه کها، که خداوند یوں فرماتا هی؛ اور اُنکے حکیموں نے ناحق ایک ایک سے مقابله کیا، اور ایک دوسرے کي بات رد کرنے کو کتابیں لکهیں، اور اِسکي لاگ رکهتے تهے، که کون هم میں سے بهتر دلیل لاسکتا هی؛ اور کچهه نه چاها * اور جوجو اُنکے دیوتاوں نے کیا، اُنهوں نے خود نه مانا؛ صرف اُسکي تاریخ لکهي، یا وه تعلیم، جو اُس سے مراد تهي *

منکر * مگر بهتیرے عوام نے اُن کاموں کو سچ سمجها، جیسا اِس ملک کے عوام، که بیهوده سے بیهوده اور هنسنے لایق قصوں کو، جو پرانوں میں هیں، اِنجیل کے برابر سچ جانتے؛ اور جو اُن میں دانا هیں، کهتے، که یهه سب دیني حیله هی، تاکه لوگوں کا پوجا پات پر جي بڑهے * سوئي هم تمهاري اِنجیل، یا اور سب کتابوں پر

خیال کرتے، جنکو کہتے ہو، کہ اِلہام سے لکھی گئی ہیں؛ اُنکو رکھنے کو منع نہیں کرتے؛ یہہ تو احمقوں کے بھلانے کو ہی؛ پر جب عاقلوں کو دم میں لایا چاہتے، تو بات کو خوب کس لیا چاہئے *

مقر * میں بھی یہی چاہتا ہوں، کہ دیکھئے دینِ عیسوی، یعنے بیبل کی سچائی پر، پرانوں یا اور سب جھوٹے قصوں سے زیادہ گواہیاں لاسکتا ہوں، کہ نہیں * یہہ نہو، تو اِس بحث سے ہاتھہ اُٹھا کے اقرار کرونگا، کہ تمھیں قایل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں *

منکر * یہہ بات مانی؛ پس چاہتا ہوں، کہ بیبل اور اُسکے معجزوں کی راستی کی گواہیاں دریافت کروں *

مقر * اگر اِس کتاب کی، اور اُسکے معجزوں کی سچائی ثابت ہوجاے، تو خیال کرتا ہوں، کہ اُسکی تعلیم کی سچائی کا اِنکار نکروگے *

منکر * نہیں؛ کیونکہ اگر وہ کرامتیں، جو کہتے ہیں، کہ موسیٰ اور عیسیٰ نے کیں، اپنی آنکھہ سے دیکھتا، تو کسطرح اُنکے خدا کی طرف سے آنے پر ایسی دلیلِ قوی پر خیال نہ کرتا؟ سو اگر تمھارا بیبل اُن معجزوں کے روسے سچ ہی، تو اُسکی تعلیم کو بھی سچ مانا چاہئے * پر دنیا میں اور بھی کتابیں ہیں، جو خدا کی طرف سے وحی ہونے پر دعویٰ رکھتی ہیں؛ سو ہمیں یہہ جاننا واجب ہی، کہ اِن میں سے کون سچ ہی *

مقر * اِس کتاب کو اُن سب کتابوں سے فرق کرنے کی چار علامت ہیں

پہلی ، وہ معجزے * جنکا اُس میں بیان ہی ، ایسے ہوں ، کہ آدمی کے ظاہری حواس ، یعنے آنکھہ ، کان ، امتیاز کریں *

دوسری ، کہ یہہ معجزے برملا لوگوں کے روبرو ہوئے ہوں

تیسری ، کہ صرف ظاہری یادگاری نہ ہو بلکہ ظاہری آئین وافعال ٹھہرائے جائیں ، اور سدا اِنکی یاد میں بنے رہیں

چوتھی ، کہ جب سے یہہ معجزے واقع ہوئے ہوں تبھی سے اُن آیتوں کا جنکو مانتے ہو ، شروع ہوا ہو ، اور جس کتاب میں یہہ معجزے اور آئین درج ہوں ، سو اُسی زمانے میں اور اُنہیں لوگوں سے ، جنسے ہوئے ، یا آنکھہ ، کان سے دیکھا سنا ، لکھے ہوں * کیونکہ یہہ بات بھی اِس علامت کے ساتھہ ہی ، اور اِسکی اصل بات ، اِسلئے ، کہ آیندہ کو اُن چیزوں میں ، جو سیکڑوں برس کے آگے ہوئیں ، جنکو کوئی ، جو اُس وقت موجود تھا ، باطل نہ کرسکا ، اور جھوٹھے قصوں کی ایجاد کا مانع ہو *

اسی طرح موسیٰ نے اپنی پانچ کتابیں ، یعنے توریت ، لکھی ، جس میں اُسکے فعل اور آئین داخل ہیں * اور مسیح کے شاگردوں نے ، جو جو بیان کیا ، آنکھہ کان سے دیکھا سنا تھا ، اور اُسمیں بڑی خبرداری کی * جب ایک

کو چنا ، کہ یہودا [سکریوطی کی جگھہ بھرتی کریں *
چنانچہ کہا ھی ، (۱) کہ جو لوگ ، کہ اُس وقت میں
ھردم ھمارے ساتھہ تھے ، یعنے جب سے کہ خداوند یسوع
یحییٰ کے اصطباغ کی ابتدا سے لیکے ، ھمارے درمیان آمد
رفت رکھتا رہا ، یہاں تک کہ ھمارے پاس سے اوپر اُٹھایا
گیا ، اُن میں سے چاھئے ، کہ ایک شخص ، جو اُسکے جی
اُٹھنیکا گواہ ھی ، ھمارے ساتھہ مقرر ھو * اور یوحنا
مقدس اپنے پہلے مکتوب کا یوں شروع کرتا ھی ، " حیات
کے کلمے کی بابت ، جو ابتدا سے تھا ، جسے ھمنے سنا ،
اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ، اور نگاہ رکھا ، جسکو ھمارے
ھاتھوں نے چھوا ، ھم خبر دیتے ھیں *

اب اگر کوئی کہے ، کہ یہہ معجزے چاھئے ، کہ سچ ھوں ،
ھرچند کوئی ایسی کتاب اُنکے واسطے دکھا نہیں سکتے ،
نہ اُن چار علامت میں سے کوئی رکھتے ھیں ، میں سمجھ
میں مانتا ھوں * پر میری ساری بحث تو یہہ ھی ، کہ
جو معجزہ یہہ چار علامت رکھتا ھو جھوٹھہ نہیں ھوسکتا *
اگر سچ نہوتا ، تو کیا اِمکان ، کہ موسیٰ چھہ لاکھہ اِسرائیل
کو ذھن نشین کرتا ، کہ اُنکو دریاے قلزم کے بیچ سے
لیگیا ، جیسا کہ خروج کی کتاب میں لکھا ھی ؟ اگر یہہ
کرسکتا ، تو اُس سے زیادہ کرامت ھوتی * اُنکے چالیس

---

(۱) اعمال ، ۱ باب ۲۱ و ۲۲ آیت

برس تک بیابان میں بے روٹی کے سوا من کے، جو اُن
پر آسمان سے برستا تھا، پرورش پانے کا یہی حال ہی؛
اور مسیح کا پانچ ہزار آدمی کو صرف پانچ روٹی سے سیر
کرنیکا بھی * پہلی دو علامت اُس وقت میں، کہ یہہ
معجزے وقوع میں آئے، فریب دینے سے بچاتی؛ اور
پچھلی دو آیندہ کے فریب سے * کیونکہ اِس کتاب سے،
جس میں اِن معجزوں کا بیان ہی، ثابت ہوتاہی، کہ
اُنکے کرنیوالوں، یا آنکھہ سے دیکھنیوالوں نے لکھا، اور
خدا کے حکم سے، تاکہ پشت درپشت محفوظ رہے، اور
قایم اور معین وقت پر سب کے سامھنے پڑھی جاے * (۱)
اور یہہ بھی حکم ہوا، کہ بنی سرائیل اُن آیتوں کو، جو
اِس کتاب میں مقرر ہوے، اُسی دن سے اِن معجزوں کی
یاد کےلئے مانتے رہیں؛ (۲) چنانچہ عیدِ فسح، وغیرہ *

اب فرض کرو، کہ موسیٰ کے ہزار برس بعد یہہ کتاب
جعل ہوئی؛ پس، جب پہلے ظہور میں آئی، ہرایک
نہ کہتا، کہ ہمنے تو اِسکا کبھو ذکر بھی نہ سنا، اور نہ
اِن نشانوں کو جانتے ہیں جیسے کہ عیدِ فسح، اورختنہ اور
سبت اور روزہ، وغیرہ؟ پس، چاہئے کہ یہہ کتاب سراسر

---

(۱) دیکھو استثنا، ۳۱ باب، ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ آیت میں،
یوشع، ۸ باب، ۳۴ و ۳۵ آیت *

(۲) خروج، ۱۲ باب

جعل هو، کیونکه وه سب علامتیں، جو اُس میں هیں، کیا اُسکے قیام پر، اور کیا اُن آیتوں پر، پائي نهیں جاتیں * جس کتاب کا یهه حال هو، جد سے دنیا پیدا هوئي، کوئي شخص دلیل دکھا نهیں سکتا، که اُس کو کسي قوم نے سچ سمجھکے قبول کیا هو * اِسے ناممکن جانتا هوں، اور اِس سبب یهه چار علامت اب بھي دلیل قاطع هی اِس کتاب کي راستي پر، اور اُن معجزوں پر، جن میں یهه علامتیں ملتي هیں *

اب اِس مقدمے کو اور روشن کرنے کي خاطر، اور چار علامت لاتا هوں، که اُن میں سے بعضي کو سوا مسیح کے کوئي معجزه، کیسا هي سچ هو، نهیں رکھتا تھا، اور نه رکھه سکتا هی * پانچواں، که اُس کتاب میں، جس میں اِن معجزوں کا بیان هی، اُس قوم کي شریعت بھي درج هو؛ اور چاهئے، که اُنکے آئین کي کتاب بن جاے، جس سے اُنکے معاملوں کا فیصله هوا کرے * جب یهه بات هوگي، تو کیا دخل، که کوئي ایسي کتاب جعلي بنا سکے، اِس طرح، که کسو قوم کو قبول آوے ؟ * مثلاً، اگر کوئي آئین کي کتاب جعلي بناؤں، اور اِس ملک میں جاري کروں، تو کیا سب منصف، اور قاضي، مفتي، اور اور لوگوں کو یقین هوگا، که یهه سچ مچ اُن کے آئین کي کتاب هی، جس سے اُن کے معاملوں کا سیکڑوں برس سے فیصله هوتا آیا هی ؟ یهه تب هوسکتا هی، که پہلے قدیم

آئین کی کتاب بھول جایں، اور یقین جانیں، کہ یہہ نئی کتاب، جو نہ کبھو دیکھی، نہ سنی، وہی قدیم کتاب ہی، جسکی مدتوں سے سند لاتے رہے، اور اکثر چھپ بھی گئیں، اور اُن کی اصل دفترخانے میں موجود ہوں، کہ ضرورت کے وقت اُسکو دیکھکر چلیں *

منکر * میں نے مانا، کہ یہہ ممکن نہیں * پر یہہ دلیل کس کے حق میں لاتے ہو

مقر * موسیٰ کی کتاب کے، جو صرف یہودیوں کی تاریخ نہیں؛ اُن کے آئین کی کتاب بھی ہی، جس میں آئینِ ملکی اور دینی شامل ہی *

منکر * فی الحقیقت یہہ موسیٰ کی کتاب پر، جسکی سدا دلیل لاتے رہے، صادق آتی ہی * اُن کے پاس آئین کی دوسری کتاب نہ تھی؛ پر تمہاری اِنجیل سے اِس سے کیا نسبت ؟ وہ تو نہ آئینِ ملکی ہی، نہ اُس سے کسو دنیوی معاملے کی تجویز ہوتی ہی

مقر * یہودیوں کو دنیا کی سب قوموں سے جدی اور علحدہ قوم سمجھکے شریعت ملی؛ اِسلئے خاص اِسی قوم کے واسطے آئینِ ملکی ہوئی * مگر دینِ عیسوی کو تو زمیں کے سارے قبایل میں پھیلنا تھا، اور اُن سب میں سے عیسائی جمع ہونا؛ اِسواسطے اِنجیل اُن سب کے لئے کہاں آئینِ ملکی ہوسکتی ہی ؟ کیونکہ ہر قوم خاص آئینِ ملکی رکھتی تھی * یہہ تو تب ہوسکتا،

کہ دنیا کي ہر قوم کا آئینِ ملکي منسوخ ہو* پس، اپني سلطنت سے جو جہان رہتا ہی، بے بغي ہونے کے کوئي عیسائي نہ ہوسکتا؛ اور مسیح کو سارے جہان کي ایک خاص دنیوي بادشاہي کرني پڑتي؛ جیسے کہ یہودي اپنے مسیح کے منتظر ہیں؛ اِسي لئے چاہا تھا، کہ اُسکو بادشاہ بناویں؛ پر اُسنے اُنہیں اپني روحاني بادشاہت کي حقیقت بتادي، کہ اِس دنیاکي نہیں، اور نہ دنیوي معاملوں سے علاقہ رکھتي ہیں؛ جسکو جس حال میں پایا، اُسي میں رہنے دیا، بلکہ حکم کیا، کہ دنیا کے حاکموں کے تابع رہیں؛ اُن کے غضب کے ڈرسے نہیں، بلکہ اپني نیک نیتي سے، ہر چند بت پرست بھي ہوں*. اور یہودیوں کو دنیوي معاملوں کے فیصل میں، جہاں تک رومي، جنکے اُن دنوں تابع تھے، اِجازت دیکے موسيٰ کي شریعت پر چلنے دیا، چنانچہ (†) پیلاط نے، اُنہیں کہا، کہ تم پاس ایک شریعت ہی؛ اُسکا اِسکے روسے اِنصاف کرو" پر انجیل عیسائیوں کو، جس جس قوم میں پھیلي، روحاني اور دیني شریعت سمجھہ کے دیگئي؛ دنیوي حکومت ملکي آئین میں کچھہ مخل نہ ہوگي* سو یہہ پانچویں علامت اِنجیل کو شریعت سے

(†) پیلاط جن دنوں مسیح مارا گیا رومیوں کي طرف سے یہودیوں کا حاکم تھا*

اور بھی قوی کرتی ہی ۛ کیونکہ یہہ خیال کرنا ۔ کہ کسو قوم کے آئینِ ملکی میں کوئی بے معلوم جعل داخل ہوے سہل ہی ۛ یہہ نہیں ۔ کہ ساری قومیں ۔ جہاں دینِ عیسوی پھیلا ہی ۔ اِنجیل کے بگاڑنے میں ۔ (جو سب عیسائیوں کے نزدیک آئینِ ملکی سے اہم ہی ۔) اِتفاق کریں ۛ اور بغیر سب عیسائی اور غیر قوموں کے بیچ میں ایسے اِتفاق کے ۔ خیال کرنے ۔ کہ اِنجیل میں ۔ کہ جہاں تک دینِ عیسوی پھیل گیا ہی ۔ اور نت بڑھا جاتا ہی ۔ کوئی جعل بے معلوم داخل نہیں ہوسکتا * اب میں اِن سب باتوں سے بھی قوی گواہی لاتا ہوں ۔ جسکو چھٹھویں علامت ٹھہرائی ۛ سو یہہ نبوت کا باب ہی * مسیح کے اِس جہان میں آنے کے عظیم معجزے کی اول سے آخر تک وثیقۂ قدیم میں نبوت ہوئی ۛ یعنے سب پاک نبیوں نے ۔ جو اِبتداے عالم سے ہوتے آئے تھے ۔ کسو دوسرے معجزے پر ہرگز ایسی گواہی نہ دی ۛ کیونکہ موسیٰ کے حق میں کوئی نبوت نہ ہوئی ۛ اُس نے خود (۱) مسیح کی بابت نبوت کی ۔ اور وہ کئی وعدے ۔ جو اُسپر ہوتے آئے ۔ لکھتا ہی * پہلا وعدہ آدم سے لغزش کے (۲) ساتھی ہوا ۔ جس میں مسیح کو عورت کی نسل کہا ۔ نہ مرد

---

(۱) اِستثنا ۱۸ ب ۱۵ آ اعمال ۳ ب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ آ *

(۲) پیدایش ۳ ب ۱۵ آ *

بھي ، کیونکه کسو مرد کو اُس کا باپ هونا نه تھا ، صرف
عورت کو ماهونا تھا ؛ یهه کسو دوسرے کے حق میں نهیں
کهه سکتے ؛ نه یهه ، که وہ سانپ کے سر کو کچلیگا ، یعنے
شیطان اور اُسکي ساري قدرت پر غالب آویگا * پھر
ابراهیم سے اُسکا وعدہ هوا ، دیکھو پیدایش کي کتاب کے
۱۲ باب ، ۳ آیت ؛ اور ۱۸ باب ، ۱۸ آیت میں *
اِسي پر پولوس رسول غلتیوں کے مکتوب کے ۳ باب ۱۶
آیت میں دلیل لاتا هی * یعقوب نے اُسکي صاف
صاف خبردي ، اور اُس کے آنے کے وقت کي علامت
بتائي ، اور اُسکو (۱) شیله ، یا وہ جو بھیجا جانیکو تھا
کهتا هی * بلعام نبي نے (۲) یعقوب کے ستارے کے
نام سے ، اور اِسرائیل کي † جریب کے نام سے ، اُسکي
نبوت کي * دانیال نبي اُسکو (۳) مسیح اور بادشاہ
کهتا هی ، اور اُسکے آنے اور مرنے کا وقت بتاتا هی *
اُسکي بھي نبوت هوئي ، که وہ (۴) بیت لحم کے شهر
میں ، (۵) یسي کي نسل سے ، ایک (۶) باکرہ سے ،

---

(۱) پیدایش ۴۹ ب ۱۰ آ (۲) گنتي ۲۴ ب ۱۷ آ
(۳) دانیال ۹ ب ۲۵ و ۲۶ آ (۴) میکا ۵ ب ۲ آ (۵) اشعیا
۱۱ ب ۱ — ۱۰ آ (۶) اشعیا ۷ ب ۱۴ آ

(†) جریب سے حکومت کي عصا مراد هی *

پیدا ہوگا * اُسکی (۱) پست حالی اور تصدیعوں کی خاص خاص نبوت ہوئی ؛ اور اُسکے (۲) جی اُٹھنے کی ، اور اِس کی ، کہ وہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ کو بیٹھیگا * اور یہہ ، کہ اُسکے یہہ نام ہونگے ، (۳) عجیب ، توانا خدا ، سلامتی کا شہزادہ ؛ خداوند ہماری (۴) راستبازی ؛ یہواہ صدقنو ، (جو ایسا نام ہی ، کہ سوا حق تعالیٰ کے دوسرے کو نہیں کہہ سکتے ہیں ؛ اور (۵) عمنوائیل ، یعنے خداوند ہمارے ساتھہ * اور داؤد ، جس کا جسم کے رو سے بیٹا تھا ، اُسکو (۶) خداوند کہتا ہی * یہہ بھی کہہ گئے ، کہ لوگوں کا گناہ (۷) ، نہ اپنا ، اُس کے تصدیعوں کا باعث ہوا اُس کے آنے کے وقت پر صاف صاف کہہ گئے جس سے یہودی اب حیران ہیں ،) کہ (۸) یہودا سے جریب جدا ہونے کے آگے ہوگا* دوسری (۹ †) ہیکل میں اِس کی بنیاد الہی کے (۱۰) ستر ہفتوں کے اِدھر ، یعنے بہ موجب نبوت کی عبارت کے ، کہ ایک دن سے ایک

---

(۱) ۲۲ زبور اور اشعیا ۵۳ ب (۲) ۱۶ زبور ۷ — ۱۰ آ * (۳) اشعیا ۹ ب ۶ و ۷ آ (۴) ارمیا ۳۳ ب ۱۶ آ (۵) اشعیا ۷ ب ۱۴ آ (۶) زبور ۱۱۰ ب ۱ آ (۷) اشعیا ۵۳ ب ۴ و ۵ و ۶ آ دانیال ۹ ب ۲۶ آ (۸) پیدایش ۴۹ ب ۱۰ آ * (۹) حجی ۲ ب ۷ و ۹ آ * (۱۰) دانیال ۹ ب ۲۴ آ *

(†) ہیکل سے خدا کا گھر مراد ہی ، جسکو اہل اسلام بیت المقدس کہتے *

برس مراد هی ،) اِس کی تعمیر کے بعد چار سو نبے برس کے بیچ میں * سوا اِس کے بهتیری اور نبوتوں سے ، جو مسیح کے حق میں هوئیں ، سارے یهودی آغازِ آفرینش سے اُس کے آنے کے منتظر تہے ؛ خصوصا اُن دنوں کے قریب ، جن میں اُس کے آنے کی نبوت هوئی * چنانچه تد کئی جهوٹهے مسیح اُن کے بیچ میں ظاهر هوئے ، اور یهه اُمید اُن کو اب تک باقی هی ، هرچند اِقرار کرتے هیں ، که وه وقت ، جس میں اُس کے آنے کی نبوت تهی ، گذر گیا * لیکن جو اب کها چاهتا هوں ، اُس سے تم کو اور بهی تعجب هوگا * شاید کهو ، که "یهودی کیوں نه اپنے مسیح کے منتظر رهتے ، جس حال میں اُن کی شریعت کی کتاب میں اُس کی نبوت هوئی تهی ، اور اِس کی که وه یهودی هوگا ، اور تمام عالم کا بادشاه ؟ پر غیر قوموں کو اِس سے کیا علاقه ؟ اِن کے واسطے تو یهه نبوتیں نه تهیں * اِس لئے جو کچهه میں نے دکها یا ، سو یهه هی ، که یهه نبوتیں غیر قوموں سے بهی متعلق تهیں ؛ کیونکه کها هی ، که وه (۱) قوموں کی بهی امید گاه هوگا ، جیسا که یهودیوں کی * اور یهه ، که قومیں اُس پاس جمع هونگی ؛ (۲) اُس کو سب قوموں کا مطلوب بهی کهتے هیں * سو تم پر ظاهر کروں گا ، که اِن

---

(۱) پیدایش ۴۹ ب ۱۰ آ (۲) حجی ۲ ب ۷ آ *

قوموں کو اُس کے آنے کے وقت کے قریب ، جب وہ حقیقت میں آیا ، عموما اُمید تھي * اُس کو مشرق کے نام سے جانتے تھے * اُن کي یہہ روایت تھي ، کہ مشرق غالب آویگا ، چنانچہ تم کو ابھي دکھاونگا *

پہلے * یہہ کہہ لوں ، کہ بیبل میں اُسے مشرق کے نام پر اکثر کنایہ کرتے ھیں * بڑے کفارے کي قرباني کا لہو (۱) پورب طرف چھڑ کا جانے کو تھا ، تا کہ دیکھہ پڑے ، کہ سچے کفارے کي قرباني کہاں سے آویگي * اور اُس کو نبیوں کي کتابوں میں اکثر (۲) پورب نام رکھا ھی * بہ موجب (†) ولگت کے ، کہ میں اپنے بندے مشرق کو نکال لاونگا * دیکھو اُس انسان کو ، جسکا نام مشرق ھی * انگریزي ترجمہ میں دونو مقام کے معنے شاخ ھیں ، کیونکہ عبراني لفظ میں مشرق وشاخ کے معنے مشترک ھیں * اُس کو (۳) راستبازي کا آفتاب کہا ھی * اور یہہ ، (۴) کہ قومیں اُس کي روشني میں ، اور طلوع کي تجلي میں چلینگي اور بادشاہ لوگ بھي *

دوسرے * اب ، ای صاحب ، یہہ بات اُن مجوسیوں

---

(۱) اخبار ۱۶ ب ۱۴ آ (۲) ذکریا ۳ ب ۸ آ (۳) ملنخي ۴ ب ۲ آ * (۴) اشعیا ۶۰ ب ۳ آ *

(†) ولگت بیبل کا ایک ترجمہ لاتي میں ھی ، خاص وعام کي فہم میں آتا

میں ، جنکو اکثر بادشاہ خیال کرتے ہیں ، جب ایک
ستارے کی ہدایت سے ، جو پورب میں اُن پر ظاہر ہوا ،
آئے ، تاکہ اِس مولود کی پرستش کریں ، اور بادشاہ
سمجھکے نذر گذرانیں ، کیسی حرف بحرف پوری ہوئی ؛
جسکا متی کی اِنجیل کے دوسرے باب میں بیان ہی *

منکر * تم متی کی اِنجیل کا کسواسطے اِقتباس کرتے
ہو ؟ نہیں جانتے ، کہ جیسا ہم پران ، یا اور جھوٹھے قصوں
کے راقموں کو سمجھتے ہیں ، ویسا ہی اُسکو بھی ؟

مقر * (۳) تم پرانوں کا بہتان ذکر لاتے ہو ، اور ہرایک
بات کا جواب اُنہیں سے دیتے ہو ؛ ہمارے نزدیک اُس میں
دین عیسوی کی بڑی خفت ہی ، اور جو ہوسکے ،
اُسکا اِبطال ؛ جیسا اُن کے عندیہ میں ، جو اِن کو بیبل کے
برابر جانا چاہتے ہیں * پر سنو ؛ اگر وے پ[illegible]ن کی
راستی ، یا اُن کے کسو خصوص ، معجزے کے [illegible]
گواہیاں لاسکتے ہیں ، جیسی میں بیبل کے خصو[illegible]
کے معجزے پر لاتا ہوں ، تو البتہ مانونگا *

منکر * کیا کسو بات کا یقین نہ کروگے ، جو یہہ سب
گواہیاں نہیں رکھتی ہو ؟

مقر * (۴) ہرگز یہہ نہ کہو ؛ کیونکہ تب مجھکو ، سوا
مسیح کے معجزے کے دوسرے کا یقین کرنا نہ چاہئے ؛
کیونکہ کوئی دوسرا معجزہ اِس جہان کا ، بلکہ جتنے کہ
بیبل میں مندرج ہیں ، اُتنی گواہیاں ، کہ مسیح کا

معجزہ رکھتا، نہیں رکھتے ہیں؛ اور خدا نے یہی مناسب
جانا، کہ یہہ معجزۂ عظیم، جو سب سے افضل ہی،
جس سے خدا کو بڑی عظمت پہنچتی، اور آدمی کے لئے
اہم ہی، اور سب معجزوں سے، جو دنیا میں ہوئے تہے
زیادہ گواہی کے ساتھہ ظاہر ہو*

منکر* اب ہم اُن مجوسیوں کے خاص ماجرے سے،
جو مسیح کے پاس آئے، کام رکھتے ہیں کیا اُسکی بابت
اور کچھہ کہا چاہتے ہو؟

مقر* (۵) اُسکے لئے وہ گواہیاں ہیں، کہ بیبل کی ساری
حقیقتیں رکھتیں، جو اُن سے زیادہ ہی، کہ اِس جہان کی
کسو دوسری کتاب کے لئے پیدا ہو سکتی نہیں* مگر جد
خاص اِسی معجزے پر نظر کیجئے، تو متی مقدس پہلا
تہا، کہ یہہ اِنجیل لکھی؛ اور اُسی زمانے میں لکھی
تہی [illegible] کہتے، کہ یہہ معجزہ ہوا؛ اور اگر یہہ معروف
[illegible] اور سب کی یاد میں تازہ نہ رہتا، کہ وے مجوسی
[illegible] تک آئے، اور ہیرود اور سارا شہر اُس خبر سے کہ
اُنہوں نے یہودیوں کے بادشاہ کے تولد پر دی تہی، گبھرائے
اور یہہ بات سنکے اُس بادشاہ نے سردار کاہنوں (†) اور
کاتبوں کو جمع کیا، کہ نبیوں کی کتاب سے ڈھونڈھہ
نکالیں، کہ وہ جگہہ، جہاں مسیح پیدا ہونے پر تہا، کون
ہی؛ بعد اِس کے حکم دیا، کہ بیت لحم اور اُسکی ساری

(†) کاہن یہودی مجاور کو کہتے ہیں جیسے ہندوں میں پنڈا

نواحی کے لڑکے قتل ہوں۔ تو آیا تم ممکن جانتے ہو، کہ
اِس معجزے کو یہودی مانتے؟ یے مخالفت اور دینِ
عیسوی کی تردید کے، جس میں یہودیوں، سردار،
کاہنوں اور رئیسوں، وغیرہ نے اپنے بچاو کا وسیلہ سمجھکے
کتنی کوشش کی، سو اگر یہہ سچ نہ ہوتا، تو کب اُسے
قبول کرتے؟ اور ایسے وقت میں متی مقدس کو کب امید
ہوتی، کہ سب لوگوں کو، خصوصا سردار کاہنوں اور
کاتبوں کو، جو اُس سے اِتنا تعلق رکھتے تھے، اُس میں دغا دے
سکیگا۔ پس، اگر جعل ہوتا، تو کیا کوئی اُسپر اعتراض
نہ کرتا، خصوصا جد ایسا کرنے سے دینِ عیسوی پیدا ہوتے
ہی دب جاتا؟ کیا جنھوں نے پوشیدہ مسیح پر جھوٹھے
گواہ پیدا کئے تھے، اور سپاہیوں کو بہت سے روپئے دئے،
کہ اگر ہوسکے تو اُس کے جی اُٹھنے کے معجزے کو
چھپاویں اور جنھوں نے عیسائیوں کو بغض وعداوت سے
ستایا، اور جہاں تک قیاس میں آسکتا، اُن پر سب طرح
کے جھوٹھے قصے اور طعنے ایجاد کئے تھے، یہہ نہ کرتے؟ سو
یہہ مجوسیوں کا قصہ تو سرِدست تھا * اگر جھوٹھہ ہوتا،
تو کیا یورشلیم، بیت لحم، اور تمام یہودیہ کے مرد وزن
اور لڑکوں پر، جنھوں نے بے شک بچوں کے قتل کی وجہہ
کی خبر سنی ہوگی، سہج میں کھل نہ جاتا؟

منکر * اِس کے باعث سے معلوم نہیں، کہ جنھوں
نے دینِ عیسوی کے خلاف لکھا، کیوں کمر نہ باندھی،

کہ اِس ستارے اور مجوسیوں کے ماجرے کو، جو متي مقدس کي اِنجیل کے شروع هي میں هی، رد کریں * وهاں اُس کو مسیح کا تارا کهتے هیں، کہ هم نے اُس کا تارا پورب میں دیکها، گویا خدا نے اُس کي خاطر ایک نیا اور عجیب تارا پیدا کیا، تا کہ دنیا کو مسیح کے تولد کي خبر دے * پر کیا کسو نے بت پرست حکیموں میں سے اُس تارے، اور اُس کے بیان کي، جو متي مقدس نے کیا هی، خبر نہ لي ؟

مقر * هاں ؛ کیونکہ کالسدیسس نامے رومي افلاطون کي ایک کتاب کي شرح میں، جہ تاروں کے احکام کا، جنکا اِس حکیم نے ذکر کیا، زیادہ دلیل سمجهکے کهتا هی، کہ اُس سے زیادہ ایک دوسري بزرگ اور پاک تاریخ بهي هی * سو بے شک اِس کتاب سے متي کي اِنجیل مراد هی ؛ کیونکہ معلوم هوتا هی، کہ جو کچهہ کهتا هی اُسي سے اخذ کیا هی، یعنے کہ ایک خاص اور خلافِ دستور تارے کے طلوع سے، نہ آفات، نہ آزار، بلکہ اِنسان کي نجات و منفعت کي خاطر، بزرگ خدا کا نازل هونا، (†) کلدیوں نے دیکها، جنهوں نے اُس خدا کي، جو تهوڑے دن سے مجسم هوکے پیدا هوا، نذریں گذرانے سے عبادت کي *

منکر * اِس سے دریافت هوتا هی، کہ وے مجوسي

(†) کلدي قدیم میں اهل عراق کو کهتے تهے *

کلدی تھے ۔ جو اُن دنوں نادر علم ۔ خصوصاً ہیئت میں
سب سے نامی تھے ۔ اور ازبسکہ یورشلیم کے پورب سے آئے ۔
تو واجبی کہا ہی ۔ کہ پورب سے آئے ۔ اور اُس تارے کو
پورب میں دیکھا * پر یہہ خیال میں نہیں آتا ہی ۔ کہ
ایک نئے تارے کے ظہور سے کیونکر ایک خدا کا تولد
دریافت کیا ۔ اور کسطرح یہہ ستارا اُن کو خاص یورشلیم
کو لیگیا ۔ چاہئے تھا صرف ۔ کہ پچھم طرف اِشارہ کرتا *

مقر * (۷) اِسکا سمجھنا کٹھن نہیں ۔ جب جانتے ہو تم ۔
کہ تمام پورب میں یہہ روایت تھی ۔ کہ اُس وقت کے
قریب یہودیوں کا ایک بادشاہ پیدا ہوگا ۔ جو تمام دنیا کی
بادشاہت کریگا * سو اُس وقت اِس عجیب تارے کے
ظاہر ہونے سے سمجھہ پڑا ۔ کہ اُسی کے پیدا ہونے کا
نشان ہی * یورشلیم کے سوا کس جگہہ یہودیوں کے بادشاہ
کو ڈھونڈھنے جاتے ہو ؟ جب وہاں آئے ۔ تب پوچھا ۔ کہ
یہودیوں کا بادشاہ کہاں ہی ؟ کہ ہم اُس کا تارا پورب
میں دیکھکر آئے ہیں ۔ کہ اُس کی پرستش کریں * یہہ
سنکر ہیرود نے سردار کاہنوں اور کاتبوں کو جمع کیا *
اُنہوں نے نبیوں کی کتاب میں ڈھونڈھ نکالا ۔ کہ وہ جگہہ
بیت لحم ہی * تب وے مجوسی بیت لحم کو گئے ۔ اور
اُن پر یہہ بات ثابت کرنے کے لئے وہ تارا ۔ جو پورب میں
دکھائی دیا تھا ۔ پھر ظاہر ہوا ۔ اور اُن کے آگے آگے چلا ۔

یہاں تک کہ جس جگہہ وہ لڑکا تھا، وہیں آکے ٹھہرا؛
اِس سے وے بہت خوش ہوئے *

منکر * اگر اپنی پہلی بات کی اِثبات کرسکتے ہو، کہ
ایسی روایت تمام مشرق میں پھیلی، تو مجھے کچھہ نہ
کچھہ قبول کرنا پڑتا؛ لیکن اِس پر تم نے کسو طرح کی
دلیل نہ دی * اگر یہہ تقویت نہ پاوے، تو تمھاری اور
سب دلیلیں، جو اِس پر نکالیں، کسو کام کی نہیں ھیں *
جو خدا آدمی کے دلوں میں (نہ جانئے کس طرح)
ایسا خیال پیدا کرتا ھی، کہ صرف اُنھیں دنوں میں
ایسا بادشاہ پیدا ہوگا، اور یہہ، کہ یہودی ہوگا (جو
اُس وقت دنیا کی ساری قوموں سے حقیر، اور رومیوں
کے تابع تھے،) اور یہہ کہ سارے یہودیوں کا بادشاہ، اور
اِس رو سے تمام عالم کا بادشاہ ہوگا، تو اقرار کرتا ہوں، کہ
مجھے ایسا اچنبھا معلوم ہوتا، کہ وہ تارا مجوسیوں کو، اور
رومی نبوت کے ایسے خیال کو، ضرور حقارت کی آنکھہ سے
دیکھتے * اگر اِس کا ذکر سنتے، یا اِس پر کچھہ اِعتماد کرتے
تو اُن میں البتہ کچھہ اِضطراب کا باعث ہوتا *

مقر * (۸) واجبی کہتے ہو؛ سو تم کو دیکھاؤنگا، کہ
اُن میں کیسا اِضطراب کا باعث ہوا تھا؛ اور جانتا ہوں،
کہ اُن کی بات کا یقین کروگے؛ کیا اِس پوربی روایت
کے سبب، اور کیا اُن اثروں کے سبب جو اُن کے درمیان

ہوا تھا * ہاں ، آپس میں اِس طرح کی روایت رکھتے تھے ، اور
اُن کی سبلوں ، یعنے نبیہ میں ، صاف اِسکی نبوتیں تھیں ،
ایسی کہ مسیح کی اِس طرح کی اُمید اُس وقت روے
زمین پر پھیلی تھی ، کیا غیر قوموں میں ، کیا یہودیوں
میں * طاسیٹس ، جو رومیوں کا نامی مورخ تھا ، اپنی
تاریخ کے ایک مقام میں جہاں اُن عجایب غرایب کا ، جو
یورشلیم کی ویرانی کے قبل ہوئے ، تذکرہ کرتا ، کہتا ہی ،
کہ بہتیروں نے اِن کو اُس عجیب شخص کا آگم جانا ،
جس کی سبلوں کی قدیم کتابوں میں خبر تھی ، کہ یہودا
سے اُس وقت کے قریب آویگا ، اور ساری دنیا پر بادشاہت
کریگا * چنانچہ اُسکی یے باتیں ہیں ، کہ "بہتوں کو
یقین ہوا ، کہ سبلوں کی قدیم کتابوں میں لکھا ہی ، کہ
عین اُس وقت پر پورب غالب آئیگا ، اور یہودیوں کو
ریاست ملیگی" * اور سویٹانیس نامے مورخ بھی
وسپیشن کے سوانح حال میں ، جو سلاطین روم سے تھا ،
لکھتا ہی ، کہ تمام پورب میں قدیم ، مستحکم روایت تھی ،
کہ جو لوگ اُس وقت یہودیہ سے آئے ریاست پاوینگے ،
یعنے کوئی یہودی تمام جہان کا بادشاہ ہوگا * اِسی لئے
سسرو ، جو رومیوں میں بڑا زبان آور تھا ، اور بادشاہی
اِختیار کا دشمن ، اپنی دوسری کتاب میں فال کے بیان
پر ، جہاں اِن سبلوں کی کتاب کا ، جنھوں نے اِس عظیم
بادشاہ کی نبوت کی ، ذکر کیا ، کہتا ہی ، کہ "ہم اِن

سبلوں سے سلوک کریں ، اور اُن کو کہو ، کہ اپنی کتابوں میں اور باتیں نکالیں ، لیکن بادشاہ کا ذکر نہ ہو ؛ اِسواسطے کہ اُس کو نہ دیوتے نہ آدمی روا رکھینگے " پر اِس میں اُس کی بھول تھی ، اور بادشاہی اِختیار کے خلاف کہنے سے اُس کا سر کاٹا گیا * اِس سے بھی معتبروں نے ، بلکہ روم کے تمام امیری جلسے نے ، اِن نبوتوں کو اُس سے بہت بزرگ جانا ، چنانچہ دکھاؤنگا * اب اُس کا تحقیق کرنا ، کہ اِن سبلوں نے اپنی نبوتوں کو وثیقۂ قدیم سے جمع کیا ، کہ نہیں ، کچھہ ضرور نہیں ھی ؛ صرف اُس عام اُمید پر ، جو اُس وقت ساری دنیا میں اِس عظیم اور مطلق بادشاہ کے آنے کے حق میں تھی ، اب متوجہہ ھوتا ھوں *

(۹) جس سال پومپی نے ، جو رومیوں کا ایک نامی حاکم تھا ، یورشلیم کو تسخیر کیا ، اِن سبلوں میں سے ایک نے بڑے شور سے کہا ، کہ " مادرِ ایام رومیوں کے لئے ایک بادشاہ جنا چاھتی ھی " * اِس بات میں ، چنانچہ سویتانیس نے قیصر کے سوانح حال میں کہا ھی ، اِس امیری جلسے کو اِس قدر پر آسان کیا ، کہ ایک حکم نکلا ، کہ اُس سال جتنے لڑکے پیدا ھوں ، بیابان میں پھینکے جاویں ، کہ مرجایں ؛ لیکن وہ کہتا ھی ، کہ یہہ مہیب حکم کسطرح فرو ھوا * اِس امیری جلسے کے لوگوں نے ، جنکی جورواں حاملہ تھیں ، اور ھر ایک کو اِس عظیم

بادشاہ کے پیدا ہونے کی اُمید تھی، سعی کی، کہ یہہ حکم خزانے میں نہ ڈالاجائے، کہ بے اِس کے اُن کے انتظام کے بہ موجب اِس حکم کے تعمیل پا نہیں سکتا تھا * اور آپین، پلوتارک، سالست، اور سسرو، جو نامی رومی تھے، کہتے ہیں، کہ اُن سبلوں کی اُس نبوت نے کارنیلس لنتولس کو خواہش جاہ پیدا کیا، اِس آسرے پر، کہ وہ رومیوں کا بادشاہ ہو * ورجل، جو روم کا نامی شاعر تھا، مسیح کی پیدایش کے چالیس برس آگے، اپنے دیوان کے ایک مقام میں، اُن سبلوں میں سے ایک کی نبوت کا اِقتباس کرکے کہتا ہی، کہ قریب اُسوقت کے ایک عجیب شخص پیدا ہوگا، اور دنیا میں ست جگ پیدا کریگا، اور ساری چیزوں کو درست کرکے ہمارے گناہ مٹاویگا، اور اُس کو دیوتوں کی عزیز اولاد، اور جوپٹر، یعنے اِندر کا بزرگ فرزند کہتا * اور وہ اُن چیزوں کی حالت کو نئی آسمان اور نئی زمین کی مانند، جس کا ذکر اشعیا نبی کی کتاب کے ۶۵ باب ۱۷ آیت میں آیا ہی، بیان کرتا ہی، زمانوں کی بالکل نئی ترتیب کا شروع ہوتا ہی * اور جس طرح آشعیا (۱) اُس نئی زمین کی خوش حالی کا بیان کرتا ہی، کہ گرگ وگوسپند ایک ساتھہ چرینگے، اور سانپ خاک

---

(۱) آشعیا ۶۵ ب ۲۵ آ *

کھایگا، اور وے سارے مقدس پہاڑ پر دکھہ نہ دینگے، اور ہلاک نہ کرینگے؛ یہہ شاعر اندک تغیر وتبدیل کے ساتھہ اُنھیں باتوں کی تکرار کرتا ھی * اور جس طرح خدا مسیح کو یہہ کہتے ہوئے، کہ "آسمان، وزمین، وسمندر کو جنبش دونگا،" ظاہر کرتا ھی، ورجل ایک طور سے اِس کا ترجمہ کرتا ھی --

مثنوی

ھی بارِ حمل سے جو خلقت گراں،

زمین، وسمندر، بلند آسماں،

سبھی وجد سے اپنے جھک جھک پڑے،

کہ اگلے زمانے کو سجدہ کرے *

اِس مقام میں یہہ شاعر ایک عظیم بادشاہ کے پیدا ہونے کا، جیسے کہ سبلوں کی نبوت میں مذکور ھی، بیان کرتا ھی، کہ خلقت کو دردِ زہ ھی: اور کہتا ھی، کہ اب وہ وقت نزدیک ھی، کہ مولودِ نو آسمان سے نازل ہو * اور اُس کو سالونس نامے رومی سے، جو پالی حاکم کا بیٹا تھا، اور اُنھیں دنوں پیدا ہوا تھا، نسبت کرتا، اِس خیال پر، کہ یہہ بات اُس میں پوری ہوتی تھی؛ لیکن ازبسکہ ایسا ماجرا کبھو وقوع میں نہ آیا، یہہ باتیں ایسی بزرگی رکھتی ھیں، کہ کسی (۱) آدمی،

---

(۶) حاجی ۲ باب ۷ آ

یا کسو بادشاہ کی بادشاہی پر، جو دنیا میں کبھو ہوا ہو، یا اور کسو پر، صادق نہیں آتیں سوا مسیح کے، جو آسمان و زمین کا مالک ہی *

منکر * (۱۰) پر تم جانتے ہو، کہ اِن سبلوں کی گواہی پر تکرار ہوتا ہی؛ کوئی کہتا ہی، کہ عیسائیوں نے اُن میں الحاق کیا ہی، اور مسیح کے قریب سو برس بعد اُن پر مزید کیا *

مقر * سچ ہی، کہ عیسائیوں نے بت پرستوں کے مباحثہ میں اکثر اُن کا اقتباس کیا، جس طرح پولوس رسول نے ایک بار اہلِ (۱) اِطنہ کے سامھنے بت پرست شاعروں کا؛ اور کلیمنٹ سکندرنس نامے عیسائی کہتا ہی، کہ پولوس نے بھی، جب بت پرستوں سے بحث آن پڑی اِن سبلوں کا اِقتباس کیا؛ اور عیسائی اُن کے اِسقدر اِقتباس کرنے سے اہلِ سبیل کہلائے * مگر اوریجن، جو دینِ عیسوی کا بڑا حامی تھا، جب سلس کا، جو اِس دین کا دشمنِ جانی تھا، جواب دیتا، تو اُس سے مناظرہ کرتا، کہ عیسائیوں کا کوئی الحاق دکھاوے، اور بت پرستوں کی کتابوں کی، جو اُنہیں کے ہاتھہ میں تھیں، اور بڑی خبرداری کرتے تھے، دلیل لاتا * پر جو میں نے ورجل کے

---

(۱) اعمال ۱۷ ب ۲۸ آ *

کلام سے اِقتباس کیا، مسیح کی پیدایش کے پیشتر ہوا تھا؛ اِس لئے اِن اعتراضوں سے پاک ہی *

منکر * پس شاید کہ یہودی نے اِن میں کچھہ نہ کچھہ دخل کیا ہوگا، اور اِس پوربی روایت میں بھی، جو مذکور ہوئی *

مقر * جو ایسا ہو، توتمھیں گمان کیا چاھئے، کہ اُنھوں نے اِس کو اپنے نبیوں سے پایا؛ اور یہہ دلیل قوی ہی، کہ مسیح کے آنے کا وقت اُن سے صاف کہا گیا *

۱۱ منکر * اِس پر یہودی کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ خیال میں نہیں آتا، کہ کس طرح اُس کا اِنکار کرسکتے *

مقر * بعضے کہتے، کہ اُن کے گناہوں کے سبب مسیح نے معین وقت پر آنے کو ٹال دیا؛ اور بعضے، کہ حقیقت میں اپنے وقت پر آیا، پر آپ کو چھپایا *

منکر * یہہ صرف اُن کے حیلے میں؛ کیا اُن کو اِس پر کسو نبوت کا دعویٰ ہی؟ اگر ہو بھی، تو کس کام کا؛ کیونکہ اِن حیلوں سے تو ظاہر ہوتا ہی، کہ یہہ نبوتیں دلیل نہیں؛ اِس لئے کہ جب اُن کو اِس طرح ٹال سکتے، تو اُن کو کیونکر دریافت ہوتا؟ اِس طور تو قیامت تک ٹالتے جایئے *

۱۲ مقر * لیکن اب سمجھو کہ اگر پورب پچھم میں اُس عام اُمید، یعنے یہودیوں کے عظیم بادشاہ کے پیدا ہونے کے وجھہ، کی قریب اُسوقت کے کہ فی الحقیقت آیا،

اُن میں روایت ہوئی ، تو بیبل کی صداقت کو جہاں سے اُسے نکالا ، اور مضبوطی ہوتی * لیکن اگر خدا نے (نجانئے کس طرح) آدمی کے دلوں میں ، بلکہ ساری دنیا میں ، خاص اُس وقت ، ایسا خیال ، جو آگے پیچھے کبھی نہ ہوا ، پیدا کیا ، تو یہہ اور بھی بڑی کرامات ہی ، اور مسیح کے آنے کی زیادہ اثبات ہی ؛ اور جیسا تم نے کہا ، اُس ستارے سے ، جو مجوسیوں نے پورب میں دیکھا ، اور تعجب کرنے کا باعث ، اور قایل ہونے کی وجہہ ہی *

منکر * اُس کے جواب میں مجھے فرصت چاھئے * اُن مجوسیوں ، اور اُس ستارے ، اور اُس پر ھیرود کے لڑکوں کے قتل کرنے کے ماجرے کی میں نے کچھہ حقیقت نہ سمجھی ، اور دنیا میں بے بنیاد جانا * پر جد دیکھتا ہوں ، کہ سویتانیس اِس بزرگ بادشاہ کی ، جو اُس وقت پیدا ہونے کو تھا ، دھشت کے مارے روم کے امیری جلسے کا حکم نکلنے کا ، کہ سب لڑکے قتل ہوں ، ذکر کرتا ہی ، تو مجھے خواہ مخواہ خیال کرنا پڑتا ہی ، کہ اِن چیزوں میں عجب مطابقت ہوئی ؛ پر نہیں کہہ سکتا ، کہ کیونکر ہوئی *

۱۳ مقر * تم یہہ خیال نہیں کر سکتے ہو ، کہ اِس میں کچھہ اِتفاق تھا ، کہ کلدی ، و رومی ، و یہودی اِس میں متفق ہوکر ایک زبان ہوے ، اور اُن میں سے کسو

پر یہہ منصوبہ نہ کہلا، خصوصا اُس حال میں، کہ اُن کے لئے یہہ ماجرا ایسا ہولناک تھا، کہ اُسے باز رکھنے کی خاطر رومیوں اور یہودیوں نے اپنے لڑکوں کے قتل کرنے کی تدبیر کی *

منکر * درست، یہہ تو، ہسنے کے لایق بات ہی، جس میں اُن کی بربادی تھی، اُس میں کب اتفاق کرتے ؟ سوا اِس کے، اُسوقت رومی و یہودی ایک ایک کے دشمن تھے، اور کلدی کالے کوسوں کی تفاوت رکھتے تھے، اور باہم کمتر آمد رفت تھی، پھر اُن میں کیونکر اتفاق ہوسکتا ہی * ؟

۱۴ مقر * پھر اِس کا خیال کرنا، کہ مسیح کے آنے کی نبوتوں میں، جو جدا جدا زمانوں میں ہوئی تھیں، آدم سے لیکر ملاخی تک، جو سب کے بعد ہوا، اتفاق ہرنا، اور یہہ بھی خارج از امکان نہیں، اگر خدا اُس کو ظاہر نہ کرتا، تو اُسے کیونکر جانتے ؟ اور اگر جعل ہوتا، تو جس کی نئے نئے شخصوں سے، جدا جدا زمانوں میں، ایجاد ہوئی، تو سب کے سب، کیا وقت، کیا مقام، کیا طور، کیا حالات میں کس طرح اتفاق کرتے، ایسا کہ بال بھر کا فرق نہ ہوا * یہہ ایسی دلیل ہی،

(۱۵) کہ پطرس سمجھتا ہی، ایسے ایسے مضبوط، کہ جو بہ نسبت اپنے آنکھہ کہ دیکھتا ہی، اِسلئے کہ جو کچھہ اُنھوں نے دو حواریوں کے ساتھہ، مقدس پہاڑ میں دیکھا اور سنا، پہلے

لکھکے یہہ کہتا ھی ٭ سو ھم کو نبیون کی بات کا یقین ھوا ٭)
یعنے اُس سے قوی دلیل ٭) اور تم خوب کرتے ٭ کہ یہہ سمجھکے
اُس پر نظر کرتے ٭ کہ وہ ایک چراغ تھا ٭ جو اندھیری
جگہہ ٭ جد تک پوہ پھٹے تھی ٭ اور صبح کا تارا تمھارے
دلوں میں ظاھر نہ ھوا تھا ٭ روشنی بخشتا تھا * اور وہ
اُسے اِس طرح ثابت کرتا ھی ٭ کہ نبوت کی بات
آدمی کی خواھش سے کبھی نہیں ھوئی ٭ بلکہ خدا
کے مقدس لوگ روح قدس کے بلوائے بولتے ھیں * (۱)

منکر * میں یہان تک اِس دلیل کو مانتا ھوں ٭ کہ
یہہ خیال کرنا سہل ھی ٭ کہ اِن تین قوموں اور دنیا کے
سب آدمی کے ٭ جو اِس کو دھوکھا دیگئے ٭ پر یہہ نہیں
کہہ سکتے ٭ کہ آدم اور ملاخی نے آپس میں اِتفاق کیا ٭
لیکن ابھی تمھاری بات کا جواب نہ دونگا ٭ کہو ٭ نبوت
کے بات میں اور کچھہ کہنا ھی ؟

مقر * جب تک اِس کا جواب نہ دے لوگے ٭ اور
کچھہ نہیں کہنے کا ٭ کیونکہ تم نے خود قبول کیا ٭ کہ یہہ
دلیل عین الیقین سے زیادہ ھی *

(۱۶) مگر تم سے اور کچھہ بیان کرتا ھوں ٭ تاکہ تمھارا
جواب سب کا جاری ھو * بعضوں کو مسیح کے آنے ٭
اور تصدیعوں اور موت کے دکھہ اُٹھانے ٭ اور پھر جی اُٹھنے

---

(۱) پطرس ۲ خط اب ۱۹ و ۲۱ آ

کی بڑی نبوتوں میں سے لکھہ چکا؛ اب اوروں پر رجوع هوتا هوں، جو اُس کی کئی خاص حالات سے متعلق هیں، که کسو دوسرے ماجرے پر، جو کبھو هوا هی، صادق نهیں آتیں؛ اور ایسی، که جس کو خدا کے سوا دوسرا کوئی دیکهه نهیں سکتا، بلکه جن سے هوئیں، اُن کو بهی معلوم تهیں، نهیں تو نه کرتے * پس، دیکهو، کوئی ایک اِن نبوتوں میں سے کیسی حرف بحرف پوری هوئیں * (۱) زبور میں آیا هی، که "اُنهوں نے مجهے کھانے کی جگهه پت دیا، اور پانی پینے کے بدلے سرکه" * اُس پر متی (۲) مقدس سند لا کے کهتا هی، که "اُسے پت ملا سرکه دیا" * پهر (۳) زبور میں آیا هی، که "شریروں نے میرا احاطه کیا هی؛ اُنهوں نے میرے هاتهه پانوں چهیدے؛ وے مجهے تکتے هیں، گهورتے هیں؛ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے هیں، اور میرے لباس پر قرعه ڈالتے هیں" * اُس کے ثبوت کے لئے (۴) یوحنا کی اِنجیل میں دیکهو * یهه اِتفاقا هوا، که سپاهیوں نے اُس کے پیراهن کو بے دوخت بنا هوا دیکهه کے اُسے پهاڑنے نه چاها، اِس لئے اُس پر قرعه ڈالا؛ اِس سے بیخبر، که ایسا کرنے میں کتاب کو پورا کیا * پهر (۵) زبور میں

---

(۱) ۶۹ زبور ۲۱ آ (۲) متی ۲۷ ب ۳۴ آ (۳) ۲۲ زبور ۱۶ و ۱۷ آ (۴) یوحنا ۱۹ ب ۲۳ و ۲۴ آ (۵) زبور ۲۲ ب ۷ و ۸ آ

آیا هی، "وے سب مجھکو دیکھتے هیں، مجھه پر هنستے، اور بولیاں مارتے، اور سر هلاهلا کر کهتے هیں، اُس نے خدا پر توکل کیا، که اُسے بچاوے؛ اگروه اُس سے راضي هی، تو وهي اُسے چھڑاوے" متي (۱) مقدس اِس پر سند لا کے کهتا هی، "که وے، جو اِدھر سے گذرتے تھے، اپنا سر دھن کے اُسے ملامت کرکے کهتے تھے، که صلیب پر سے اُتر آو اِسیطرح سردار کاهنوں نے کاتبوں اور مشایخ کے ساتھه تمسخر سے کها، اُس نے خدا پر توکل کیا؛ اگر یهه اُس کا پیارا هی، تو وهي اُسے رهائي بخشے؛ کیونکه یهه کهتا تها که میں خدا کا بیٹا هوں" * (۲) پھر ذکریا نبي کي کتاب میں آیا هی، که "جنھوں نے مجھے چھیدا هی، مجھے تاکینگے" * اُس کي (۳) قیمت تک کي نبوت هوئي، اور اِسکي که وه روپئے کس میں صرف هونگے * اُسکي (۴) یورشلیم میں خر سواري کي نبوت هوئي هی، جسکو (†) ربي سعد یا مسیح کے حق میں بیان کرتا هی * اور اُس کي نبوت هوئي، که وه (۵) گنهگاروں کے ساتھه دکھه اُٹھاویگا، اور اُس کا (٦) بدن یهاں تک قبر میں نه رهیگا، که فساد

---

(۱) متي ۲۷ ب ۳۹ — ۴۳ آ (۲) ذکریا ۱۱ ب ۱۰ آ * (۳) ذکریا ۱۱ ب ۱۳ آ * متي ۲۷ ب ٦ و ۷ آ (۴) ذکریا ۹ ب ۹ آ * (۵) اشعیا ۵۳ ب ۱۲ آ (٦) زبور ۱٦ ب ۱۰ آ * (†) یهودي حکیم کو ربي کهتے *

کو دیکھے * اِسي طرح اور بھي بہتیرے احوال کي نبوت ہوئي، جو مسیح کے سوا دوسرے پر راست نہیں آتي *

(۱۷) مگر اُس تقریر سے باز آنے کے پیشتر مجھے بیبل کي نبوتوں کا اُن چیزوں پر، جو دنیا کے آخر تک آنیوالیاں ہیں، اور نئے آسمان اور نئي زمین پر جو اُس کے بعد ہونگے، ذکر کرتا ہی *

منکر * اُن کو یہاں دلیل نہ سمجھو؛ کیونکہ اُن کا پورا ہونا کنے دیکھا؟

مقر * کیا تم اُن کا، جو آنیوالیاں ہیں، گذشتہ کے کامل ہونے سے، یقین نہ کروگے؟ پر اب تمھیں دکھاتا ہوں، کہ دنیا میں دوسري شریعت یا تاریخ نہیں، کہ آیندہ کي چیزوں کے جاننے کا دعوی رکھے؛ یہہ مخصوص بیبل ہي کو ہی، جو خدا کے منہہ سے لکھي گئي * تم نے دیکھا، کہ کس طرح بیبل کي ساري نبوتوں نے مسیح کے آنے کے بڑے ماجرے پر اِشارہ کیا، اور موقوف ہوئیں؛ جب وہ آچکا، تو اُسنے اور صفائي سے اُس کا، جو اُس کے بعد آنیوالا تھا، ساري چیزوں کي تکمیل تک، ذکر کیا؛ پس اِن سب چیزوں کو جنکا ہم سے ذکر ہوا، آج تک پوري ہوتے دیکھہ کر آنیوالي چیزوں کا ہمیں یقین کیا چاہئے *

(۱۸) کس صفائي سے (۱) یورشلیم اور ہیکل کي

(۱) متي ۲۴ ب *

ویراني کي نبوت هوئي ۔ اور اُس کي ۔ که وه زمانه گذر نه جایگا جب تک یهه پوري نه هو * اُسکا یهه کلام ۔ که هیکل میں ایک پتهر دوسرے پر چهوڑا نه جایگا ۔ حرف به حرف پورا هوا ۔ کیونکه ترتس روفس نامے رومي نے ۔ جو بعد اِس کے کئي برس یورشلیم کا حاکم رها ۔ اُس کي بنیاد پر هل پهروا دیا * جب رومیوں نے پهلي دفع یورشلیم کو گهیر لیا ۔ تب عیسائیوں سے پهر اُتها ۔ پر اُنهوں نے خود به خود محاصره سے هاتهه اُتهایا ۔ اور اِس کي وجهه کما حقه کسو پر نه کهلي ۔ اور نه کسو تاریخ سے ظاهر هوتي هی * اُس وقت یسوع کي اُمت نے اُن علامتوں کو ۔ جنکي مسیح نے نبوت کي تهي ۔ که یورشلیم کي ویراني کے قبل واقع هونگي ۔ دیکهکر اُس کي نصیحت پر ۔ که تب وے ۔ جو یهودیه میں هیں ۔ پهاڑوں پر بهاگیں ۔ اِس شتابي سے ۔ که وه ۔ جو میدان میں هی ۔ اپنا پیراهن لینے یورشلیم کو نه پهرے ۔ اور نه وه ۔ جو کوتهے پر هی ۔ وهاں اپنا مال لینے کو تهرے ۔ عمل کرکے یورشلیم کو چهوڑ پلا کو ۔ جو ایک شهر پهاڑوں پر تها ۔ بهاگے * جونهیں سب نکل گئے ۔ رومیوں نے پهر آ کے شهر کو گهیر لیا * اور ایسا هوا ۔ که جب طیطس نے ۔ جو سلطان وسپیشن کا بیٹا تها ۔ شهر کو تاخت تاراج کیا ۔ ایک مسیحي بهي اُس میں نه ملا ۔ یهه هلاکي فقط بے اِیمان یهودیوں هي پر آئي * مسیحي اُس ویراني کي نبوت پر اِیمان لانے سے ۔ لوط کي طرح ۔ بچ گئے

(۱۹) یسوع مسیح کي ایک اور قابلِ یاد نبوت اِس پر هوئي، که بعد اُس کے بهت سے جهوتهے مسیح آوینگے؛ اور یهودیوں کو چتا دیا، که اُن کي پیروي نه کریں، نهیں تو برباد هونگے؛ چنانچه کهتا هی، "(۱) میں نے تم کو آگے سے آگاه کیا؛" پر اُسکو یقین نه کیا؛ اِس سبب سے تباه هوئے * جو سیفس، جو یهودیوں کا نامي مورخ هی، بهتیرے جهوتهے مسیحوں کا ذکر کرتا هی، جو یورشلیم کي ویراني کے پیشتر ظاهر هوئے، اور لوگوں کو بیابان میں لیگئے * جهاں بري موت سے مارے گئے * اِسي (۲) بات کو مسیح نے اُن کو خبر دي تهي، که "اگر وے تم سے کهیں، که دیکهو، وه بیابان میں هی، اُن کے پیچهے نه جائیو" * جو سیفس کهتا هی، که یهودیوں کي اِس لڑائي میں ڈٹے رهنے کي خاص وجهه وه اُمید تهي، جو مسیح کے آنے اور رهائي بخشنے پر رکهتے تهے * سو یهه اُن پر اُلٹي تباهي لائي، اور طیطس کي باتوں سے، جس نے صلح کے لئے اُن کي بڑي منت کي، نه مانا * اور یورشلیم کي ویراني کے وقت سے اِتنے کاذب مسیح پیدا هوئے، که ایک عالم نے اُن کي جي تاریخ لکهي، جس سے ظاهر هی، که سن ۱۶۷۲ عیسوي تک هوتے آئے؛ اور کهتا هی، که جن یهودیوں نے اُنکي پیروي کي، کس کس خرابي سے مارے گئے * (۲۰) لیکن

(۱) متي ۲۴ ب ۲۴ و ۲۵ آ (۲) متي ۱۴ ب ۲۶ آ *

یسوع مسیح کی ایک اور نبوت پیش لاتا هوں ، جو اُن سے بهی قابلِ غور هی ، اور اِس کو بهت باتوں میں پوری هوتے دیکهتے ، یعنے که اُس کی اِنجیل تمام جهان میں پهیل جایگی ، اور اِس پر عدم کے دروازے اُستوار نه هونگے * اِس کو کب کها ؟ جب پست حالی میں تها ، اور سب اُس کی تحقیر کرتے تهے ، اور صرف باره لاچار آدمی اُس کے پیرو تهے * یهه بهی اُسکے کهنے سے ثابت هوتا هی ، که اُس کا دین محمد کی طرح تلوار کے زور سے غالب نه آویگا ، بلکه بهیڑوں کی مانند بهیڑیوں میں صبر سے دکهه سهنے اور رنج اُتهانے سے * اور اُسی حالت میں کلیسیا نے بڑا بڑا تصدیعه پایا ، جد بے کوئی مدد کے ، سوا خدا کے ، مسیح کے بعد تین سو برس تک جهنم کا سارا غضب اُس پر ٹوٹا ، آخر کو خدا کی کارسازی سے سلطانِ روم قسطنطین نے ، اور اور عالی قدر بادشاهوں نے ، بے زور ظلم کے ، خوشی با خوشی اپنے اپنے بادشاهی نشان مسیح کے آگے رکها * سوا مسیح کے کسو دین کا ، جو دنیا میں هوا هی ، نه ایسا آغاز هوا ، نه ایسا پهیلا ، نه ایسا غالب آیا * اِس واسطے هم کو یقینِ کلی هی ، که جو کچهه اُس قول میں سے ، که مسیح نے اپنی کلیسیا کے حق میں کها ، که پچهلے زمانوں میں وقوع میں آویگا ، باقی هی ، سو سب پورا هوگا * پس ، مجهکو اِس پر

ایک خاص بات، جو مسیح نے اُس (۱) عورت کے حق میں کہا، جس نے دفن کے لئے اُس کے بدن کو معطر کیا، یاد آتی ہی، کہ تمام دنیا میں، جہاں کہیں اِنجیل کی منادی کی جایگی، اُسکا بھی، جو اُس نے کیا ہی، اُس کی یادگاری کے لئے ذکر کیا جایگا؛ سو ہم دیکھتے ہیں، کہ کس طرح اُسکا آج تک ذکر چلا جاتا ہی

منکر * اگر یہہ اِنجیل، جس میں یہہ لکھا ہی، گم ہو جاتی، تو کون اُس عورت کی خبر سنتا *

مقر * یہہ تو تمام بیبل خواہ دوسری کتاب پر کہہ سکتے؛ لیکن حافظِ حقیقی نے اِس کتاب کے محفوظ رکھنے سے اِس نبوت کو پورا کیا؛ اور یہہ ایسی ہی، کہ اگر یہہ کتاب گم بھی ہوجاے، پر اُس عورت کا ماجرا ہمیشہ محفوظ رہیگا *

منکر * (۲۱) جد نبوتیں پوری ہوتیں، اور اُن کے ماجرے وقوع میں آتے، تو ہر ایک آدمی پر ظاہر ہو جاتی ہیں؛ پر پہلے اِتنی ظاہر کیوں نہیں ہوتیں؟ تد کچھہ تکرار کی جگھہ نہ ہوتی *

مقر * اِس لئے، کہ خدا نے اِنسان کو خود مختار بنایا؛ زبردستی کوئی برا کام نہیں کرواتا؛ اگر آدمی جانتے، کہ فلانی نبوتیں کیا وقت، کیا جگھہ، کیا کسو کام کے طور پر، ہمارا نقصان ہی، تو اُن کو اِختیار تھا، کہ باطل

(۱) مرقس ۱۴ ب ۷ و ۹ آ *

کریں * مثلاً اگر یہودی جانتے ، کہ مسیح نے اپنے رسولوں سے کہا تھا ، کہ میں مصلوب ہونگا ، تو یہہ نہ کرتے ؛ بلکہ مقدس استیفان کی طرح سنگسار کرتے ؛ کیونکہ شریعت کے روسے کفر بکنے کی یہی سزا تھی ؛ چنانچہ کئی بار چاہا ، کہ اِس کہنے پر ، کہ میں (۱) خدا کا بیٹا ہوں ، اُسے سنگسار کریں * پر صلیب دینا تو رومیوں کا دستور تھا ؛ اِس لئے اُس نبوت کے کامل ہونے کے واسطے یہودیوں نے اُس سے بیخبر ہوکے مسیح کو رومیوں کے حوالہ کیا ، تاکہ جان سے ماریں * پر مسیح نے اِتنا اُنسے کہا تھا ، کہ بعد صلیب دینے کے سمجھیں ، کہ (۲) جب تم ابنِ آدم ، یعنے مسیح کو ، بلند کروگے ، تب جانوگے * پھر کہتا ہی ، "اگر میں (۳) زمین سے اُوپر اُٹھایا جاؤں ، تو سب کو آپ تک کھینچونگا" * یہہ کہکے پتا دیا ، کہ وہ کس موت مریگا ؛ لیکن جد تک کر نہ چکے نہ سمجھا * آخر کو سمجھا ، کہ اُٹھائے جانے سے کیا مراد تھی * جد (۴) پیلاط نے چاہا ، کہ یہودی اپنی شریعت کے مطابق ، جو سنگسار کرنا تھا ، اُس کی عدالت کریں ، تد آگاہ ہوکے کہا ، کہ ہم کو روا نہیں ، کہ کسو کو جان سے

---

(۱) یوحنا ۸ ب ۵۹ آ * یوحنا ۱۰ ب ۳۱ ۳۳ آ * ۱۵ ب ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ آ * (۲) یوحنا ۸ ب ۲۸ آ * (۳) یوحنا ۱۲ و ۳۲ و ۳۳ آ * (۴) یوحنا ۱۸ ب ۳۱ و ۳۲ آ *

ماریں؛ کیونکہ رومیوں کے محکوم تھے * پھر اُسکي پسلي میں بھالا مارنا رومیوں کے فتویٰ سے کیا علاقہ اتفاقا ایسا هوا * اُن کي شریعت کا فتویٰ یہہ تھا، کہ صلیب پر یہاں تک ٹنگا رهے، کہ مرجاے؛ لیکن ازبسکہ وہ سبت کي تهیہ کا دن تھا، جسکا شروع مسیح اور چوروں کے مصلوب هونے کے پیچھے، اور اُس کے آگے، کہ کوئي گمان کرے، کہ وے مرگئے اُسي شام کو هوا تھا؛ سو اِس لئے، کہ اُنکي لاشیں سبت کے دن صلیب پر نہ رهیں، یہودیوں نے پیلاط سے درخواست کي، کہ اُن کے ٹخنے توڑے جایں؛ کہ یہہ بھي اِس فتویٰ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتا، پر ایسا هوا، تا نہ هو، کہ جد اُنهیں اُتاریں، چھوٹ جایں * اِس لئے چوروں کي ٹانگیں توڑیں، کیونکہ هنوز زندہ تھے؛ اور مسیح کي نہ توڑي، کیونکہ مرچکا تھا؛ پر اُس کے خوب یقین هونے کے واسطے ایک سپاهي نے اُس کي پسلي میں بھالا مارا، بیخبر اُس سے، کہ یہہ کرنے سے نبوتیں پوري هوتي تھیں، کہ اُس کي کوئي هڈي توڑي نہ جایگي * پھر سپاهیوں کو جد اُس کے لباس پر قرعہ ڈالتے تھے، یہہ کیا معلوم تھا، کہ اُس میں اُس کي نبوت پوري هوتي هی؟ اگر اُس پر ذرا خیال کرتے، تو سردار کاهن اُس کو اُن باتوں سے، جس کي ۲۲ زبور میں نبوت هوئي، جس کا اُوپر اقتباس کیا، طعنہ نہ مارتے؛ بلکہ جورو پٹے یہودا اسکریوتي کو دیئے، تدبیر کرتے،

که تیس سے کم وبیش هوں * اور (۱) اُس نبوت کو، که اُنهوں نے میري قیمت پر تیس روپئے تولے، حرفا حرفا پورا نه کرتے، اور اُن روپیوں سے کوئي دوسري زمین خریدتے، نه خاص کمهار کي، جس کا یهه نبي ذکر کرتا هي؛ سو جس طرح مسیح کے دشمن نه جانتے تھے، که اِن نبوتوں کو اُس کے حق میں پورا کرتے هیں، اِسیطرح اُسکے شاگرد بهي، جب دشمن یهه کر رہے تھے * (۲) چنانچه کها هی، که اُس کے شاگرد اِبتدا میں یے چیزیں نه سمجهے، لیکن جب یسوع اپني حشمت تک پهنچا، تب یاد کیا، که یے چیزیں اُس کے حق میں لکهي تهیں، اور یهه، که اُنهوں نے اُس سے یهه سلوک کیا * یهه اُن نبوتوں کي تکمیل کو اور بهي قابلِ غور بناتي *

منکر * (۲۲) اُن نبوتوں کے جواب میں، جو تم مسیح کي بابت لائے، مجهے یهودیوں کي طرف رجوع کیا چاهئے؛ کیونکه اُن نوشتوں کو خدا کي طرف سے وحي سمجهکے قبول کرنے سے اُن کے لئے کچهه نه کچهه توضیح رکهتے هي هونگے؛ نهیں تو آپ کو ملزم ٹهرا کے مانا چاهئے *

مقر * یهودیوں کے جواب سے تم اور بهي قایل هوگے، اور حقیقت میں رہے اُن سے خود ملزم ٹهرینگے * مسیح

---

(۱) ذکریا ۱۱ ب ۱۲ و ۱۳ آ * (۲) یوحنا ۱۲ و ۱۶ آ *

کے آنے کے پیشتر اِن آیتوں کو جیسا ہم سمجھتے، اُنھوں نے بھی سمجھا ہی کہ البتہ مسیح سے مراد ہی، دوسرے سے نہیں؛ پرتد سے زبردستی خلاف معنے اُن سے نکالتے ہیں؛ کیونکہ اُن کی تفسیریں باہم میل نہیں رکھتیں؛ ظاہرا ایک دوسری کو رد کرتی ہی * چنانچہ اُس آیت (۱) میں، جسکا اِقتباس ہوا، کلدیوں ور قدیم یہودیوں نے سمجھا، کہ اُس سے مسیح مراد ہی * تو بھی بعضے اُن کے متاخر ربی کہتے ہیں، کہ موسیٰ مراد ہی؛ پر بعضے اِس کو رد کرتے، پہلے، اِسلئے کہ ظاہر ہی، کہ قوموں کا اِجتماع موسیٰ پاس نہ ہوا * دوسرے، اِسلئے کہ جریب یہودا کو موسیٰ کے بہت دن بعد دی گئی * جد یہہ جریب پہلے یہودا کو ملی، تد ظاہر ہوتا، کہ خدا سے حکم ہوا، کہ (۲) پہلے بنی بنیامین سے جا کے جنگ کرے، اور باقی قوموں کو ہدایت کرے اور داؤد یہودا کے فرقے کا پہلا بادشاہ تھا * تیسرے، اِس لئے، کہ موسیٰ نے اپنے سے بزرگ کے آنے کی نبوت کی، جس کی (۳) لوگ سنینگے * اِن وجہوں سے دوسرے ربی کہتے ہیں، کہ اُس سے کیونکر موسیٰ مراد

---

(۱) پیدایش ۴۹ ب ۱۰ آ (۲) قاضی ۲ ب ۱۸ آ *

(۳) اِستثنا ۱۸ ب ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ آ *

هوسکتا۔ پر (†) شیله کے (‡) مسکن سے نسبت کرتے۔ سو صرف شیله کے لفظ کے سبب۔ نهیں تو اُسکو نه قوموں کے جمع هونے، اور نه یهودا کي جریب سے کچهه مشابهت هی۔ اور هرچند وه مسکن پهلے شیله میں کهڑا هوا تها، تو بهي وهاں سے اُٹهه گیا، یورشلیم میں مقرر هوا، کیونکه اُسي جگهه کا موسیٰ نے ذکر کیا تها، که خدا اپنا نام قایم کریگا۔ چنانچه آگے دکهاؤنگا * پس، اِس تفسیر کو رد کر کے بعضے ربي کهتے هیں، که اِس نبوت سے بے شک مسیح مراد هی، پر جریب کے لفظ سے ریاست وحکومت نه سمجهي چاهئے، بلکه تنبیه وتادیب، اور یهه جبتک شیله نه آوے یهودا سے جدي نه هوگي۔ لیکن جب متن جریب کا حاکم کے لفظ سے بیان کرتا، که یهودا سے جریب جدا نه هوگي، اور نه حاکم اُس کي نسل سے جایگا، جبتک شیله نه آوے، تو اِس تفسیر کو باطل کرتا، اور دکهاتا هی، که اُس جریب سے ریاست وحکومت مراد هی * پهر یوشع نے، جو موسیٰ کا قایم مقام تها، یهودیوں کو چاروں طرف کے دشمنوں سے اطمینان بخشا، اور اُنکي زمین کو اپنے قاضیوں کي تحت میں برسوں آرام دیا۔ داؤد نے اُنکو اپنے دشمنوں کے هاتهه سے مخلصي بخشي؛

(†) شیله ایک شهر بهي تها دیکهو یوشع ۱۸ ب ۱ آ *

(‡) مسکن سے خانه خدا مراد هی *

اور سلیمان بادشاہ کے عصر میں ساری دنیا کے لوگ سے وے زیادہ مال ور و آسودہ حال تھے ؛ اُس کے بعد بھی اکثر اُن کا یہی حال رہا * اِس رو سے تنبیہ کی جریب شیلہ کے آنے کے قبل بارہا اُن سے جدا رہی * سو یہہ ایسا ظاہر ہی، کہ اکثر اُن میں سے قبول کرتے ہیں، کہ یہہ جریب حکومت کی ہی ؛ لیکن کہتے ہیں، کہ اُسکے یہہ معنے ہیں، کہ یہہ جریب آخر کو یہودا سے جدا نہ ہوگی ؛ کیونکہ مسیح آویگا، اور پھر یہودا کو دیگا * پر یہہ اِس متن پر مزید کرنا ہی، اور نیا متن بنانا، جو آسمان و زمین کا فرق رکھتا ہی ؛ کیونکہ اُس میں صرف جریب کے جدا ہونے کا ذکر ہی، نہ بحال ہونے کا * اور بے جدا ہونے کے کہاں بحال ہوسکتی ہی ؟ پس اُس تفسیر اور متن میں ضد ہی ؛ یہہ کہتی، کہ جدا ہوگی ؛ وہ کہتا، کہ جدا نہ ہوگی * آخر اور بھی ایسے ہیں، جو اُن سب حیلوں کو رد کرکے کہتے، کہ وہ جریب یا ریاست اب تک یہودا سے جدا نہ ہوئی ؛ کیونکہ کوئی نہ کوئی یہودی کہیں نہ کہیں کسو طور کی حکومت رکھتا ہی ہوگا، گویا کہ ہم نہ جانیں *

منکر * کیا یہودی، جو اور قوموں کی نسبت باہم زیادہ موافقت اور آمد رفت رکھتے، اگر کوئی ایسی جگہہ ہوتی، جہاں اپنی شریعت اور اپنی قوم کے حاکموں کے محکوم ہوتے، نہ بتا سکتے، ہر چند دوسرے ملک کے

حاکم کے تابع هوں ! یهه حیلے پیش نهیں جاینگے ۔ ایک ایک
کے نقیض هیں ۔ اور ضعیف ۔ اور اُن کي زبان بند کرتے *
پر مجهکو اِس نبوت پر ایک اعتراض هی ۔ جو دونو
یهودي اور مسیحي پر راست آتي ۔ که شاهي جریب
یهودا کے فرقے سے شیله کے آنے کے بهت دن آگے جدا
هوچکي *

مقر * پہلے سمجها چاهئے ۔ که یهه نبوت جریب کو شاهي
جریب نهیں کهتي ۔ صرف عام حکومت پر دلالت کرتي
هی * اور دوسرے ۔ تمام ملک اور قوم یهودي کهلائے ۔
سو یهه نام یهودا سے لیا ۔ جس طرح آگے عبراني اپنے
دادے (۱) عبر سے ۔ اور اِس نبوت نے اُن دنوں کا ذکر کیا ۔
جب یهودا اپنے ملک کا باپ هوگا ۔ اور ساري قوم اُس سے
مسمی هوگي ۔ اور اِس روسے جس جگهه کوئي یهودي
حکومت کرتا هو ۔ یهه جریب اُس کے هاتهه میں هی *
علاوه اِس کے اِس لفظ ۔ یعنے جریب و تخت کو ۔ کم درجے
کے حاکموں ۔ اور باج گذار ۔ اور اسیر بادشاهوں سے نسبت
دیتے ۔ اِسیطرح کها هی ۔ که بابل میں اسیر هونے کے
۳۷ برس بعد اُس کے بادشاه نے یهودیه کے بادشاه
یویاخین کے تخت کو اُن بادشاهوں کے تخت سے ۔ جو
اُس کے ساتهه اسیر تهے ۔ زیاده (۲) سرفراز کیا ۔ یهه ۳۷

---

(۱) پیدایش ۱۰ ب ۲۵ آ * (۲) سلاطین دوسري کتاب ۲۵ ب ۲۷ آ ۲۸ *

برس اسیري کے اُس ایام کے نصف سے اُوپر تھا ، اور یہہ سرفرازي اُس کو زندگي بھر رھي ، جو اُس اسیري کے آخرتک تھا * لیکن سوا بادشاہ کے یہودیوں کو اِجازت تھي ، کہ اپني ھي قوم میں سے حاکم رکھیں ، اور اپني ھي شریعت پر چلیں ، گو کہ بابل کے بادشاہ کے تابع تھے * اُس اسیري میں یہودا کے (۱) مشایخ کا ، جو حکومت کا ایک لقب تھا ، اور اُس کے (۲) رئیسوں اور کاھنوں کا ، اور بني لاوي کا بھي مذکور ھی ، اور اِس اسیري کے بعد بھي اپني ھي قوم کا حاکم رکھتے تھے ؛ بلکہ (۳) تخت یا حاکم کا نام بھي بتایا ھی * اِس روسے یہودا کا تخت یا جریب تو بھي موجود تھي * اھلِ مکابي کے عہد سے لیکر اُسوقت تک ، کہ رومیوں نے اُن کو فتح کیا ، شاھي اختیار سردار کاھنوں ھي کے ھاتھہ میں تھا ؛ اور بعد ازآن بھي ، باوجود متابعت روم کے ، ویساھي چلا آیا * اُسوقت میں بھي اپني ھي شریعت پر چلتے تھے ؛ اِس کي یہہ دلیل ھی ، جو پیلاط نے کہا ، کہ (۴) اُسے لو اور اپني شریعت کے موافق اُس کي عدالت کرو ؛ ھرچند جواب دیا ، کہ ھمکو روا نہیں ھی ، کہ کسو کوجان سے ماریں * دوسري آیت میں اُس کي وجہہ بتاتا ھی ؛ یہہ اِس لئے ھوا ، کہ یسوع کي بات ، جو اُس نے اپني

---

(۱) حزقیال ۸ ب ۱ آ * (۲) عزرا ۱ ب ۵ آ *
(۳) نحمیا ۸ ب ۹ آ * اور ۳ ب ۷ آ (۴) یوحنا ۱۸ ب ۱۳ آ *

موت کی طرح بتانے کو کہی تھی ۔ پوری ہووے ۔ کیونکہ آگے مذکور ہوا ۔ کہ صلیب دینا رومیوں کا دستور تھا ۔ اور موسیٰ کی شریعت کے روسے کفر بکنے کی سزا ۔ جسکی اُس پر تہمت لگی ہی ۔ سنگساری تھی ۔ چنانچہ استیفان کو اِسی گناہ کے اِتہام سے سنگسار کیا * اُن کے سردار کاہنوں اور اہلِ مجلس کو کلی اختیار تھا ۔ کہ جب چاہیں ۔ جلسہ کرکے اپنی شرع کے مطابق عمل میں لاویں ۔ مسیح خود اقرار کرتا ہی ۔ کہ وے موسیٰ کے تخت پر (۱) بیٹھے ہیں * سردارِ کاہن نے بیٹھہ کے پولوس رسول کا اِنصاف کیا ۔ جس نے وہ متن جو خروج ۲۲ باب ۲۸ آیت میں آیا ہی ۔ کہ تو حاکموں کو بد دعا مت دیجیو ۔ اوراپنی قوم کے شریف لوگوں کو لعنت نہ کیجو ۔ لاکے اُسی پر عاید کیا ۔ جس کی اعمال کے ۲۳ باب ۵ آیت میں دلیل لاتا ہی ۔ اِس روسے تو حکومت یہودیوں ہی کے اختیار میں تھی ۔ ہرچند رومیوں کے محکوم تھے ۔ اور اُسی طرح رہی جب تک رومیوں نے یورشلیم اور ہیکل کو برباد کیا ۔ تب سے وے تمام جہان میں منتشر ہیں ۔ اور کسو ملک میں اپنی قوم کا کوئی حاکم نہیں رکھتے ۔ اُس سے یہہ جریب اُن سے بلکل جدا ہوگی * مگر * یہودی اپنے حالت کی تفاوت بخوبی سمجھتے ہونگے ۔ جو کہ وقت گرفتاری کے زمانِ سابق میں ہوی

---

(۱) متی ۲۳ ب ۲ آ *

تھی ؛ اور یورشلیم کی بربادی کے پیشتر ، اور اُس کی بربادی کے بعد سے ابتک کیسی حالت انتشار میں ہیں ، پہلی اسیری میں ایک گونہ حکومت باقی بھی تھی ؛ اب بالکل جاتی رہی ؛ اور اُن کے عذر فی الواقع اُن کو خود ملزم کرتے ہیں * وے اِس (۱) متن پر ، جس کا تم نے اِقتباس کیا ، کہ اسرائیل کے خاندان کے تخت پر بیٹھنے کو داؤد کی اولاد سے یک بھی منقطع نہ ہوگی ، کیا کہتے ہیں ؟ تم تو مسیح سے نسبت کرتے ہو ، جو داؤد کا بیٹا کہلایا ؛ مگر یہودی کس سے کرتے ہیں ؟

مقر * بعضے کہتے ہیں ، کہ داؤد مردوں میں سے پھر جی اُٹھیگا ، اور ہمیشہ جیتا رہیگا ، کہ اِس نبوت کو کامل کرے ؛ وبعضے کہتے ہیں کہ مسیح کے بعد ، جس کو داؤد کی نسل سے ہونا ہی ، آگے کو اُس سے بیٹے کی حاجت نہ ہوگی *

منکر * یہہ دونو تاویلیں اِس متن کے خلاف محض ہیں * متن سے ظاہر ہوتا ہی ، کہ کبھو حاجت نہ ہوگی ؛ اور یے کہتے ہیں ، کہ بعد مدت مدید کے ہوگی ؛ سواب سترہ سو برس سے اُوپر گذرے ، اور نہ جانئے اور کتنے گذرینگے ؛ سو وے کہہ نہیں سکتے ؛ اور اُس سترہ سو برس کے بیچ میں کوئی شخص نہیں ہوا ، کہ موسیٰ کی جگہہ میں ، یا داؤد کے تخت پر ، بیٹھے ، جیسا کہ آگے ہوتا تھا ، اگرچہ

---

(۱) ارمیا ۳۳ ب ۱۷ آ *

حالت قید میں بھی رھتے ؛ لیکن اب حالت پراگندگی میں کوئی نہیں ھوتا * کیا موسیٰ اور داؤد کے تخت میں کچھہ تفاوت ھی ؟

مقر * از روے حکومت کے کچھہ فرق نہیں ؛ کیونکہ موسیٰ (۱) یشوروں کا بادشاہ تھا ؛ پر داؤد یہودا کے فرقے کا پہلا بادشاہ ؛ اور یہہ نام ساری قوم کو ملتا تھا * اور مسیح بھی یہودیوں کا بادشاہ کہلایا * یہی خطاب اُس کی صلیب پر نصب ھوا * بعد اِس کے آج تک ھرگز کسو کو یہہ نہ ملا *

منکر * کیا اِمکان ، کہ یہودی اِسکا جواب دیں * پر کہو آشعیا نبی کے ۵۳ باب کے مطابق ، جسکا تم نے اِقتباس کیا * وے اُس سے ، کون شخص مراد سمجھتے ھیں ؟

مقر * مطلق نہیں مانتے ، کہ اُس سے کوئی شخص مراد ھی ؛ کیونکہ سوا مسیح کے دوسرا نہیں پا سکتے ، جس پر یے نبوتیں صادق آویں ؛ اِس لِئے کہتے ھیں ، کہ چاھئے ، کہ یہودی کی قوم ، جس کے تصدیعوں کا ایک شخص کے نام میں بیان ھوا ، مراد ھی *

منکر * پر اِس گروہ اور اُس شخص کی ، کہ وھاں تصدیعہ اُٹھانے کا بیان ھی ، خاص خاص صفتوں سے تفریق ھوتی * کہا ھی ، کہ (۲) میری گروہ کے گناھوں کے

---

(۱) استثنا ۳۳ ب ۵ آ (۲) اشعیا ۵۳ ب ۸ آ *

سبب اُس پر مار پڑی؛ اور (۳) پھر کہتا ھی، کہ ھم، یعنے یہہ گروہ، بھیڑوں کی مانند بھٹکے؛ اور اُس نے ھم سب، یعنے اُس گروہ، کی بدکاری اُس پر لادی * لیکن اِس کو میرا راستباز خادم، جس نے کسو طرح کا ظلم نہ کیا، اور اُس کے منھہ میں ھرگز چھل نہ تھا، کہا ھی * اِس روسے یہہ گروہ اور یہہ شخص ایک نہیں ھوسکتے۔ باھم برخلاف ھیں؛ ایک کو راستباز کہا، دوسرے کو بدکار؛ ایک کو دوسرے کے واسطے مرنا، اور بے گناہ تھہرانا تھا * چنانچہ میرا راستباز خادم اپنی معرفت بہتوں کو بیگناہ تھہراویگا، وغیرہ *

مقر * یہودیوں نے اُس کے آنے کے قبل یہہ نبوت مسیح کے حق میں سمجھی، کہ فی الحقیقت دوسرے پر صادق نہیں آتی * پر پچھلے یہودیوں نے اِس نبوت، اور دوسری نبوتوں کی تاثیر سے، جو مسیح کے تصدیعوں اور مرنے کا ذکر کرتی، دو مسیحوں کی اِیجاد کی * ایک بن، یوسف اِفراھم کے فرقے سے، جو تصدیعہ اُتھانیوالا ھوگا دوسرا بن، داؤد یہودا کے فرقے سے، جو بزرگی سے غالب ھونیوالا ھوگا، اور مردوں میں سے سب بنی اِسرائیل، اور اُن کے درمیان اِس پچھلے مسیح بن یوسف کو، اُتھاویگا *

منکر * کیا بیبل میں دو مسیحوں کا، اور ایک دوسرے کے اُتھانے کا، ذکر ھی ؟

---

(۱) اشعیا ۵۳ ب ۳ و ۴ آ *

مقر * هرگز نهیں ؛ صرف ایک کا * پرهاں اِس مسیح کی دوحالتیں ، یعنے دکهه سهنے ، اور فتح پانے ، کا البته ذکر کرتی هیں * اِسی سے پچهلے یهودیوں نے اپنے لئے دومسیحوں کی ایجاد کی *

منکر * یهه بڑی شرم کی بات هی ؛ اِس سے معلوم هوتا ، که وے چاهتے ، که اُن نبوتوں سے ، جو اُن کے برخلاف هی ، بے الزام تههریں *

مقر * اشعیا کی نبوت کو دانیال نے ، جیسا که چاهئے ، بیان کیا هی * کهتا هی ، که مسیح (۱) بادشاه کاٹا جایگا ؛ اپنے لئے نهیں ، بلکه اِس گروه کے گناهوں کے لئے ، تا که گناهوں کو محو کرے ، اور خطاؤں کا کفاره دے * اور یهه بات تد هونے کو تهی ، جد دوسرے هیکل کی تعمیر کے بعد چارسونئے برس سے کچهه کم گذریں *

منکر * خیال میں نهیں آتا ، که کسطرح یهودی اِس سے بے الزام تههرسکتے *

مقر * درست هی نهیں تهہرسکتے ؛ توبهی ضد سے اب تلاش میں رهتے هیں ، که دانیال کی تمام کتاب کی بے قدری کریں ؛ هرچند جرات نهیں رکهتے ، که اُس کو باطل کریں ؛ کیونکه اُن کے پرکهے ، جو مسیح کے آگے هوئے ، اُس کو مانتے آئے هیں ؛ پر مسیح کے قریب سو برس کے بعد اُنهو نے بیبل کی کتابوں کی نئی تقسیم کی ، جو

(۱) دانیال ۹ ب ۲۶ آ *

اُن کے بزرگوں کي تقسیم کے ضد هی، اور دانیال کي
کتاب کو نبیوں کي کتاب کے بیچ میں سے نکال کے سبکے
پیچھے رکھا * اِس کے سوا اُس کي اور بھی بے قدري
کرنے کے لئے کمر باندھي، که بیبل کي کتابوں کي گواهي
میں خلل انداز هوں؛ یهه کهتے هیں، که سب کي سب
الهام سے نهیں؛ بعضے خدا ترسوں یا نیکوں کي لکھي هی؛
اِن کا یهه درجه نهیں؛ اُنهیں میں اِس کتاب کو شمار
کرے * پر یهه نبي اپني کتاب میں کهتا هی، که میں نے
اِن نبوتوں کو خاص خدا کے فرشتے سے پایا * اگر سچ
کهتا هی، تو اِلهامي کتابوں میں گنا چاهئے؛ اور اگر
جوتھه تو یهه کتاب سراسر باطل هی، بلکه خدا کے آگے کفر *
اِس لئے وه فرق، جو پچھلے یهودي کرتے، اُن کو حیران
کرتا؛ اور در صورتیکه دانیال کي کتاب کو پاک نوشتوں
میں شمار کرتے، تو اِس کے اِلهام هونے سے کب مکر سکتے؛
چنانچه اُن کے باپ دادوں نے مسیح کے آنے کے پیشتر
ویسهي سمجھا * پس اگر دانیال کو رد کریں، تو حزقیال
کو بھي رد کیا چاهئے؛ کیونکه وه دانیال کے حق میں
یهاں تک گواهي دیتا هی، که جهاں تک فاني آدمي
کے حق میں دے سکتا هی اُسے اُن تینؔ (۱) راستبازوں
میں شمار کرتا هی، جنکے برابر بناے عالم سے کوئي نه
هوا، بلکه اُس کي عقل کو سب پر شرف دیتا هی *

(۱) حزقیال ۱۴ ب ۲۰ آ

منکر * (۱) اُس نبوت پر جہاں کہا ہی ۔ کہ مسیح دوسری ہیکل میں آتا ہی ۔ وے کیا کہتے ہیں *

مقر * بعضے کہتے ۔ کہ اُس سے وہ ہیکل مراد ہی ۔ جس کی ہنوز تعمیر ۔ نہ ہوتی ہی *

منکر * یہہ تو اِس نبوت کا انکار کرتا ہی ۔ کیونکہ ۷ آیت میں کہا ہی ۔ کہ میں اس مکان کو اپنے جلال سے پر کرونگا * اور ۹ آیت میں اُس آخری مکان کا جلال اُس جگہہ کو صلح دیونگا ۔ وغیرہ * پر یہودیوں کی طرف داری کرنا میرا کام نہیں * اُن کا میں کچھہ علاج نہیں سوجھتا ۔ یہہ مانتا ہوں ۔ کہ اِس بات میں مسیحی لوگ کو اُن پر فضیلت ہی * اب اِس نبوت کے باب سے دست بردار ہوتا ہوں ۔ کہو اپنے مسیح کے واسطے کوئی اور گواہی پیدا کرسکتے ہو ؟ ساتویں

مقر * ہاں ۔ ہی * جو نبوت سے بھی مخصوص اُسی پر آتی ۔ سو (۱) اُس کی نشانیاں وقربانیاں ہیں ۔ جو آغاز آفرینش سے آئیں ۔ سمجھہ کے مقرر ہوئیں ۔ اور اُن کو اِسی طرح قایم رہنا تھا ۔ جب تک اُس ماجرے کا ۔ جس کا اُنھوں نے نشان دیا ۔ وقوع نہ ہو * ایسی ہی وہ قربانیاں تھیں ۔ جنکو خدا نے آدم کی لغزش اور حیات بخش نسل کے ۔ وعدے کے بعد اِس بزرگ کفارے کی قربانی کی ۔ جو آنیوالا تھا ۔ جس کا لہو روز روز کی

---

(۱) حجی ۲ ب ۷ و ۹ آ *

قربانیوں میں تھا، دیکھا، نشان سمجھہ کر مقرر کیا * یہہ
قربانیاں آغاز آفرینش سے ہر زمانے میں آدم کی بت
پرست اولاد کے درمیان زبان درزبان چلی آئیں * ہرچند
اُن کی پہلی بنا بھول گئے، جیسے کہ دنیا اور آدم کی؛
تو بھی اتنی باقی رہگئی، کہ سب کے سب قربانی
کے کفارے کی ضرورت دیکھتے، اور اسکی، کہ دوسرے
کے لہو سے، جو ہمارے عوض دکھہ اُٹھاوے، ہمارے گناہ
مٹ جاینگے؛ اور اس کے بھی، کہ بیل بکری کے لہو
کو یہہ طاقت نہیں، کہ گناہ مٹاوے؛ اُس سے افضل لہو
بہانے کی حاجت دیکھکے شروع کرنے لگے؛ آخر یہاں تک
نوبت پہنچی، کہ بزرگ سے بزرگ اور نیک سے نیک
آدمی کی؛ اور اُنھوں نے خود قبول کیا، کہ لوگوں کی
سلامتی کی خاطر قربان ہوں * اِس کی سیکڑوں دلیل
ہی، کیا رومیوں، کیا یونانیوں، کیا ہندوں میں؛ پر یہاں
انکا لانا طول، کلام ہی * (۲) سواے اُس عام قربانی کے
کئی خاص بعد اس کے مقرر ہوئیں، جو مسیح کے وسیلہ
ہماری مخلصی پر خاص دلالت کرتی ہیں؛ چنانچہ
عید، فسح، جو اُس مخلصی کی یاد گاری کے لئے مقرر
ہوئی، کہ بنی اسرائیل نے (جس سے کلیسیا مراد ہی)
مصر کے ملک (یعنے اس دنیا کی غلامی سے، جہاں ہم
گناہ اور کم بختی میں پھنسے ہیں) پائی، اُس رات کہ
خدا نے مصریوں کے سب پہلوٹوں کو قتل کیا؛ پر ہلاک

کرنیوالے کو اُن مکانوں سے ۔ جنکی چوکھٹ پر فسح کے بیرے کا لہو چھاپا تھا ۔ درگذرنا تھا ۔ اور یہہ بھی اُس کے ساتھہ مقرر ہوا ۔ کہ بنی اِسرائیل اِس کو بے خمیری روٹی کے ساتھہ کھایں ۔ جس سے دل کی سچائی ۔ جس میں بدی کی کچھہ آلودگی نہیں ہی ۔ ظاہر ہوتی * اِس پر پولوس رسول دلیل لا کے کہتا ہی ۔ کہ تم پرانے خمیر کو نکال پھینکو ۔ تا کہ تم قرص تازہ بنو ۔ کیونکہ فطیری ۔ یعنے بے خمیر ۔ ہو ۔ اِس لئے کہ ہمارا بھی فسح ۔ یعنے مسیح ہمارے لئے قربان کیا گیا ۔ اِس لئے آؤ ۔ ہم نہ پرانے خمیر سے ۔ نہ بدی اور شرارت کے خمیر سے ۔ بلکہ سچائی اور راستی کی فطیری روٹی سے ۔ عید کریں * (۳) کفارے کے بڑے دن پر ۔ جو سال میں ایکبار ہوتا ہی ۔ مسیح کی دہری تشبیہہ تھی ۔ کہ اُس دن صرف سردار کاہن مقام (۱) مقدس میں ۔ جو آسمان کی مشابہت دیتا ۔ داخل ہوتا تھا قربانی کا لہو ہاتھہ میں لئے ہوئے ۔ جسکا بدن خیمہ گاہ کے باہر جلایا جاتا تھا ۔ تا کہ سمجھا جاے ۔ کہ خدا کیسا نفرت کرتا ہی گناہ سے ۔ اور یہہ ۔ کہ گناہ ہم سے بہت دور ہو جاے ۔ اور واجب ہی ۔ کہ اِس خیمہ گاہ (یعنے دنیا سے) باہر جایں ۔ اور سبب باہر جانے کے جو کچھہ رنج و دکھہ مسیح کے بابت ہم لوگوں کو پہنچے

---

(۱) پہلے قرنتیوں ۵ ب ۷ و ۸ آ احبار ۱۶ ب ۱۷ آ عبرانیوں کے مکتوب ۹ ب ۲۴ آ *

متحمل ہوں اُس کے پیشتر کہ اُس سے بالکل چھوٹ سکتے * سو دیکھو یہہ کیسی من وعن مسیح میں پوری ہوئی ۔ کہ جن (۱) جانوروں کا لہو سردار کاہن مقام مقدس میں گناہ کے کفارے کے لئے لیجاتا ہی ۔ اُسکا بدن خیمہ گاہ کے باہر جلاتے ہیں * اِسی خاطر مسیح بھی لوگوں کو اپنے لہو سے تقدس بخشنے کے واسطے دروازہ کے باہر مارا گیا ۔ پس آؤ ۔ ہم اُس کے ننگ وعار کے متحمل ہوکے خیمہ گاہ (یعنے دنیا کے باہر) اُس پاس نکل چلیں ۔ کیونکہ یہاں ہماری بودباش کا شہر نہیں ۔ ہم تو اُس شہر کو ۔ جو آنیوالا ہی ۔ ڈھونڈھتے ہیں * مسیح کے ہمارے گناہوں کو اُٹھا کے ہم سے دور کرنے کی دوسرا نشان کہ اُسی کفارے کے دن ہوتا تھا وہ (۲) چھوڑا ہوا بزغالہ تھا ۔ کہ کہا ہی ۔ کہ ہارون اپنا دونو ہاتھہ اِس جیتے بزغالہ کے سر پر رکھے ۔ اور بنی اِسرائیل کی ساری بدکاریوں اور گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کرکے اِس بزغالہ کے سر پر دھرے ۔ اور اُسے کسی شخص کے ہاتھہ سے ۔ جو اُس کے لئے معین ہو ۔ بیابان میں بھجوادے ۔ کہ وہ بزغالہ اُنکی ساری بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹھا کے ویرانے میں لیجایگا ۔ اور اُس بزغالہ کو بیابان میں چھوڑدے * یہہ

---

(۱) عبرانیوں ۱۳ ب ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ آ * (۲) احبار ۱۶ ب ۲۱ و ۲۲ آ *

ایسا عیاں ہی، کہ جس شخص سے علاقہ رکھتا ہی، اُس کی توضیح کی حاجت نہیں *

(۴) مسیح کی ایک اور تشبیہہِ تام (۱) وہ پیتل کا سانپ تھا، جس کو موسیٰ نے بیابان میں اُٹھایا، اور جس کے دیکھنے سے یہودی آتشی سانپوں کے کاٹنے سے بچ گئے * سو اِسی طرح جو کوئی ایمان سے مسیح پر دیکھتا، پرانے سانپ، یعنے ابلیس کا ڈنگ اُس سے دور ہوجاتا؛ اور اُس سانپ کا بلند ہونا مسیح کے صلیب پر بلند ہونے کے مشابہہ تھا * مسیح خود اُسپر اِشارہ کرتا ہی، کہ (۲) جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا، اِسی طرح ضرور ہی، کہ اِبنِ آدم بھی اُٹھایا جاے، تاکہ جو کوئی اُسپر اِیمان لاوے، ہلاک نہ ہووے، بلکہ حیاتِ ابدی پاوے *

(۵) اُس من سے (۳) بھی اُس کی تشبیہہ تھی، کیونکہ مسیح وہ حقیقی روٹی ہی، جو آسمان سے اُتری، تاکہ ہمکو حیاتِ ابدی تک پرورش کرے * (۶) اُس (۴) پہاڑی سے بھی، جہاں سے پانی نکلا، کہ یہودیوں کو بیابان سیراب کرے، مسیح مراد تھا؛ چنانچہ کہاھی، کہ وہ پہاڑی مسیح تھا * (۷) وہ صرف اُنکا خورو پوش

---

(۱) گنتی ۲۱ ب ۸ آ * (۲) یوحنا ۳ ب ۱۴ آ * (۳) خروج ۱۹ ب ۱۵ آ * یوحنا ۶ ب ۳۱ سے ۳۵ آ * (۴) گنتی ۲۰ ب ۱۱ آ * قرنتیوں ۱ مکتوب ۱۰ ب ۴ آ *

نہ تھا، بلکہ مدامی ہادی بھی، جو رات کو آتشی (۱) ستون سے، اور دن کو بادل کے ستون سے، رہنمائی کرتا تھا * اور اُس جلال کے ابر سے، جو ہیکل میں خدا کے ساتھہ ظاہر ہوتا تھا، یہودیوں نے مسیح کی نشانی سمجھی تھی، جو وہ حقیقی شیکنیہ یا مسکنِ روحانی ہی * (۸) (۲) سبت، یعنے سنیچر کو، جو روزِ عبادت یہودیوں کا ہی، مسیح کا پرتو کہتے ہیں، اور یہہ اُس ابدی راحت کی علامت ہی، جو ہمیں مسیح سے حاصل ہوتی ہی: اسی سے اُس کو ابدی عہد کی علامت کہتے ہیں * (۹) یورشلیم کی ہیکل سے بھی یہی نشانی ظاہر ہوتی ہی، کہ صرف اُسی جگہہ یہودیوں کو قربانی گذرانی تھی: کیونکہ مسیح کو (۳) اُسی جگہہ قربان ہونا تھا: اور اُس کی علامت سمجھہ کے وہ قربانیاں، جو اُس کی نشانیاں تھیں، صرف اُس جگہہ گذرانی تھیں * سو اُنکو صرف یورشلیم پر مقید کرنے سے ناظمِ مطلق کا یہہ ارادہ تھا، کہ مسیح کے بڑے کفارے کے ایک بار وہاں گذرائے جانے کے بعد یہودیوں کو یورشلیم سے جدا ہونا تھا، کہ پھر اُنکو مطلق قربانی نہ رہے * اسی سبب سترہ سو برس کے اُوپر ہوا، کہ اُنکو دنیا میں کوئی

---

(۱) خروج ۱۳ ب ۲۱ آ * (۴) قلسیوں ۲ ب ۱۷ آ * خروج ۳۱ ب ۱۶ و ۱۷ آ * اور حزقیال ۲۰ ب ۱۲ آ * (۳) استثنا ۱۲ ب ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ آ *

خاص جگہہ نہیں ۔ تا کہ اُنکو آگاہ کرے ؛ اور پولوس رسول کے کہنے کے مطابق (۱) اُنکو گناہوں کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں * اور ازبسکہ شریعت کے روسے اُن کے گناہوں کا دفعیہ قربانی سے ہوتا تھا ۔ اب اِس کی کوئی راہ نہیں ؛ یہہ اِسواسطے ہوا ۔ کہ لاچاری کو اُس تک قربانی پر ۔ یعنے قربانی یسوع مسیح ۔ کے جو اُن کے گناہ محو کرسکتی ہی ۔ پھر کے دیکھنا پڑے ؛ اور جب تک اُس کی طرف بازگشت نہ کریں ۔ اُنکو مطلق قربانی نہ ملے ۔ بلکہ گنہگار مریں ۔ جیسیکہ مسیح نے کہا ۔ کہ (۲) میں اپنی راہ جاتا ہوں ۔ اور تم گنہگار مروگے پھر کہتا ہی ۔ کہ اگر تم اعتقاد نہیں کرتے ۔ کہ میں وہی ہوں ۔ تم اپنے گناہوں میں مروگے * اور دانیال نے صاف نبوت کی ۔ کہ مسیح کے مرنے کے تھوڑے دن بعد یورشلیم وہیکل برباد ہوگا ۔ اور قربانی اُٹھہ جایگی ۔ (۳) اتمام تک ۔ اور اُس وقت تک ۔ کہ جو کچھہ مقرر ہوا ۔ ویرانی پر ڈالا جایگا * اور اِس ویرانی کا ۔ اور جو کچھہ اُن پر مقرر ہو ۔ ہوشیع نبی نے اُن سے ذکر کیا تھا ۔ کہ بنی (۴) اِسرائیل بہت دن تک بے ذبیحہ رہینگے ؛ لیکن دوسری آیت میں پھر کہتا ہی ۔ کہ آخری زمانے میں

---

(۱) عبرانیوں کے ۱۰ ب ۲۶ آ * (۲) یوحنا ۸ ب ۲۱ و ۲۴ آ * (۳) دانیال ۹ ب ۲۶ و ۲۷ آ * (۴) ہوشیع ۳ ب ۴ آ *

مراجعت کرینگے، اور اپنے خداوند خدا اور داؤد اپنے بادشاہ، یعنے اُس کے بیٹے مسیح، کی جست جو کرینگے * اِس سے ظاہر ہی، کہ جس طرح نجات یہودیوں میں تھی، کہ مسیح کو اُن میں سے ہونا تھا، اِسی طرح وہ نجات صرف یورشلیم میں پا سکتے تھے، جہان اُسکو مرنا تھا *

منکر (۱۰) * یہہ دلیل یہودیوں کے واسطے ہی؛ اگر میں یہودی ہوتا، تو البتہ مجھہ میں اثر کرتی؛ کیونکہ وے آگے اِس کے اِتنے دن کبھو بے بادشاہ یا ہیکل یا قربانی کے نہ تھے *

مقر * اِس کی نبوتیں تم نے پوری ہوتی دیکھیں؛ اور چونکہ یورشلیم ہی پر قربانیوں کی قید تھی، اور تمام عالم سے شرعی قربانی اُٹھہ گئی، تا کہ ظاہر ہو، کہ کامل ہوئیں؛ سو کس صفائی سے مسیح پر اور اُس کے مرنے کی جگہہ پر اِشارہ ہوا! یہہ سب تمہارے لئے اُن چیزوں کی صداقت کی بڑی گواہی ہی، اور یسوع پر، کہ سچ مچ وہی مسیح ہی، جس کی نبوت ہوئی تھی *

منکر * میں اِنکار نہیں کرسکتا، کہ اِس میں کچھہ اچنبھا نہیں؛ فرصت کے وقت اُس میں غور کرونگا؛ لیکن نہیں معلوم، کہ یہودی کس طرح اِس کے برخلاف اپنی بات پکڑے رہتے ہیں؛ کیونکہ جو علامت دانیال نے مسیح کی بتائی، کہ اُس کے مرنے کے تھوڑے دن بعد قربانی اُٹھہ جایگی، سو کسو پچھلے مسیح سے اِس قربانی

کے اُٹھہ جانے کے اِتنے دن بعد مطابقت نہیں پاتي *
مقرّاز بسکہ یہودیوں کے حال کے بیان سے کام پڑا، ایک دوسري نبوت دکھاتا ہوں، جو کسو آنیوالے مسیح پر، جس کي یہودي راہ تکتے، راست نہیں آتي: اور اِس سے بھي تم پر بیبل کي نبوتوں کي راستي ثابت ہوگي * خدا فرماتا ھی، کہ اگر تم میرا عہد، (۱) جو رات ودن کي بابت ھی، توڑ سکو، کہ رات دن اپني نوبت نہ ہو، تو میرے بندہ داؤد سے میراعہد توڑاجایگا، کہ اُس کے تخت پر بادشاہي کرنیکو بیٹا نہ ہوگا، اور اپنے خادم بني لاوي کے ساتھہ توڑ سکتے * جس طرح آسماني لشکر کا شمار نہیں ہوسکتا، اور نہ سمندر کي ریت کا اِسي طرح اپنے بندے داؤد کي نسل، اور لاویوں کو، جو میري خدمت کرتے ھیں، بڑھاؤنگا * سواب یہودي کہیں توکہ سوا مسیح کے داؤد کے کس بیٹے میں یہہ نبوت کامل ہوتي، اور کاھنوں اور لاویوں میں کیسي تکمیل پاتي، جس کي اشعیا نے نبوت کي، کہ خداوند یوں فرماتاھی کہ اُن (۲) میں سے بھي (یعنے غیر قوم میں سے) کاھن اور بني لاوي کے واسطے لونگا * اور اُس پر پطرس رسول دلیل لاتا ھی، کہ یہي (۳) روحاني کاھني شمار میں

---

(۱) ارمیا ۳۳ ب ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ آ (۲) اشعیا ۶۶ ب ۲۱ آ *
(۳) پطرس کے ۱ مکتوب ۲ ب ۵ آ * مشاھدات ۱ ب ۶ آ *

آسمان کے تاروں کی مانند بڑھائی گئی ٫ نہ لاوی کے فرقے کی مانند ٫ جو تمام زمین کے لئے کاہن نہیں دیسکتے * اور جیسا میں نے پیشتر یورشلیم اور وہاں کی قربانیوں کی بابت کہا ٫ کہ موقوف ہوگیا ٫ تاکہ ظاہر ہو ٫ کہ کامل ہوئیں ٫ اِسی طرح اُس کے بعد ٫ کہ داؤد کا بیٹا آیا ٫ اُس کے اور سب بیٹے اُٹھہ گئے ٫ اور اُن کے فرقوں کا نسب ؛ اور اِسی طرح یہودی اور لاوی کے فرقے کا بھی ؛ اِسطرح کہ اگر کوئی پچھلا مسیح ظاہر ہووے ٫ یہودی ہرگز نہیں کہسکتے ٫ کہ وہ داؤد کی نسل میں سے ہی ٫ کہ نہیں ؛ اور نہ کسو کا اپنے بیچ میں سے ٫ جنکو بنی لاوی کہتے ہیں ٫ نسب نہ بنا سکتے * اِس کی یہہ وجہہ ہی ٫ کہ وے سب قوموں میں تتر بتر ہیں ٫ اور ہر چند نہ اپنا خاص ملک ٫ نہ بادشاہ ٫ نہ کاہن ٫ نہ ہیکل ٫ نہ قربانی رکھتے ٫ تو بھی تمام زمیں کی قوموں سے علیحدہ ہوکے بچے رہتے ؛ اور اُنکو پروردگار نے ایسا محفوظ رکھا ٫ کہ کسو قوم کا جد سے دنیا عدم سے وجود میں آئی ٫ یہہ حال نہ ہوا * سو یہہ اِس خاطر ہی ٫ کہ اُن کے حق میں اُن نبوتوں کی ٫ اور اُن فتواوں سے ٫ جو اُن پر مسیح کے صلیب دینے سے ہوا ٫ تکمیل دکھاوے ٫ تاکہ اُنکا مسیح کے دین میں آنا ٫ اور ساری قوموں سے جمع ہونا ٫ اور وعدے کے موافق یورشلیم میں پھر بحال ہونا ٫ جد اپنے مسیح کا اِقرار کرینگے ٫ دنیا پر اور بھی ظاہر ہو * اور

ازبسکه خدا نے اُنھیں اختیار نه دیا اُس وقت سے ، که رومیوں نے اُنھیں پراگنده کیا ، که تمام الم اء میں کوئی اپنا بادشاه یا حاکم رکھیں ، مبادا کہیں ، که یہودا سے جریب جدا نه هوئی ؛ یهه اُنھیں قایل کرنیکے واسطے هی ؛ بشرطیکه خدا اُس پردے کو ، جو اُن کے دل کی آنکهه پر پڑاهی ، اُٹھاوے ؛ که کوئی دوسرا مسیح ، جو بعد ازآن آویگا ، ارمیا نبی اور یعقوب کی نبوت کو ، که جریب یہودا سے جدا نه هوگی ، جب تک شیله نه آوے ، پوری کرسکتا هی *

(۱۱) * پهر اس پر غور کرنے سے کمال تعجب هوگا ، که اُنکی آج کل کی حالت کی کیسی صاف نبوت هوئی ، که اگر هم بهی ، جو آنکھوں سے دیکھتے ، اور اسکا مضمون لکھتے ، تو بهی حرف بحرف اس سے زیاده صفائی کے ساتهه نه لکهه سکتے * یعنے که وے سارے ملکوں میں پراگنده هونگے ، اورتمام قوموں میں گویا چلنی سے چھانے جاینگے ، تو بهی ایک ایک قوم بنے رهینگے ، اور خدا اُن قوموں کو ، جنھوں نے اُن پر ظلم کیا ، نیست کریگا ، اور اُن کا نام آسمان کے تلے سے مٹا ڈالیگا * چنانچه هم نے اُس کو اسور وکالدیا اور رومی کی بڑی بڑی سلطنتوں میں کامل هوتے دیکھا ، جنھوں نے ایک ایک کے بعد بڑی خرابی کے ساتهه یہودیوں کو برباد کیا ، تو بهی اِن کا نام ، جو سب قوموں سے تهوڑے اور لاچار هیں ،

سدا بنارها، اور جدي قوم رهي، هرچند اُن میں چهتراٸے رهے ؛ اِن نبوتوں کے سلسلے کو، جو صاف اِس پر دلالت کرتیں پڑهو * ارمیا ۳۰ ب ۱۱ آ * ۳۱ ب ۳۶ و ۳۷ آ * ۳۳ ب ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ آ * ۴۶ ب ۲۸ آ * اشعیا ۲۷ ب ۷ آ * ۲۹ ب ۷ و ۸ آ * ۵۴ ب ۹ و ۱۰ آ * ۶۵ ب ۸ آ * حزقیال ۶ ب ۸ آ * ۱۱ ب ۱۶ و ۱۷ آ * ۱۲ ب ۱۵ ۱۶ آ * عاموس ۹ ب ۸ و ۹ آ * ذکریا ۱۰ ب ۹ آ * اور اِن کے واقع هونے کے (۱) بهت دن پیشتر کها گیا، که آخر (۲) زمانوں میں ایسا هوگا * اِسي طرح موسیٰ نے اور سب نبیوں نے بهي اُس کے هونے کے بهت دن آگے اُن سے اِس کا ذکر کیا ؛ سو تم دیکهتے هي هو، یهه سب نبوتیں حرف بحرف پوري هوئیں، اور هوتي جاتي هیں * یهه بات کسي دوسری قوم کے حق میں، جو کبهو دنیا میں هوئي، نهیں کهسکتے، که اِتني مدت سے ایسي تباهي میں پڑي، تو بهي بچي رهي، تا که دنیا کے آخر تک جتني اور بات کي نبوت اُن کے حق میں هوئي هی، پوري کرے *

منکر * اِس میں البته کچهه تعجب کي بات هی ؛ آگے میں نے اِس کا کبهو خیال نه کیا * یهه تو موجوده نبوت هی، جس کو اپنے رودرو کامل هوتے جاتے دیکهتے هیں ؛ اور همیں یقین هی، که یهه نبوت ایجادي نهیں،

---

(۱) احبار ۲۶ ب ۴۴ آ (۲) استثنا ۴ ب ۲۷ و ۳۰ و ۳۱ آ *

اور ایسی ظاہر اور خاص ہیں ، کہ گویا ابھی لکھی گئیں ، بعد اُس کے کہ یہہ ماجرا یہاں تک واقع ہوا *

مقر * جس طرح اِن بہتیری اور صاف نبوتوں ، اور اُن نشانیوں سے ، جو اُس کی تشبیہہ تھیں ، مسیح کے آنے کے پیشتر ، بلکہ آنے تک بھی ، دروازہ کھلا تھا ، اُسی طرح اُن سب نبوتوں کے اُس میں کامل ہونے سے دوسرے پر ، جو بعد اُس کے آویگا ، راست نہیں آسکتیں ، اور اُن سب نشانیوں کے موقوف ہونے سے ، کہ جب اصل آیا پر چھائیں کی حاجت نہ رہی ، ہمیشہ کو دروازہ بند ہوگیا * اب کوئی مسیح آ نہیں سکتا پیشتر اُس کے کہ یہودا سے جریب جدا ہو ، اور یورشلیم سے قربانی * اب دوسرے ہیکل کے بنا ڈالنے کے چار سو نبے برس کے بیچ میں ، نہ اِسی ہیکل میں دانیال اور حجی کی نبوت کے مطابق ، کوئی آ نہیں سکتا پیشتر اُس کے ، کہ مسیح داؤد کے سب بیٹے اُس کے تخت پر بیٹھنے سے اُٹھہ جایں *

منکر * میں نہیں جانتا ، کہ جو یہودی اِن نبوتوں کو مانتے ، اِسپر کیا کہتے *

مقر * وے کہتے ہیں ، کہ اُس وقت ، جسکا نبیوں نے ذکر کیا ، یہودیوں کے گناہوں کے سبب مسیح کا آنا موقوف رہا *

منکر * اِس روسے چاہئے ، کہ سدا موقوف رہئے ، جب

تک ہم سے نہ کہیں، کہ کب اُن کا حال بہتر ہوگا؟
لیکن یہہ نبوتیں، جن مین مسیح کے آنے کے وقت کا
ذکر ہی، ناقص نکلتی ہیں، اور اِس کے بعد ہرگز
دلیل نہیں ہوسکتیں؛ کیونکہ وہ زمانہ گذر گیا * پر کیا
یہہ نبوتیں کسو شرط پر ہوئیں؟ یا یہہ کہہ گئے تھے، کہ اگر
یہودی بدکار ہوں، تو مسیح کا آنا موقوف رہیگا *

مقر * ہرگز نہیں؛ بلکہ صاف نبوت ہوئی تھی، کہ
مسیح جب آویگا، کہ یہودی اُس درجے بدکار ہونگے، تاکہ
اُن کے گناہوں (۱) کو محو کرے، اور اُن میں یہہ بھی
قدیم روایت تھی، جو اُس سے مطابقت کھاتی، کہ
مسیح کے آنے پر ہیکل چوروں کا غار ہوگا، اور بدی یا
روزگار * بلکہ یہاں تک نبوت ہوئی تھی، کہ وے اپنے
مسیح کو نہ پہنچانینگے؛ اور آنے پر رد کرینگے؛ اور
اِس کی، کہ وہ سنگ (۲) مصادم اور ٹھوکر کھلانیکا
پتھر ہوگا، اور اُن کی (۳) آنکھہ بند ہوگی، تاکہ اپنے
نبیوں کی کتاب کو نہ سمجھیں؛ اور اِس کی، کہ
اُن کی (۴) معمار کونے کے سرے کے پتھر کو رد کریں *
ایسا حال اُن کے نبیوں کی کتابوں کے کئی مقام میں
آیا ہی * اِسی طرح اُس نبوت کے سمجھنے میں، جو

---

(۱) دانیال ۹ ب ۲۴ آ * ذکریا ۱۳ ب ۱ آ * (۲) اشعیا
۸ ب ۱۴ و ۱۵ آ * (۳) اشعیا ۲۹ ب ۹ و ۱۰ و ۱۱ آ *
(۴) ۱۸ ۱ زبور ۲۲ آ *

الیاس کے آنے پر ہوئی تھی، خطا کی؛ کہ کہا ہی، کہ اُنھوں نے اُسے نہ پہچانا، اور جو کچھہ چاہا، اُسکے ساتھہ کیا؛ سو (۱) مسیح پر صادق آتا ہی * پھر کہا ہی، کہ اگر وے اُسے (۲) جانتے، تو خداوندِ حشمت کو مصلوب نہ کرتے *

منکر * یہہ فی الحقیقت اُن نبوتوں کے معنی حل کرتی؛ دونو مسیح کے آنے، اور یہودیوں کے اُس سے نہ پہچانے، اور اِس روسے اِس کے قبول نہ کرنے کی بابت اُنکے حیلہ کو رفع کرتی؛ کیونکہ اگر اُس وقت اُس درجے بدکار تھے، تو اپنے مسیح کو نہ پہچان کے رد کرنے کے گناہ کی اُسے زیادہ سزا تھی، کہ وہ اُس وقت نہ آتا *

مقر * وہ بڑا گناہ تو، جس کے سبب کئی اسیریوں میں سزا پائی، اُن کی بت پرستی تھی * اُن میں سے بابل کی ستر برس کی گرفتاری سب کے پیچھے اور سب سے زیادہ ہوئی * تدسے اُنھوں نے بت پرستی ترک کی، بلکہ اُس سے کمال نفرت رکھتے؛ پر جد سے مسیح کو رد کیا، اب سترہ سو برس کے اُوپر ہوا گرفتاری میں بھی نہیں کہ اِس بہانے تو اکٹھے رہتے، اور کچھہ کچھہ اپنی شریعت پر چلتے، اور اپنی حکومت کے تابع رہتے، اور اپنی عبادت کا فایدہ اُٹھاتے، بلکہ تمام عالم میں متفرق ہوگئے؛ نہ کوئی خاص ملک رکھتے،

---

(۱) متی ۱۷ ب ۱۲ آ (۲) قرنتیوں ۱ مکتوب ۲ ب ۸ آ *

نه بادشاه ، نه کاهن ، نه هیکل ، نه قرباني ، نه کوئي نبي ، که تسلي دے ، یا پهر بحال هونے کا بهروسا دے * سو یهه سب بت پرستي کے قدیم گناه سے نه آیا ، بلکه اُس بد دعا کے سبب ، که اُنهوں نے اپنے حق میں مانگي ، جد مسیح کو سولي دي ؛ که کها ، " اُسکا خون هم پر اور هماري اولاد پر هووے " * اُس دن سے آج تک وه دعاے بد اُن کے پیچهے لگي هی ، اور اُن کے سوا تمام عالم پر کهلي * اور اِس میں ، اگر چاهیں ، تو اپني بد حالي دیکهه سکتے هیں ، جس کو مسیح کے اُس وقت پر ، که نبیوں نے نبوت کي ، نه آنے پر عذر سمجهکے کهتے ، جو اُس آنے پر رد کرنے سے ده چند بد هی *

منکر * یهه جواب شافي هی ، اور یهودیوں کے قایل کرنے کو کافي ؛ پر تم کو اور کچهه کهنا هی *

مقر * (۱۸) ایک بات اور کهتے هیں ، جو اُن نشانیوں سے متعلق هی ، یعنے اُن شخصوں سے که کتني خاص باتوں میں مسیح کي تشبیهه دي ، اور اِس روسے اُن کو ذاتي نشانیاں کهنا رواهی * اِن کے ثابت کرنے کے لئے اِنجیل کي دلیلیں لاؤنگا ، جو اُس سبب سے ، که وثیقه قدیم کي ساري علامت رکهتي ، اور اُن سے کهیں قوي شهادت ، اُن کي گواهي پرحرف گیري کي جگهه نهیں * سو پهلے آدم سے شروع کرتا هوں ، جو جسم کے روسے همارا باپ هی ، اور حکم عدولي کے سبب مرنے کا باعث هوا * پر مسیح

اِسواسطے آیا، کہ ہم کو پھر حیات، یعنے ہمیشہ کی زندگی، بخشے * اسی سے اُسکو دوسرا آدم کہتے، اور آدم کو اُسکی (۱) نشانی * حوا نے آدم سے زندگی پائی، جیسیکہ کلیسیا نے مسیح سے * وہ آدم کی پسلی سے، جب بھاری نیند میں تھا، نکالی گئی * اور پانی ولہو کا دینی دستور مسیح کے مرنے کے بعد اُس کے پہلو سے جاری ہوا * اُس سے (†) اِصطباغ مراد ہی، اور اِس سے (‡) عشاء ربانی، جو ابد تک ہماری پرورش کرتا *

(۲) (۲) خنوخ و الیاس کی مانند مع جسم آسمان پر گیا؛ وہ تو رئیسوں کی اِنتظام کی تحت میں ہوا، اور یہہ شریعت کی تحت میں * یہہ دونو مسیح کے صعود کا نمونہ تھا * (۳) (۳) نوح، جو پرانی دنیا پر

---

(۱) رومیوں ۵ ب ۱۲ آ * ۱ قرنتیوں ۱۵ ب ۴۵ و ۵۰ آ *
(۲) پیدایش ۵ ب ۲۴ آ * سلاطین ۲ کتاب ۲ ب ۱۱ آ *
(۳) پیدایش ۷ ب * پطر ۱ مکتوب ۳ ب ۲۰ و ۲۱ آ *
(†) یعنے عیسوی کلیسیا کا پہلا دینی دستور ہی، جس سے ہم اُس کے خاص فایدوں کے شریک ہوتے *
(‡) وہ خاص کھانا ہی، کہ مسیح نے اپنے گرفتار ہونے کے ذرا آگے اپنے شاگردوں اور سب ایمان داروں کے واسطے مقرر کیا، تاکہ یہہ دستور اُس کے آنے تک اُسکی یادگاری کے لئے جاری رہے *

راستبازی کا وعظ کرتا تھا، اور نئی دنیا کا باپ تھا، بھی اُس کا نشان تھا *

(۴) (۱) ملک الصدق، یعنے راستبازی کا بادشاہ، اور صلح کا، اور خدا تعالیٰ کا کاہن، جو خدا کے بیٹے کی مانند مدامی کاہن بنایا گیا، اُس کی نشانی تھا * (۵) (۲) ابراھیم بھی، جس کو خلیل اللہ، اور ایمان داروں کا باپ، اور دنیا کا وارث کہتے ھیں، اُس کی نشانی تھا * اُس میں زمین کی ساری قوموں نے برکت پائی؛ کیونکہ مسیح اُس کی اولاد میں سے تھا * (۶) (۳) اسحاق، جو وعدہ کا وارث تھا، اور اُس وقت پیدا ھوا، کہ والدین کو لڑکا ھونے کی ذرا اُمید نہ تھی، مسیح کی پیدایش کی، جو بے باپ کے ھوا، خاص تشبیھہ دکھاتا * اور جب ابراھیم اُسے قربان کرنے لیگیا، اُس میں بھی مسیح کی قربانی اور موت کی عین نشانی تھی * اور جو (۴) اِسحاق تین دن مردے کی طرح موت کے فتوے کے ھاتھہ میں رھا، سو مسیح کے تین تک گور میں رھنے کی نشانی تھی * اِس سبب سے باپ نے اُسے (۵) ایک نوح کے حشر میں پایا، (یعنے مسیح کے)؛ اور اِبراھیم

---

(۱) پیدایش ۱۴ ب ۱۸ آ * اور عبرانیوں ۷ ب ۱ — ۳ آ *
(۲) رومیوں ۴ ب ۱۳ آ * (۳) پیدایش ۱۷ ب ۱۷ آ * اور ۱۸ ب ۱۱ آ * اور رومیوں ۴ ب ۱۹ آ * عبرانیوں ۱۱ ب ۱۱ و ۱۲ آ *
(۴) پیدایش ۲۲ ب ۴ آ * (۵) عبرانیوں ۱۱ ب ۱۹ آ *

کو حکم ہوا ٭ کہ تین دن کي راہ جاے ٭ اِس خاطر ٭ کہ بیٹے کو اُسي پہاڑ پر ٭ جہاں کہتے مسیح مصلوب ہوا ٭ اور آدم مدفون ٭ قربان کرے * پھر مسیح کي صفات ٭ یعنے باپ کا یکلوتا بیٹا ٭ اُسکا پیارا بیٹا ٭ دونو (۱) اِسحاق کو ملیں ٭ کیونکہ اُس کے سوا کوئي اُس کرامات کے طور پر ٭ کہ ما باپ کے جننے کے ایام بیت گئے ہوں ٭ پیدا نہ ہوا * وہ وعدہ ہي ٭ کا بیٹا تھا ٭ جو ابراھیم کي سب اولاد سے نہیں ہوا ٭ صرف یہہ کہا تھا ٭ کہ (۲) اِسحاق میں تیري نسل مشہور ہوگي ٭ یہہ نہیں کہتا ٭ کہ تیري اور نسلوں میں ٭ جیسا بہتوں کے واسطے ٭ بلکہ جیسا ایک کے واسطے کہا جاتا ٭ (۳) سو وہ مسیح ہی * اور جسطرح اِسحاق ٭ جو وجد کرنے اور خوشي سے ہنسنے کے معنے دیتا ٭ ما باپ کا یکلوتا بیٹا تھا ٭ اِسي طرح اِبرام حشمت کے باپ کے معنے بخشتا ٭ اور اِبراھیم ٭ جو اِسحاق کے وعدے پر اُس کا لقب ہوا ٭ (۴) جماعت کے باپ کے معني ٭ تا کہ مسیح پاس غیر قوموں کے رجوع لانے اور اِنجیل کے ترقي پانے پر دلالت کرے ٭ اِسي سبب اِبراھیم سے وہاں کہا گیا ٭ کہ میں نے تجھے بہت سي قوموں کا باپ مقرر کیا ٭ اور تیري نسل میں زمین کي ساري

---

(۱) پیدایش ۲۲ ب ۲ آ * عبرنیوں ۱۱ ب ۱۷ آ *
(۲) پیدایش ۲۱ ب ۱۲ آ * (۳) غلتیوں ۳ ب ۱۶ آ *
(۴) پیدایش ۱۷ ب ۵ و ۱۶ آ *

قومیں برکت پاوینگی * اِسحاق نے، جو وعدہ پر آزاد عورت سے پیدا ہوا، یسوع کی کلیسیا کی مشابہت دی برخلاف اِسمعیل کے، جو جسم کی وضع پر لونڈی سے پیدا ہوا؛ اور یہودیوں کی کلیسیا کی، جد شریعت کی تحت میں تہے، معنے دیتا ہی * یہہ کفایہ کی تقریر غلتیوں کے مکتوب کے ۴ باب میں ۲۱ آ سے آخر تک مفصل لکھی ہی *

(۷) یعقوب بہی اُس (۱) نردبان کے خواب دیکھنے سے اُس آمد رفت کی راہ، جو مسیح نے صلح کروانے سے آسمان و زمین کے بیچ میں کھول دی، دکھاتا ہی؛ اور مسیح اُسی پر اِشارہ کرتا جد کہتا ہی، کہ (۲) بعد اُس کے آسمان کو کھلا، اور خدا کے فرشتوں کو اِبن آدم پر صعود و نزول کرتے دیکھوگے * اور یعقوب (۳) فرشتے سے کشتی کرنے، اور بہ زور اُس پر غالب آنے سے، تا کہ اُسے برکت دے، دکھاتا ہی، کہ مسیح کی شفاعت سدا کام آویگی، جس سے آسمان کی (۴) بادشاہت جبر اُتہایا کرتی، اور دلاور اُس کی تئیں بہ زور قبضے میں لاتے؛ اِسی سبب یعقوب کا نام بدل کر اِسرائیل ہوا، یعنے ایک ایسا، جو خدا پر غالب آتا ہی، یا اُس پر قابو پاتا؛

---

(۱) پیدایش ۲۸ ب ۱۲ آ (۲) یوحنا ۱ ب ۵۱ آ * (۳) پیدایش ۳۲ ب ۲۴ آ * اور ہوشع ۱۲ ب ۴ آ * (۴) متی ۱۱ ب ۱۲ آ *

خدا یہاں اپنا بیان کرتا ، کہ گویا ہم سے مغلوب ہی * بعد اِس کے یہہ نام سدا کلیسیا کو ملا ، خصوصا جد مسیح آیا ؛ (۱) چنانچہ کہا ، کہ آسمان کی بادشاہت یحیی اِصطباغی کے وقت سے اب تک جبر اُٹھایا کرتی تھی ، یعنے مسیح کے آنے کے پہلے اِشتہار سے ، کہ اُس دن سے غیر قومیں خیل خیل اِنجیل کی شریک ہونے لگیں ، اور یہودیوں سے ایک طور پر چھنے لگیں * یہہ یعقوب کے نام سے ، جو اڑنگا مارنے والے کے معنے دیتا ، ظاہر ہوتا ؛ کیونکہ غیر قوموں نے یہاں اپنے بڑے بھائی یہودی کو اڑنگا مار کے برکت و میراث اُن سے چھین لی * (۸) (۲) یوسف کو بھائیوں نے حسد سے بیچ ڈالا ؛ پر اُس سے خدا کی کیسی کارسازی ظاہر ہوتی ہی ! کیونکہ اِسی میں اُس کا ، مع خاندان کے ، بچا و تھا * سوئی مسیح کو یہودیوں نے ، جو اُس کے بھائی تھے ، حسد سے بیچا ؛ اور یہی اُن کی مخلصی کا باعث ہوا ، اور یوسف کیطرح اپنے سب بھائیوں کا خداوند ہوا * (۹) (۳) موسی نے ، جو اپنی مانند مسیح کو نبی کہتا ہی ، مسیح کی ، جو عظیم شرع بخش ہی ، نشانی دکھائی ؛ اور جد بنی اِسرائیل ، یعنے یہودیوں کو ، ملک مصر سے رہائی بخشی ، مسیح

---

(۱) متی ۱۱ ب ۱۲ آ * (۲) پیدایش ۳۷ ب ۲۸ آ * مرقص ۱۵ ب ۱۰ آ * (۳) اِستثنا ۱۸ ب ۱۵ آ *

کے کلیسیا کے گناہ اور جہنم کي غلامي چھڑانے کي نشاني دکھائي *

(۱۰) (۱) یوشع، کہ مسیح کے نام سے مشہور ہوا، بني اِسرائیل کے سب دشمنوں پر غالب آیا، اور اُن کو زمینِ مقدس پر، جو آسمان کي نشاني تھي، عمل دیا؛ اور مسیح خدا کے لشکر کا سردار ہو کے (۲) یوشع پر ظاہر ہوا * اِس رو سے یوشع اُس کے مشابہہ ہو کے اُسکا سپہ سالار ٹھہرا * (۱۱) شمسون، جو اپني ہي قوت اور شجاعت سے فسلطنیوں پر مسلط ہوا، اور عمر بھر سے مرتے دم زیادہ قتل کیا، مسیح کا نشان تھا، (۳) جسنے تنِ تنہا کولھو میں کچلا، اور لوگوں میں سے کوئي اُسکے ساتھہ نہ تھا، بلکہ اُس کے بازو نے اُسے نجات دي * لیکن شمسون نے اپنے مرنے سے اپني فتح کو کامل کیا، جس سے دشمن کي ساري قدرت پر غالب آیا، اور (۴) اربابِ حکومت و اختیار کو غارت کر کے علانیہ انگشت نما کیا، کہ اُس نے اُسے اُن پر فتحیہ شادماني کي اِسیطرح پر مسیح اپني جان دینے سے غالب ہوا دشمنوں پر * (۱۲) (۵) داؤد، جس کا مسیح کو بیٹا کہا ہی، اپنے ہي وجود میں اُسکا اکثر ذکر کرتا اُن حالتوں میں، جو داؤد پر

---

(۱) عبرانیوں ۴ ب ۸ آ (۲) یوشع ۵ ب ۱۴ آ (۳) اشعیا ۶۳ ب ۳ — ۵ آ (۴) قلسیوں ۲ ب ۱۵ آ * (۵) ۱۶ مزمور ۱۰ آ *

راست نہیں آئیں۔ چنانچہ "تو میری جان کو قبر میں نہ رہنے دیگا، اور تو اپنے مخلص کو سڑنے نہ دیگا۔" حال آنکہ داؤد سڑ گل گیا * مسیح کے حق میں کہا ہے، کہ (۱) داؤد کے تخت پر بیٹھا۔ بلکہ (۲) نبیوں کی کتابوں میں اُس کا اکثر داؤد نام کہلایا * داؤد چوپان سے بادشاہ اور نبی ہو گیا۔ سو یہہ مسیح کے تینو عہدے، یعنے چوپانی بادشاہی اور نبی ہونا دکھاتی * (۱۳) سلیمان کی، جو سب آدمیوں سے عاقل تھا، پر امن و بارونق سلطنت، مسیح کی غالب بادشاہت کے مشابہہ تھی، جس کا ۷۲ زبور میں بیان ہی، جو سلیمان کے حق میں مسطور ہی، کہ یہاں بادشاہ کا بیٹا کہلاتا ہی، لیکن اُس بادشاہ کی حکومت سلیمان کی بادشاہت سے بڑی ہی، اور یہہ سلطنت مسیح کے واسطے صادق آتی ہی۔ جس کی سلطنت بہت قریب آئی اِس مطلق، اور پر جلال سلطنت کے، جس کی وہاں تقریر ہی۔ خصوصا جب خدا نے اُس کو چنا، کہ ہیکل کی بنیاد ڈالے۔ کیونکہ وہ صلح کا آدمی تھا، اپنے باپ داؤد کی مانند نہیں، جو بے کسو کے لہو بہانے کے بنی اِسرائیل کے دشمنوں پر فتح یاب ہوا۔ پر سلیمان نے کامل صلح کے وقت ہیکل کی تعمیر کی۔ اور جس طرح سلاطین کی کتاب کے پہلے مکتوب ۶ باب کی ۷ آیت میں لکھا ہی۔ اِس میں

---

(۱) اشعیا ۹ ب ۷ آ (۲) ہوشع ۳ ب ۵ آ *

شک نہیں، کہ خدا نے اُس کو ایسا کرنے کا حکم کیا *
چنانچہ جب یہہ گھر بنتا تھا، تو اُس میں ایسے پتھر لگائے،
جو آگے سے ٹھیک و درست کر رکھے تھے؛ ایسا کہ بنتے وقت
ھتھوڑے، بسولے، اور نہ لوہے کے کسو ھتھیار کی آواز
سنی جاتی تھی؛ اُس سے ظاہر ھوتا، کہ مسیح کی
کلیسیا کی تعمیر صرف صلح کے ساتھہ نہیں، بلکہ
بے شور غل اور تردد کے ھوتی تھی؛ جیسیکہ (۱) اشعیا
نے نبوت کی، کہ وہ نہ چلائیگا، نہ اپنی آواز بلند
کریگا، نہ اپنی صدا کوچہ میں سنائیگا، اور کچلے ھوئے
سرکنڈے کو نہ توڑیگا* اُس کا یہہ کام نہ تھا، کہ تلوار سے
فتح کرے، جس طرح بنی اسرائیل نے کنعان کو؛
بلکہ حلم، اور اپنے دشمنوں کے ساتھہ بھلائی کرنے سے، اور
صبر سے سب طرح کے ظلم سہنے سے، غالب آتا تھا؛ سوئی
اُسنے اپنے پیروں کو سکھایا؛ چنانچہ پولوس رسول (۲) کہتا
ھی، کہ مناسب نہیں، کہ خداوند کا بندہ فساد برپا کرے،
بلکہ سب سے ملنسار رہے؛ اور اُنھیں، جو مقابلہ کرتے
ھیں، فروتنی سے تعلیم دے * میں اِس خیال سے باز
نہیں آسکتا، کہ سلیمان کی پر صلح ھیکل کی، رومیوں
میں جینس، یعنے گنیش کے مندر کی، کچھہ نقل تھی؛
کیونکہ وہ ھرگز بند نہ ھوتا، مگر صلح کے وقت، جو اُن میں

---

(۱) اشعیا ۴۲ باب ۲ آ (۲) طمتاؤس ۲ مکتوب
۲ ب ۲۴ آ *

بہت کم ہوتا تھا * اُن کی تاریخوں سے ثابت ہی، کہ صرف تین بار بند ہوا۔ آخری مرتبے قیصر آغسطس کے عصر میں، جن دنوں مسیح دنیا میں آیا، جب تمام عالم میں صلح کامل تھی، اور صلح کے بادشاہ کو ایسا ہی پھبتا ہی، جس کے تولد پر فرشتوں نے یوں منادی کی، کہ "حمد (۱) درجۂ اعلیٰ میں خدا کو، اور زمین پر آرام، اور آدمیوں میں رضامندی ہووے" *

(۱۴) (۲) یونس کا تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا مسیح کے تین رات دن زمین کے اندر رہنے کا نشان تھا۔ چنانچہ مسیح اِس پر خود اِشارہ کرتا ہی *

(۱۵) جس طرح کئی شخصوں سے، جو جدا جدا زمانے میں ہوئے، مسیح کے جینے اور مرنے کی کتنی خاص باتوں کی تشبیہ ہوئی تھی، اُسی طرح شریعت کے اِنتظام کے وقت سردارِ کاہن کا مقرر ہونا، جو سال میں ایک بار کفارے کا لہو ہاتھہ میں لیکر مقدس مکان میں داخل ہوتا تھا، کہ گناہ کا کفارہ کرے، پایدار اور مدامی تشبیہ تھی ہمارے بڑے سردارِ کاہن کے اپنا سارا لہو لیکر آسمان میں داخل ہونے کی، کہ تمام جہان کے گناہوں کا کفارہ کرے (۳) * اور مسیح کا مرنا ہماری مخلاصی کا ایک پرتو اُتھا، جو اُس آئین سے کھلتا ہی،

---

(۱) لوقا ۲ ب ۱۴ آ * (۲) یونس ۱ ب ۱۷ آ * متی ۱۲ ب ۴۰ آ * (۳) عبرانی ۷ باب و ۸ باب و ۹ باب و ۱۰ ب

کہ جب کوئی شخص خون کرتا، اور پناہ کے شہروں میں سے، جو بنی لاوی کے شہروں سے علاقہ رکھتے، کسو میں بھاگتا، تو جب تک سردار کاہن مر نجاے وہاں سے نکل نہیں سکتا تھا، اور نہ کوئی اُس سے بدلا لیسکتا * جب یہہ بات وقوع میں آتی، تب وہ چھوٹ کے اپنی (۱) سر زمین میں جاتا، اور بےشک غیر قوموں نے اِسی سے گنہگاروں کے واسطے پناہ کا مندر کیا *

منکر * اِن باتوں میں البتہ کچھہ مشابہت ہی * پر اِن کو دلیل سمجھکے ہرگز قبول نہ کرتا، اگر اِنجیل کی گواہی لاکے اُنکی پشتی نہ کرتے؛ مجھے اِن پر جس سے تم نے اِتنا قوی، بلکہ بیبل کی گواہیوں سے قوی تر بنایا، غور کرنے میں مہلت چاہئے *

مقر * یہہ کہہ سکتا ہوں، کہ اُن نبوتوں اور نشانیوں کے باب میں اُس سے قوی تر ہی؛ کیونکہ یہہ جب تک پوری نہ ہوں، دلیل نہیں ہوتیں؛ ہرچند اُن نبوتوں اور نشانیوں کی حقیقت ثابت کرتیں * اِس رو سے ایک دوسری کو ثابت کرتی * مگر شریعت کی ساری گواہی ظاہر نہیں ہوتی، جب تک اِنجیل میں تکمیل نہ پاوے * اِس جہت سے اِنجیل کو دلیلِ قوی سمجھتا ہوں؛ سو صرف اپنے حق میں نہیں، شریعت کے حق میں بھی؛ پر یہودیوں نے، جہاں تک ہوسکا، اِس قوی،

---

(۱) گنتی ۳۵ ب ۹ آ * اور ۲۵ - ۲۸ آ *

سے قوي دلیل کو، جو انجیل میں پوري هوتي، بیبل کے واسطے باطل کیا؛ بلکه حقیقت میں اُن نبوتوں کو باطل ٹھہرایا؛ که جلدے دونوں، جسکا ذکر کرتیں، کامل نه هوئیں، تو اب کب هوسکتیں؟ اور جس طرح کسو ماجرے کو، سوا مسیح کے بناے عالم سے اُن نشانیوں اور نبوتوں کي گواهي نهیں هی، اِسیطرح اب کسو ماجرے کو، جب تک دنیا هی، هرگز یهه گواهي نهیں هوسکتي *

منکر * یهه نه کهو؛ کیا خدا قادر نهیں، که دوسرا ماجرا پیدا کرے، اور اُسپر جو گواهي چاهے سو دے؟

مقر * لیکن مسیح کے ماجرے کي؛ گواهي نهوسکیگي کیونکه خدانے اُس وعدے میں، که آسمان سے کیا، جسکو اُس کے آنے تک نبیوں کي معرفت بارها تازه کرتا رها، خبرداري کي، که اُس کي گواهي بناے عالم سے هوتي جاے؛ اور جو گواهي اُس کے آنے کے بعد هوئي جو اب تک قایم هی، اُس کے پیشتر که دوسرے سے علاقه رکھے، چاهئے * که اُس کے لئے اِتنا زمانه گذر جاے، جتنا گذر گیا هی، تد اُس کو ثابت کرے، نهیں تو اُس کے لئے یهه گواهي نهیں *

منکر * میں نے جانا، که یهه گواهي جتنے دن باقي رهتي اور قوي هوتي جاتي هی؛ کیونکه تم کهتے هو، که بیبل کي نبوتیں دنیا کے آخر تک باقي رهینگي، اور

دن دن کامل ہوتی جاینگی ؛ لیکن یہہ اُس قول کے خلاف ہی ، کہ ایک نے تمھارے عالموں میں سے ، جو گواہیوں کے زمانوں کی حد کے شمار کرنیکا دعوی رکھتا ، کہاہی ، کہ جب وہ دن ، جن میں اُن کی تکمیل ہوتی تھی ، گذرگیا ، تو زوال پر آتی ؛ اور ازبسکہ دینِ عیسوی کی گواہی اِتنے دن سے چلی آتی ، اب چاہئے کہ دن دن روبزوال ہو ؛ اور اگر کسو شہادتِ جدید سے تقویت نہ پاوے ، چاہئے کہ عنقریب مٹ جاے *

مقر * یہہ بات اُن قصوں پر ، جنکی کچھہ بنیاد نہیں ، راست آتی ؛ لیکن پوچھتا ہوں ، کہ یہودیوں کی پراگندگی اور عجیب محافظت کی نبوت ، ازبسکہ اِتنے دن آگے ہوئی ، اِس سبب سے تم پر کم ظاہر ہی ؟

منکر * نہیں ؛ اُس کے سبب تو اور بھی ظاہر ہی ؛ اگر میں اُسوقت ، جب یہہ نبوتیں ہوئی تھیں ، موجود ہوتا ، تو جانتا ہوں ، کہ اُن کی ایک بات بھی باور نہ کرتا ؛ بلکہ اُن کی گستاخی ، جنھوں نے ایسی بعید از عقل اور محال چیزوں کی نبوت کی ، کمر باندھی ، دیکھکر تعجب کرتا * لیکن جب دیکھتا ہوں ، کہ اُن نبوتوں کی اِتنی باتیں ، جو یہودیوں اور اِنجیل کی ترقی کے حق میں ہوئیں تھیں ، اِتنی مدت بعد واقع ہوئیں ، تو لاچاری کو قبول کرنا پڑتا *

مقر * جب یہہ سب نبوتیں دنیا کے آخیر میں بخوبی

کامل هونگي ، تد سب سے قوي نظر آوینگي ؛ تب اُن پر کوئي دم نه مار سکیگا ؛ جد مسیح ، جیسا معود کیا ، آسمان سے برملا نزول کریگا ، تا که دونو اپنے وعدے اور وعید کو انجیل کے موافق جاري کرے ، اُسوقت تک اِن نبوتوں کے اِستحکام میں تفاوت نهیں آتي ، بلکه اُن کي گواهي افزوں هوتي ، اور ماهِ نو کے نور کي مانند روز بروز روشن هوتي جاتي *

منکر (۸) * میں دیکھتا هوں ، که تم نے بیبل کے راقموں کي حقیقت وإخلاص کي بات کا ، اور اِسکا ، که اگر یے چیزیں جهوٹهه هوتیں ، تو اُن کو قبول کرنے کے واسطے سامهنے لانے سے اُنهیں کیا غرض تهي ، ذکر نه کیا ؛ کیونکه یهه هر حال میں بیش از اِحتمال نهیں ، اور جد تم نے وه گواهیاں پیدا کیں ، جنکو خطا سے پاک سمجهتے هو ، اگر اِحتمالوں کے ٹهہرانے پر قایم رهوں ، تو شاید تمهاري دلیل کے اِستحکام میں فرق آوے *

مقر * (۱) هرگز نهیں ؛ گو که میں نے اُسے اپني بحث کي اصل بنیاد نه سمجهي ؛ اگر صرف اِحتمال هوتا ، تو بهي اُس کي اُستواري میں قصور نهیں ؛ کیونکه ایسے ظاهر احتمال سے اِنکار کرنا ، درحالیکه دوسرا ایسا قوي اِحتمال اُس کے مقابل نهیں هوسکتا ، عقل سے باهر جانتي ، که اُس میں ایک شبهه پیدا هوتا ؛ پر جب شبهه نهیں ، آدمي اکثر کرکے اِحتمالوں پر راضي هوتے ،

اِس سبب سے، کہ اُن کے علوم کی اکثر باتیں اِسی پر موقوف ہیں؛ اگر اُس بات کے سوا، جو دلیلِ قاطع رکھتی، دوسرے کا یقین نہ کرتے، تو چاہئے کہ دنیا کی بہت سی باتوں میں شبہہ میں رہے؛ پر ایسوں کو عقلمند نہیں سمجھتے * علاوہ اِس کے بعضے آدمی اِحتمال کو دلیلِ قاطع سے بھی جلد تمیز کرتے * پس اِحتمالوں سے باز آنا لازم نہیں؛ مگر جب اِن راقموں کے حال پر نگاہ کرتا ہوں، تو جانتا ہوں، کہ اُس پر ایسا یقینِ واثق ہی، جیسیکہ محسوسات؛ پس اِس سے قوی تر کیا چاہتے؟

منکر (۲) * تم یہہ کسطرح کہسکتے ہو، جب اُس چیز کی صداقت پر، جسکا بیان کرتے ہیں، تصدیع اُٹھانا، اور قتل ہونا بھی صرف اِحتمال ہی؟ کیونکہ بعضوں نے جھوٹھہ کی خاطر بھی مرنا قبول کیا *

مقر * سچ ہی؛ مگر جب کہ اُنھوں نے اُن کو سچ جانا، اور اِس طرح کی غلط فہمی بہت دیکھنے میں آتی ہی؛ لیکن اگر یہہ ماجرے ایسے ہوں، کہ جو اُنکا ذکر کرتے، اُنکا فریب کھانا محال ہی؛ یا اگر سچ نہ ہوں، سنے والے یقین کرسکیں بغیر خیال کرنے کے، کہ جمیع انسان نے اپنے حواس میں فریب کھایا ہی، تو اُس مقدمے کو اُس متیقن دلیل پر، جسکا وعدہ کیا، لایا ہوں * یہی حال بیبل کے ماجروں کا ہی، کہ اُن کے دیکھنے والوں اور

کرنیوالوں نے اُنکا ذکر کیا۔ سو کن سے؟ جنھوں نے خود دیکھا، اور اُن کے بیان کرنیوالے اُس پر دلیل لائے، جب اُس پر نظر کیجئے، تو اُس میں فریب نہیں ہو سکتا *

منکر * میں نے مانا، کہ غلط فہمی وحقیقت یابی میں پورب پچھم کی تفاوت ہی۔ اور جو جو باتیں موسیٰ یا یسوع کے حق میں بیان کرتے ہو، اگر جھوٹھہ ہوتیں، تو اُس زمانے کے لوگوں کو، جنھوں نے اُنکو آنکھوں سے دیکھا، ہرگز قبول نہ آتیں۔ اور دیکھتا ہوں، کہ موسیٰ، یسوع، واُس کے رسولوں نے اُنھیں کی طرف رجوع کیا، کہ لوگوں نے، جنسے نے اُتھوں نے کلام کیا، خود دیکھا تھا *

مقر * نظر بریں، کہ جس حال میں اُس حقیقت کی خاطر، جو اُنھوں نے سکھائی، صبر سے مصیبتیں سہیں، بلکہ جان تک دریغ نہ رکھا۔ یہہ اُسکی راستی پر حجت، ساطع ہوگی *

(۳) علاوہ اُس کے اُنکے دشمن، یعنے رومی، یہودی نے بھی، جنکو اُن ماجروں کا گواہ ٹھہرایا، اُنکے اِنکار میں سعی نہ کی۔ اور نہ کسو مرتد نے اُنکی تکذیب میں تگاپو کی * ہرچند اُس کے کرنے میں اُنکو بڑی بڑی توقع تھی۔ چنانچہ سلاطینِ روم، جو اُسوقت، بلکہ اُسکے تین سو برس بعد تک، اِس دین کے دشمن تھے * اور جولیین سلطان، جس پر اُس کے سب بھید کھلے تھے، گو کہ برگشتہ ہوگیا، مگر اِن ماجروں میں سے کسو کو

جھوٹھہ نہ ٹھہراسکا * (۴) اُس سے خدا تعالیٰ کی خاص نگہبانی ظاہر ہوتی ہی ۔ کہ اِس دین پر اور بھی دلیل ہو ۔ کہ تین سو برس تک دنیا کے سب حاکم اُس کے مخالف تھے ۔ اور ہر صورت سے ستایا ۔ تا نہ ہو کہ کوئی کہے ۔ کہ حاکموں کی دہشت سے اُسکی تکذیب نکرسکے * آپ چاہتا ہوں ۔ کہ دین، عیسوی کی دلیلوں کو آن سے ۔ کہ کسو اور دین کے لئے لاسکو ۔ مقابل کرو *

دنیا میں صرف چار دین ہیں — عیسوی ۔ موسوی بت پرست ۔ محمدی ۔ پر میں کہتا ہوں ۔ کہ دین، عیسوی سب سے پہلے ہی ۔ کیونکہ اُس پہلے وعدے سے لیکر ۔ جو آدم سے ہوا تھا ۔ شریعت اور رئیسوں کی تحت میں ملاخیا تک ۔ جو آخیری نبی ہوا ۔ تمام دین، عیسوی کی نشانی میں تھا ۔ جیسا میں نے دکھایا * اور اگر موسیٰ اور شریعت پر خیال کیجئے ۔ تو یہودی اُن کے واسطے کوئی گواہی نہیں لاسکتے ۔ جو مسیح کی اِنجیل کی حقیقت ثابت نہ کرے ۔ اور کسو بات میں مسیح کے ماجرے کو باطل نہیں کرسکتے ۔ کہ موسیٰ اور نبیوں کے ماجروں کو باطل نہ کرے * اِس روسے وے چاروں طرف سے بند ہیں ۔ یا تو موسیٰ کا اِنکار کریں ۔ نہیں تو ۔ مسیح کا اقرار * موسیٰ اور شریعت کے لئے پہلے پانچ قوی گواہیاں ہیں ۔ وبس چھٹھویں ۔ ساتویں جو قوی تر ہیں نہیں ۔ سویہہ گواہیاں دین، موسیٰ پر کب صادق

آتیں جب یسوع نہیں آیا تہا؛ پر جد سے آیا، کہ اب دین، عیسوی کے برخلاف ہی، کسي پچھلے مسیح کے واسطے اُن گواہیوں میں سے ایک بھی نہیں رکھتے؛ بلکہ اُنکی نبوتیں اور نشانیاں اُنکے ضد ہیں؛ کیونکہ وہ تو کامل ہوئیں، اور یہہ موقوف، اور کسو دوسرے مسیح سے، جو بعد اُس کے آویگا، علاقہ نہیں رکھسکتے * اِس سے وے دلیل لانے میں بت پرستوں اور مسلمانوں سے بھی عاجز ہیں * (۲) جد بت پرستی کے دین پر خیال کیجئے، تو بعضے اُن ماجروں میں سے، جو اُنکے دیوتاؤں سے ہوئے، پہلی اور دوسری گواہی رکھتے؛ اور کوئی کوئی تیسری؛ پر چوتھی کوئی نہیں رکھتا؛ پھر باقی کا کیا ذکر! اور لطف تو یہہ ہی، کہ اُن کے اچارج خود جانتے تہے، کہ یے ماجرے کبھو وقوع میں نہ آئے، بلکہ قصص اصنام ہیں، جو اِس واسطے ایجاد ہوئے، کہ کسو ہنر، یا عیب یا زمانے کی تاریخ وعناصر کی قوت کا بیان کریں * بت پرست سب بت کا یکساں کرتے، اور دیوتا جان کے پوجتے، جیسے گانے کا دیوتا ناد * پانی کی دیوی، سرستی مدپان کی، کالی بھگوتی؛ پریم کا دیوتا، کام دیو * کہاں تک کہوں! چھتیس کوٹ دیوتا رکھتے * وے، جو قدیم تاریخ سے آگاہ ہیں، بخوبی جانتے ہیں، کہ اِس حقیقت سے کوئی زیادہ سچے اور معروف نہیں، کہ مسیح کے اِس دنیا میں ظاہر ہونے کے بہت دن

آگے ، بلکہ اُس کے ظہور کے ایام میں بھی ، سارے بت پرست ، بلکہ جو اُن میں عالم وھنرمند بھي تھے ، سب کے سب حقیقي خدا اور سچے مذھب سے بیخبر تھے ؛ بدترین واھمات ونکوھیدہ ترین اطوار میں غرق تھے ؛ نہ خدا کي ماھیت جانتے ، نہ اُس کے صفات وکمالات کو پہچانتے ، نہ وہ عبادت کہ اُس کو پسند آتي ، اور نہ یہہ کہ آدمي سے کس کس فرایض کا طالب ھی ، اور نہ اُنکو صاف خیال وکلي یقین تھا ، کہ روح بے زوال ھی ، اور مرنے پر عاقبت میں سزا وجزا ھوگی * اُنھوں نے دنیا کو اور ھزاروں دیوي دیوتے کے ، جنسے بدترین ھوس رانیاں منسوب کرتے ، اختیار میں جانا ؛ مردوں کي ، کیا مرد کیا زن ، اور چرند پرند ، کیڑے مکوڑے ، بلکہ درندے گزندے ، جیسے سانپ ، کنکھجورے ، اور ھزاروں مورتوں کو ، جو سونے ، روپے ، کاتھہ پتھر سے بناتے ، پوجتے * غرضکہ جوجو بیان پولوس نے رومیوں کے مکتوب میں اُن کے حق میں کہا ، سوسب دیکھنے میں آتا ھی ، کہ تمام ناراستي ، حرامکاري ، مفسدي ، لالچ ، اور ناپاکي سے بھرے تھے ؛ اور حسد ، قتل ، جھگڑے ، دغابازي اور بد خواھش سے پر ، اور سرگوشي کرنیوالے عیب جو ، خدا کے دشمن ، ظالم ، مغرور ، خود پرست ، بدیوں کے باني ، ما باپ کے نافرمان بردار ، بے عقل ، بدعھد ، بے مھر ، بے الفت اور بے رحم تھے * سو تمام دنیا کے بت پرستوں

کا یہی حال تھا، جیسا اب ہندؤں کا ہی * پس اُن لوگوں کو ایسی بری حالت و خیالِ فاسد سے راہ پر لانے اور مخلصی بخشنے کو خدا سے وحی آنے کی صاف ضرورت تھی، تاکہ، اُن کو آگاہ کرے، کہ خدا کو کیسی بندگی پسند آتی، اور گناہ معاف ہونے کی خاطر کیسا کفارا اُسکو قبول آتا؛ سو اُسکی راہ اپنے بیٹے کے دینے سے صاف دکھادی *

(۳) اگر دینِ محمدی کو دیکھو، تو اُن گواہیوں میں سے کوئی نہیں رکھتا، کیونکہ کوئی یہہ نہیں کہسکتا ہی، کہ محمد نے برملا عالم کے روبرو معجزے کئے؛ ہاں، اُسکو اعجاز کہو، تو کہو، کہ تلوار کے زور سے بہت قوموں پر فتح یاب ہوے * اُنکا معراج کسنے دیکھا، کہ مکہ گئے، اور وہاں سے بیت المقدس، پھر آسمان پر، اور صبح ہوتے بستر پر موجود تھے اِسکی نہ خدا گواہی دیتا، نہ فرشتے، نہ اِنسان * اور وہ کام کسنے دیکھا، جو چاند کو کہ ٹکڑے کئے؟ قران بھی اُنکی رسالت ثابت کرنے کے لئے کرامات نہ کرنے پر عذر لاتا * اہلِ اِسلام کا یہہ قول ہی، کہ موسیٰ اور یسوع خدا کی رحمت و مہر ظاہر کرتے آئے، جنکے لئے کرامات ضرور تھی؛ لیکن محمد خدا کی قدرت دکھانے آیا، جنکے لئے کوئی کرامات درکار نہ تھی سوا تلوار کے * سو اِس دین اور عیسوی دین کی ماہیت اور اُنکے بانیوں کی حقیقت دکھانے کی خاطر محمد کا

تھوڑا حال ظاہر کرتا ہوں، اور ساتھی مسیح کا، تاکہ کھل جاے، کہ کس میں یہہ گواہیاں تھیں، کس میں نہ تھیں *

محمد اپنے ملک کا رہنے والا، اور اُنکا دادا جمیع قبایل عرب میں زبردست تھا، اور عزت والا۔ ہرچند ماباپ سے بڑی دولت میراث نہ پائی، پر خدیجہ کے ساتھہ شادی کرنے سے دولت مند ہوگئے * یہہ باتیں بے مدد آسمانی کے اُس کے دین کی ترقی کا باعث ہوئیں: چنانچہ اگر کوئی شخص دولت ہاتھہ لگنے، اور عالی خاندان ہونے، اور اپنے ملک کے رئیسوں سے قرابت رکھنے سے بڑھہ گیا ہو، اور اُس زمانے میں، جد جاہلیت وحیوانیت عالم میں چھائی ہو، دین کے تلقین کا ذمہ لے، تو کیا معنے، کہ لوگ اُس کی نہ سنیں، اور اُسے نہ مانیں ؟

مسیح اِن باتوں سے بالکل محروم تھا: نہ صاحب رتبہ تھا، نہ مالور، نہ اُس کے قرابتی زبردست * ما باپ بیچارے، غریب، بیکس تھے * مفلسی میں پلا، اور ساری عمر مفلسی ہی میں رہا * یہاں تک لاچار تھا، کہ ایسی جگہہ نہ تھی، کہ اپنا سر رکھے: پس، جسکا یہہ حال ہو، تو عقل سے باہر ہی، کہ اپنے ہی زور سے ایک عالم کو نئے دین پر مایل کرے: جھوتھا دین تو درکنار* محمد پنہاں خدا اور جبرئیل سے ہم کلام ہونے کا دعوی

کرتا، جس کو نه دوسرے نے سنا، نه دیکھا * مسیح کے
حق میں کئي بار آسمان سے آواز آئي، که "یهه میرا
پیارا بیٹا هی،" جس کو لوگوں نے صاف سنا، اور
کتاب میں لکها * محمد کے ظهور کي کسو نے اگلے نبیوں
میں سے خبر نه دي تهي، اور نه اُس زمانے میں دنیا
کي کسي قوم میں اُس کے آنے کي اُمید تهي *
مسیح کے ظهور کي دنیا کے قدیم نبي بارها نبوت کر گئے
هیں، جو صرف اُسي پر صادق آتي؛ سو وه نبوتیں ایسے
لوگوں کے هاتهه میں تهیں، جو اُسکے اور اُسکے دین کے جاني
دشمن تهے؛ اور اُس کے پیدا هونے کے دنوں میں تمام
پورب میں یهه اُمید تهي، که کوئي بزرگ اور عجیب
شخص دنیا میں آیا چاهتا هی * محمد آنیوالے حال کي
نبوت نه کر سکا؛ کیونکه جانتا نه تها؛ که کل کیا هوگا؛
اگر کسو چیز کي خبر دیتا، اور وقوع میں نه آتي، تو
اُس کے پیروں کے نزدیک اُس کا بالکل اِعتبار اُٹهه جاتا *
مسیح نے بهت باتوں کي نبوت کي، جو وقوع میں
آئیں؛ خصوصا اپنے مرنے کے، اور جي اُٹهه نے، اور
یوروشلیم کے برباد هونیکي * محمد نے کبهو کرامات کرنیکا
دعوی نه کیا، بلکه اِس قدرت کا اِنکار کیا، اور اُس کے
نه رکهنے پر عذرِ لاطایل لاتا * مسیح نے روز روشن میں
عجیب غریب معجزے کئے، جو هزاروں نے دیکهے؛ چنانچه

بہرے کو کان دیا ، گونگے کو زبان ، اندھے کو آنکھہ ، لنگڑے
کو پانو ، بلکہ مردوں کو قبر سے اُٹھایا *

محمد اپنے تئیں رسول ٹھہرانے کے پیشتر بارہ برس
تک لوگوں کو اپنے دین میں آنے کی وجہیں لاتا ، اور
ترغیب دیتا رہا ، توبھی بہت کم اُس کے دین کے شریک
ہوئے ؛ تین سال کے عرصے میں صرف چودہ مرید کئے ؛
اور سات برس میں فقط تراسی مرد اور اٹھارہ عورت *
اِتنے دن میں مسیح اور اُسکے رسول ہزاروں کو دین میں
لائے ، اور پورب کے بہت سے ملکوں میں اپنا مذہب پھیلایا ؛
چنانچہ رسولوں کے اعمال کی کتاب ، اور اُنکے خطوط سے ،
جو انجیل کے دفتر میں شامل ہیں ، ثابت ہوتاہی ،
کہ اُسکے شاگردوں کے پہلے جلسے میں ، جو اُسکے آسمان پر
جانے کے تھوڑے دن بعد ہوا ، ایک سو بیس آدمی
تھے ؛ اِس کے ایک ہفتے بعد ایک دن میں قریب تین
ہزار کے اُس میں مزید ہوئے ؛ اور چند روز میں مسیحی
لوگوں کا شمار ، جنھوں نے برملا اصطباغ پایا ، اور باہم
متفق رہے ، پانچ ہزار تک پہنچا * کہتے ہیں ، کہ چند
سال کے عرصے میں ہزاروں لاکھوں مرد و عورت اِس دین کے
شریک ہوئے ، یہاں تک کہ چالیس برس میں یسوع
کے مرنے پر انجیل فقط روم کی سلطنت کے سب
مقاموں میں پھیل نہ گئی ، بلکہ ہند تک پہنچی ؛

چنانچہ اُن خطوں سے، جو اُس کے رسولوں نے کلیسیاؤں کو لکھا تھا، ظاہر ہوتا ہی، کہ روم کے شہر میں، اور یونان، اور پورب کے بڑے بڑے شہروں میں مسیحیوں کی کثرت تھی * اِس حال کو روم کے کئی ایک مورخ، جو اُن دنوں میں موجود تھے، ثابت کرتے ہیں: اِن میں سے ایک کا ذکر کرتا ہوں، کہ مسیح کے صعود کے بعد اسی برس، پلنی، جو متعارف رومی تھا، اپنے سلطان ترییجن کو لکھکے، فریاد کرتا ہی، کہ اِس وہم نے، (جو اپنے نزدیک ٹھہراتا) نہ صرف بڑے شہروں کو گھیرا ہی، بلکہ قصبوں اور گانووں کو بھی، یہاں تک کہ بت پرست اپنے دیوتوں کو چھوڑا چاہتے ہیں، اور اُس کے سارے رسم اُٹھہ جاتے، اور قربانیوں کا خریدار مشکل سے ملتا ہی * اِس کے بیس برس بعد جستن مارتن، جو دینِ مسیحی کا نامی مصنف تھا، بیان کرتا ہی، کہ اِنسان کی کوئی قوم باقی نہ رہی، خواہ عالم خواہ جاہل، جس نے نہ سیکھا، کہ یسوع کے نام سے خدا کی عبادت کریں * اور اِسی طرح مسیح کی کلیسیا بڑھتی گئی: آخر کو قسطنطین نے اپنی ساری بادشاہت میں دینِ مسیحی قایم کیا * سو ہر وجہہ سے یقین ہوتا، کہ اُس وقت مسیحی بت پرستوں سے زیادہ اور زبردست تھے * محمد نے یہودیوں، مسیحیوں، اور عربیوں سے کہا، کہ میں وہی دین سکھانے آیا، کہ تمہارے آبا اِبراہیم، اِسماعیل، موسیٰ اور یسوع نے

پچلے سکھایا تھا ؛ اِس بات نے آپ سے آپ اُن کو اُس کے دین پر مایل کیا * مسیح نے ایسے دین کی منادی کی ، جو یہودیوں کی راے و رغبت کے عین برخلاف تھا ، اور بت پرستوں کے جھوٹھے دین کو جڑ سے اُکھاڑ دیا *

محمد نے اُس گرم ولایت میں ، جہاں ہوا ہوس غالب آتی ، اپنے مریدوں کو چار چار جورو کرنے کی اِجازت دی ؛ اور تین مرتبہ تک طلاق دینے اور پھر لینے کا اِختیار دیا * ویسی ہی ولایت ، اور ویسے ہی آدمیوں کے بیچ ، مسیح نے اپنے پیروں کو صرف ایک جورو کی قید کی ، اور سوا علت زنا کے طلاق دینے کی ممانعت کی ، یہاں تک کہ اپنی آنکھہ و خیال کو قید میں رکھیں ؛ خدا نہ واسطہ اگر کسو طرح کی شہوت و حرص پیدا ہو ساتھی دفع کریں ، اور سمجھا دیا ، کہ جو کوئی شہوت کی آنکھہ سے عورت پر نگاہ کرے ، وہیں اپنے دل میں اُس کے ساتھہ زنا کر چکا * اور خوب یقین کر دیا ، کہ فقط وہی لوگ خدا کو پسند آتے ، جو صاف دل ہیں ؛ غرض کہ آدمی کو ہر طرح کے ہوا ہوس اور بری خواہش سے باز رکھکے ، اپنے شاگردوں سے چاہا ، کہ اُن پیارے گناہوں کو ، جو خاص کر کے آدمی کو فریب میں لاتے ، ترک کریں ؛ اور دنیا کی سب چیزوں کو چھوڑ کر اُسکی محبت کریں *

محمد نے اِس خیال سے ، کہ لوگ اُس کا دین جھٹ قبول کر لیں ، اپنے مریدوں سے وعدہ کیا ، کہ اُنھیں

بہشت میں سب طرح کا عیش و عشرت ہاتھہ لگیگا ؛
کہ خوبصورت لونڈے ، اور نازک نازک عورتیں ، جو سدا
بارہ برس کی بنی رہیں ، اُنہیں ملینگی * مسیح نے
اپنے شاگردوں کو بہشت میں ایسی چیزوں کی آس نہ دی ،
اور اُن کے دل نشیں کیا ، کہ بہشت میں نہ بیاہ کرینگے ،
نہ بیاہی جاینگی ، بلکہ پاک و روحانی خوشیاں ، جنہیں
نہ آنکھوں نے دیکھا ، نہ کانوں نے سنا ، اور نہ آدمی کی
فہم میں آئیں ، ملینگی *

محمد نے اپنا دین تلوار کے زور سے پھیلایا ؛ چنانچہ
خود کہتا ہی ، انا نبی بالسیف ، جب تک تلوار کام میں
نہ لایا ، اُسکی اُمت کم تھی * اُس کا دین فتح کے ساتھہ
بڑھتا گیا ؛ بے اِس کے کبھی قوم میں نہ پھیلا * آٹھہ
لڑائیوں میں خود سپہ سالاری کی ، اور خلیفوں کو ملاکر
پچاس لڑائی لڑا * بت پرستوں کو ، سوا مرنے یا دین
اِختیار کرنے کے چارہ نہ رہا * اُس نے کہا ، "مرو ؛
نہیں تو ، دین قبول کرو" * یہودیوں اور مسیحیوں سے کہا ،
کہ "خراج دو ؛ نہیں تو ، مسلمان ہو" *

مسیح ، لوگوں کو اپنے دین میں لانے کے لئے ، سوا ترغیب
کرنے ، دلیل لانے ، نصیحت کرنے ، معجزے دکھانے ، اور
نبوت کرنے کے ، دوسری بات کام میں نہ لایا ، نہ دوسرا
زور دکھایا ، سوا راستی کے زور سے * تلوار نہ چلائی ،
بجز روح کی تلوار ، یعنے خدا کے کلام کے ، نہ ہتھیار رکھتا

تھا، نہ فوج، کہ دین کے لئے لڑے * وہ سلامتی کا بادشاہ
تھا، اور دنیا کو سلامتی کی منادی کی: نہ اقتدار
رکھتا، نہ مددگار، سوا بارہ غریب آدمی کے: بے جبر کرنے،
اور اختیار دکھانے کے اپنے ملک کے سب بدظنوں، اور
علم، و دین پر غالب آیا، بلکہ روم کی تمام سلطنت، کہ
قدیم رسوم، و بت پرستی، و وہم، و حکمت، و علم،
و سارے اقتدار پر * محمد کی بہت کرکے اسی پر نظر
تھی، کہ مریدوں کو سپاھی بنارے، تا کہ دین کے جاری
ہونے میں کام آویں * اُن کو سدا بھی نصیحت کیا کرتا،
کہ خدا کے دین کے واسطے لڑو، کہ جو میری خاطر رنج
اُٹھاتا، اور تصدیع سہتا، اور لڑائی میں مارا جاتا، اُسکی
شفاعت کرونگا، اور ایسے باغ میں لیجاؤنگا، جو نہروں سے
سیراب ہی، اور میووں سے بھرا: اور خدا اُسے بڑا اجر
دیگا * قرآن میں کافروں سے لڑنے کی اکثر تاکید ہی:
اسی سے مسلمانوں نے اس کام کو بڑا ثواب جان کے
تلوار کو بہشت کی کنجی کہی: اور لوگوں کو ترغیب
کی، کہ جو کوئی خدا کی راہ میں ایک بوند لہو
بہاوے، وہ خدا کو بہت بھاوے، اور بہشت میں جاویگا *
مسیح نے اپنے شاگردوں کو ایسا حکم کبھو نہ دیا: اُن کو
ہر طور کے ظلم سے منع کیا: چنانچہ جد اُس کے شاگردوں
میں سے ایک نے اپنے بچاؤ کی خاطر تلوار کھینچی، حکم
کیا، کہ "میان میں کر: کیونکہ وے، جو تیغ کھینچتے

هیں ۔ تیغ هی سے مارے جاینگے " * جب سامریوں نے
اُسکی خاطرداری نه کی ۔ اور اُس کے شاگردوں نے چاها ۔
که آسمان سے اُن پر آگ برساوے ۔ اُن سے کہا ۔ که " اِبنِ
آدم خلق کو هلاک کرنے نہیں آیا ۔ بلکه نجات دینے آیا
هی " * قرآن کی فصاحت وبلاغت کے حق میں دونو
محمد اور اُس کے پیرو کمال مبالغه کرتے ۔ اور اِس کو
مردوں کے جلانے سے زیاده کرامات جانتے * پس اگر
عبارت کی خوبی سے اُس کی بزرگی سمجھتے ۔ اور اِلهام
هونے کی دلیل جانتے ۔ تو افلاطون کی کتاب ۔ اور موردالکلم ۔
جو فیضی نے بے نقط کہی ۔ اور حق هی ۔ که کرامات
کئی ؛ اور اور سیکڑوں مصنفوں کی کتابیں طرح طرح کی
زبانوں میں اِلهام هونے پر اُس کی برابر دعویٰ رکھتیں ؛
مگر عبارت کی خوبی عاقلوں کے نزدیک قران کے اِلهام
هونے پر دلیل نہیں هو سکتی ۔ بلکه اِشتباه پیدا کرتی
هی ۔ که آدمی کی تصنیف هی ؛ که اِنسان کو فصاحت ۔
بلاغت اور صنایع لفظی کی خوبی دکھا کر فریفته کرے *
اِنجیل اِن باتوں سے بری هی ۔ اور آدمی کی صنعتوں سے
نافر ؛ اُس کو صرف راستی کے زور ۔ اور خدا کی قدرت
سے ترقی پانے کی اُمید هی ؛ چنانچه پولوس رسول
کہتا هی ۔ "میری باتیں اور میری منادی حکمتِ
اِنسانی کی ترغیبوں سے نه تھیں ۔ بلکه روح اور قدرت
کی برهان کے ساتھه تھیں ؛ تا که تمھارا اِیمان نه حکمتِ

اِنساني سے ، بلکه خدا کي قدرت سے متعلق هووے **

محمد قرآن میں بار بار اپني لیاقتوں ، اور کامیابیوں ، اور اِس کتاب کي فضیلت پر دم مارتا * اِنجیل کے راقم اپني ذرا بھي تعریف نہیں کرتے ، نه اپنے لکھے کي ، بلکه یسوع کي نیکیوں کو مفصل نہیں بتاتے ، اور جیسا چاهئے ظهور میں نہیں لاتے ؛ فقط اُس کے کلام و کام سے هم اُس کا حال لاثاني پاتے ، اور اُسکي فضیلت جانتے ، نه مورخوں کے لکھنے سے *

قران میں عاقبت کي سزا و جزا کا مفصل بیان نہیں * یهه کھول کے نہیں لکھا هی ، که ایسا هوگا ، یا نه هوگا ؛ جو کچھه هی بھي ، سو بیهوده اور باد هوائي هی * اِنجیل میں عاقبت کي سزا و جزا ، وغیره کا ایسا کھلا بیان هی ، که اُس کے دیکھنے سے آدمي کے دل پر اثر هو جاتا هي ؛ اِتنا نہیں ، که اِنسان کا جي توڑ دے ، اور نراس کرے * اگر قران میں کچھه راستي هی ، تو بیبل خدا کا کلمه هی ؛ کیونکه قران میں ایسا لکھا هی ، اور یهي ثابت کرنے کو نازل هوا ؛ اور صاف کها هی ، که یسوع وهي مسیح هی ؛ چنانچه اُس کے چھٹھویں سوره میں ایسي ایسي باتیں مندرج هیں ، که مسیح مریم کا بیٹا نبي هی ، اور خدا کا کلمه ، اور اُسکي روح ، جس کو اُس نے مریم پاس بھیجا * پر خدا کا بیٹا نہیں کهتا هی ، اِس دلیلِ عقلي سے ، که خدا کو کس طرح

بیٹا ہو سکتا هی، جب جورو هي نہیں ؟ پر اِس کا مقر هی، که یسوع ایک پاک باکرہ سے پیدا ہوا، بے کسو مرد کے، روحِ الہي کي قدرت سے * اُسي سورہ میں محمد اپني بے خردي پر مقر ہوکے کہتا هی، که "میں نے تم سے نہیں کہا که خدا کے سارے خزانے میرے اِختیار میں هیں، نه که آیندہ اور گذشته کي خبر مجھے معلوم هی ؛ میں نہیں کہتا، که ایک فرشته هوں ؛ جو کچھه مجھے اِلہام ہوا هی، اُسي کو عمل میں لاتا هوں ؛ کیا اندھا اُسکي مانند هی، جو صاف دیکھتا هی ؟" بعد اِس کے کہتا هی، که "میں تمھارا اتالیق نہیں هوں ؛ هر ایک چیز کو اپنا اپنا وقت هی ؛ بعد ازیں تم حق کو دریافت کروگے" * اِس سے معلوم ہوتا هی، که اهلِ اِسلام کسو دوسرے محمد کے منتظر هیں، جو آنیوالا هی ؛ مگر مسیح نے کہا، که میں تمھارا معلم اور سکھلانیوا هوں، اور میرے بعد کوئي نه آویگا *

محمد نے کہا، که "میں فرشته نہیں هوں ؛" پر یسوع خدا کا فرشته هی ؛ لیکن جب خدا (۱) یسوع کو دنیا میں لاتا، تو کہتا هی، که سارے فرشتے اُس کي پرستش کرینگے ؛ اور اُسکو سب فرشتوں کا خداوند بتایا * محمد نه جانتا تھا، که گذشته میں کیا ہوا، اورآیندہ کو کیا ہوگا ؛ لیکن همارا خداوند شروع سے اِنتہا تک (۲) سب

(۱) عبرانیوں کا ۱ ب ٦ آ * (۲) یوحنا ۲ ب ۲۴ و ۲۵ آ *

چیز سے واقف تھا۔ اور ہر ایک آدمی کے دل سے، کہ خدا کے سوا دوسرا نہیں جانتا، اُسنے اِنتہا سے زمان تک کی چیزوں کی نبوت کی * محمد خدا کے تمام خزانے نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ خود کہہ گیا۔ پر (۱) یسوع میں حکمت و معرفت کے سب خزانے بھرے تھے *

محمد نے ہرگز آپ کو مسیح، یا کلمہ یا روح الٰہی نہ کہا * یہہ سب لقب یسوع کو دیا، جیسا اُوپر بیان ہوا * غور کرو، کہ مسیح کے آنے کی کتنی نبوتیں ہوئیں۔ پر محمد کے آنے کی کسو نے خبر نہ دی، سوا مسیحان، کاذب و پیغمبران دروغی کے، جو یسوع نے فرمایا، کہ بعد میرے آوینگے۔ اِس لئے تاکید کی، کہ اُن سے خبردار کہ بہتوں کو فریب دینگے *

محمد کی حدیث بھی سراسر واہیات ہی * اگر اِس زمانے میں، کہ معرفت و آگاہی کی کمال گرم بازاری ہی، کہ ہر ایک بات کی کما حقہ تفتیش ہوتی، کوئی ایسی کتاب بناتا، تو لوگ ہنستے لوٹ جاتے * چنانچہ قرآن میں لکھا ہی، کہ زمین خدا نے دو دن میں بنائی۔ جانور و پہاڑوں کو چار دن میں * اور پھر لکھا ہی، کہ قیامت کے دن خدا کے تخت آٹھہ فرشتے اُٹھاوینگے۔ اور یہہ لکھا، کہ جانوران بھی ایک اُمت مثل تمہارے ہیں، کہ اُٹھائے جاینگے قیامت کے دن۔ اور اِس طرح کی

(۱) قلسیوں ۲ ب ۳ و ۹ آ *

بہت سي باتیں ھیں * جب تم اُس حال کو بیبل سے
مقابل کرو گے ، بحث کي حاجت نہ رھیگي * فصحاے
بت پرست نے بیبل کي عبارتِ عالیہ کي نہایت مداحي
کي * کوئي نوشتہ سارے عالم میں اُس کے برابر نہیں ؛
اُس کے حالات با وجود اِختصار کے ایسے واضح ھیں ، کہ
سب کي فہم میں آ جاتے * زبور نصایح و اِمثال سے پر
ھي ، جو ایک سے موافق آتے * کتبِ انبیا مہابت
انگیز ھیں ؛ اور وثیقۂ جدید شیرینی ریز * بڑي خوبي تو
اُن کتابوں میں یہہ ھی ، کہ آدمي کے دل میں جہت
تاثیر کر جاتیں ؛ اُمید کو بڑھاتیں ، اور قوي کرتیں ؛ اور
اِیمان کو اِستحکام بخشتیں ؛ اور باطن میں اِطمینان ، اور
روحِ قدس میں ایسي راحت *

منکر * (۴) اگر محمد نے ھر ایک بات میں مسیح
کو شرف دیا ، اور یہہ کہا ، کہ قرآن اِنجیل کے اِثبات کے
واسطے نازل ھوا ، تو کیونکر ھوا ، کہ اِنجیل کو منسوخ کر کے
قران کو اُس کے بدلے مقرر کیا ، اور مسیحي کو بے اِیمانوں
میں شمار کیا ؟

مقر * ھر ایک خارجي کا یہي طور ھی ، جو کسو
دنیاوي مطلب پر نظر رکھکے یہہ تدبیر نکالتے ھیں * جن
دنوں محمد نے آپ کو رسول اللہ ٹھہرایا ، اُن دنوں مسیحي
اُمت کے درمیان کئي عقیدوں کے باعث اِختلاف پڑا تھا ؛
اُس نے قابو پا کے اپنا ایک مذھب کھڑا کیا ، جس میں

دینِ مسیحی، وموسوی، اور بت پرستی کی باتیں ملی جلی هیں؛ کیونکه اُس کا باپ بت پرست تها، ما یهودن، اور اتالیق خارجی مسیحیوں میں سے * اِن باتوں سے درگذر صاف دیکهنے میں آتا، که قرآن مسیح اور بیبل کی حقیقت کی اِثبات میں کام آتا * پهر دینِ موسوی کی بابت کیا خیال کرتے هو، جواب دینِ مسیحی کا مخالف هی ؟

منکر * نه صرف خالی ازگواهی هی، کیونکه مسیح کے آنے کی نبوت کا وقت مدت هوئی که گذر گیا؛ بلکه اُن کی اگلی گواهیاں اُن کے خلاف محض هیں؛ اور دوسرے مسیح کے یهی، جو بعد ازیں آویگا، چنانچه جریب یهودا سے جدا نه هوگی؛ اور وه دوسرے هیکل میں آویگا؛ اور قربانیاں اُس کے مرنے کے تهوڑے روز بعد موقوف هونگی؛ اور داؤد کو اپنے تخت پر بیٹهنے کے واسطے هرگز ایک بیٹے کی حاجت نه هوگی؛ اور وے بهت دن تک بے بادشاه، بغیر حاکم، اور بدون قربانی کے رهینگے؛ یهه کیونکر گمان کیجئے، که اُن کے مسیح کے آنے کے بعد یهه حال هوگا ؟ اِس طرح اپنے خلاف گواهی دیتے هیں *

مقر * تمهارا بت پرستوں کے قصوں پر کیا خیال هی ؟

منکر * مجهکو مطلق اُن کا یقین نهیں، جیسے عاقل بت پرستوں کو؛ اور سچ پوچهو، تو تمهارے بیبل کے قصوں پر بهی میرا یهی خیال تها؛ مگر جد سے تم نے

اِس کے واسطے اِتني دليليں پيدا کيں، ميرا خيال بدل گيا *

مقر * آيا ايسي نبوتيں کسو دنيوي تاريخ ميں موجود هيں، اُن ماجروں کے اِتني مدت پيشتر، جو اُن ميں لکھے هيں، جيسے که بيبل ميں مسيح کے آنے پر؟ کيا بت پرستوں کے ديوتوں يا محمد کے حق ميں کوئي نشاني و نبوت هوئي تهي؟ يا کسو دنيا کے مورخ کي صداقت کے واسطے ايسي گواهي هی، جيسي بيبل کے راقموں کے واسطے؟ کيا اُنهوں نے ايسے ماجرے بيان کئے، جن ميں ممکن نه تها، که خود فريب کهائيں، يا اوروں کو فريب ديں؛ اور جو کچهه خود ديکها يا سنا، اور بيان کيا، اُس کے سوا اور کچهه نه کها؟ آيا اُن کو سوا ستائے جانے اور اُس کے لئے جان دينے کے، جو اُنهوں نے کيا، اور کچهه اُميد نه تهي؟ کيا اُن کو خدا کا حکم تها، که اِن سب کو صبر سے بے مزاحمت کے برداشت کريں؟ کيا محمد کے مريدوں کا ايسا حال تها، جنکو حکم تها، که دين کي خاطر جنگ و جدل کريں، اور تلوار کے زور سے فتح کريں؟ آيا کوئي دينِ مسيحي کے برابر عاقبت کي حقيقت کو کهول ديتا هی، اور دنيا کو هيچ جاننے کي نصيحت کرتا؟

منکر * تمهارے اِس بيان سے ثابت هوتا، که دنيا ميں فقط ايک مذهب حقيقي هی؛ باقي سب جعلي۔

کیونکہ یہودیوں کا دین تو نشانی میں مذہب مسیحی ہی تھا ؛ اور بت پرستوں کا اُس درجے ناکارہ ، جس کا کچھہ تھور ٹھکانا نہیں ؛ اور دینِ محمدی تم کہتے ہی ہو ، کہ مذہبِ مسیحی میں ایک بدعت ہی ؛ پھر تعجب ہی ، کہ تمام دنیا دینِ مسیحی کی کیوں قایل نہ ہوئی اور نہ ہوتی *

مقر * بیج کیسا ہی اچھا ہو ، تو بھی اگر کانٹے ، پتھر میں بویا جاے ، نہیں پھلنے کا ؛ سو پتھر کی طرح وے دل ہیں ، جو اِس زندگی کی دولت کی محبت ، اور فکر ، اور عیش سے ایسے بھرے ہیں ، کہ کچھہ سوجھہ نہیں پڑتا ؛ اور ایسی بات جی میں نہیں آنے دیا چاہتے ، جو اُن کے عیش میں خلل انداز ہو ، اور اُن کے خیال کے خلاف ؛ اِسلئے آدمی کو اِس پر نہیں لاتا ، کہ آخرت کی اُمیدوں پر اپنی سعادت سمجھیں ، کہ یہی اِنجیل کی غایت ہی ، آسان نہیں * کیونکہ یہہ دنیا ایک زو اور آدمی کی مثال ہی ، جدتک کوئی اُس سے زور آور تر نہ آوے ، اپنا قبضہ نہیں چھوڑنے کی ؛ سو یہی جودھا یعنے ہمارا ایمان ، دنیا پر غالب آتا ؛ اور یہہ ایمان خدا کی عنایت ہی * اگر دل اچھی زمین کی مانند اُن تعلیموں کے ، جو اُسے ملیں ، قبول کرنے پر تیار نہ کیا جاے ، تو دنیا کی ساری گواہی اُس میں اثر نہ کریگی ؛ جب تک یہہ نہ ہو ، آدمی تعصب سے گردن کش رہیگا ،

اور سنگ دل، اور چلائگا، کہ " ہرچند قایل ہوتا ہوں، تو بھی قایل نہیں ہونیکا " * کتنے ایسے ہیں، کہ دین کے مقدمے میں سراسر غفلت کرتے، اور کچھہ پروا نہیں رکھتے، کہ کون دین اختیار کریں * جس میں اپنی بہتری سمجھتے اُسیکو مانتے؛ اِس طایفہ میں دنیا کے سارے قبایل شامل ہیں، توبھی اِس اندھیرے میں خدانے آپکو بے گواہ نہ چھوڑا، جو ہرایک سرگرم وجویندہ پر، جو حق کے قبول کرنے کے خواہاں ہیں، ظاہر ہی *

منکر * لیکن تمھارے مسیح نے نبوت کی، کہ بہت سے جھوٹھے (۱) مسیح اور نبی مبعوث ہونگے، اور بڑی آیتیں وکراماتیں دکھاوینگے، کہ اگر ممکن ہو، تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں * اور اِس کی بھی، کہ ایک شریر (۲) پیدا ہوگا، اور شیطان کے کامل قدرت اور جھوٹھے عجایب وغرایب کے ساتھہ ہوگا، اور (۳) غالب ہی، کہ پیغمبر دروغی بھی کوئی کرامات دکھاوے، کہ آدمیوں کو گمراہ کرے؛ پس اِس میں آیت کے مقابل آیت، اور معجزے کے مقابل معجزہ ہی؛ سو کسکو قبول کرنا واجب ہی؟ *

مقر * پہلے کو؛ کیونکہ خدا اپنے کہنے کے خلاف نہ

---

(۱) متی ۲۴ ب ۲۴ آ * (۲) تسلینیقیوں ۲ ب ۹ آ *
(۳) استثنا ۱۳ ب ۱ آ *

کریگا، اور نہ اپنی شریعت کے ضد، جسکو معجزوں سے موکد کیا، کرامات دکھاویگا: پر جیسے میں نے آگے کہا، کہ ہمارے پاس کرامات سے بھی زیادہ دلیل ہی، سو نبوت ہی * پس، جو مسیح کاذب، کہ اس کے بعد اپنی مسیحی کا دعوےٰ کرے، بیبل کے برابر کوئی کتاب دکھاوے، جو اتنے دن سے دنیا میں باقی ہی، اور مسیح پر گواہی دیتی، اور اُس کے آنے کا وقت بتاتی، اور ساری حالتوں کی پیشین گوئی کرتی، اس کے دکھ درد اور موت کی خبر دیتی، سو یہہ نبوتیں من وعن ہمارے مسیح میں مکمل ہوئیں: جب تک وہ یہہ نہ کرسکے، اُس کے لئے ایسی گواہی نہیں ہوسکتی، جو ہمارے مسیح کے لئے ہی، ہمارے نزدیک جھوٹھا مسیح ہی، اور اُس کی کرامات بھی جھوٹھی * اُن لوگوں کی بڑی سزا ہوگی، جو انجیل کی صاف وروشن دلیلوں سے چشم پوشی کرتے * وے چھوڑے جاتے، کہ جھوٹھہ کو سچ جانیں: کیونکہ وے (۱) ناراستی میں خوش ہیں، اور اندھیرے کو روشنی سے زیادہ پیار کرتے ہیں، اس لئے کہ اُن کے فعال بد ہیں: اِسی وجہہ سے دین مسیحی میں نہیں آتے * دلیل میں قصور نہیں: آدمی کی فہم کا قصور ہی: اِسی سے یحیی اصطباغی مسیح کے آگے بھیجا گیا، کہ توبہ کی منادی کرکے اُس کی

---

(۱) تسلینیقیوں ۲ مکتوب ۲ ب ۱۲ آ *

راہ تیار کرے۔ اور اُن لوگوں کو انجیل کے قبول کرنے پر مایل * جنھوں نے اپنے گناھوں سے توبہ کیا۔ خوشي باخوشي مسیح کي تعلیم پسند کي؛ اور جنھوں نے اپنے گناھوں سے باز آنا نہ چاھا۔ وے سرکش وسنگ دل رہے باوجود علم وعقل کے؛ جیسا ھمارے نجات دینوالے نے کاھنوں (۱) ومشایخ سے کہا۔ کہ یحییٰ راستي کي راہ سے تم پاس آیا۔ اور تم نے اُسے نہ مانا؛ لیکن باجگیروں وقحباؤں نے اُسکا اِعتقاد کیا؛ اور تم دیکھکر پشیمان بھي نہ ھوئے۔ کہ اُس کي تصدیق کرتے * منکر ھونے کي یھي وجہہ ھی * دنیا کي محبت۔ جسماني حوص۔ چشم کي شہوت۔ زندگي کا غرور۔ باطن کو تاریکي میں ڈالتا ھی؛ اور جب تک یہہ دور نہ ھو۔ نور کا اُس میں دخل نہیں * پاکي وعفت کي طینت ناپاک دل میں نہیں سماتي * اگر ھم ایسے مہمان کي دعوت کیا چاھیں۔ تو مکان جھاڑ بہار کے صاف رکھیں * سو یہہ بھي خدا ھي کا کام ھی؛ وھي دلکو صاف کرسکتا۔ اور نئي طبیعت دیسکتا؛ اور اُس نے وعدہ کیا ھی۔ کہ جو مانگیگا۔ اُسے دونگا؛ پس مانگو۔ ڈھونڈھو۔ ملیگا؛ کھٹکھٹاؤ۔ کھلیگا؛ خدا ھردم دل سے مہربان ھی۔ اور شفیق بڑا متحمل؛ جو اُسکے پاس اِخلاص سے آویگا۔ محروم نجاویگا؛ اِسلئے اِیمان سے دعا مانگو؛ ذرا شک نلاؤ؛ یقین کرو؛ جو دعا

(۱) متي ۲۱ ب ۳۱ آ *

میں درخواست کروگے، موافق خدا کی خواهش کے سو ملیگا *

(۹) کاش غیر قوموں کے مسیحی دین داخل هونے پر یہودیوں کے دل سے پردا اُٹھہ جاتا، کہ دیکھتے؛ کہ اُنھوں نے بہتیرے جھوٹھے مسیحوں سے، جد سے یسوع آیا، فریب کھایا ایسا کہ کوئی جس کے بعد ازاں منتظر هیں، اُن نبوتوں کے مطابق، جو مسیح کے حق میں هوئیں، آ نہیں سکتا؛ اور از بسکہ کوئی وہ مسیح نہیں هوسکتا، جسکی اُن کی کتابوں میں نبوت هوئی، کاش اُنھیں سوجھتا، کہ وہ بد دعا، یعنے "اُس کا لہو همارے اُوپر اور هماری اولاد پر هووے، "

کہ جو اُنھوں نے اپنے منھہ سے مانگی، زیادہ اُن کے پیچھے پڑی هی، بہ نسبت اگلے گناهوں اور بار بار کی بت پرستی کے، تا کہ دیکھیں، کہ اُن کے اِنتشار کی یہہ وجھہ نہیں، جسے اُنھوں نے اُس ایام سے اپنے تئیں پاک رکھا، اور جکسی خاطر اُنکی بری سے بری اسیری فقط ستر برس کی هوئی؛ اُس حالت میں بھی نبی اُن کے پاس آتے گئے، کہ اُنھیں تسلی دیں، اور پھر بحال هونے کا بھروسا؛ لیکن اب سترہ سو برس کے اُوپر هوتا هی، کہ سارے عالم میں پراگندہ هوئے، نہ کوئی نبی رکھتے نہ مخلصی کی اُمید؛ اِس لئے، کہ تمام جہان پر اُس غضب کی خبر هوئی، جو بنائے عالم سے آج تک کسو

قوم پر نہ ہوا ۔ کہ ایسي سزا پائي ہوۓ اور غضب کے واسطے محفوظ رہي ہوۓ اور اُمیدوار ہوں کہ آخر کو عجیب رحمت کے واسطے بچي رہے ۔ کیونکہ (۱) جد اُن کا خارج ہونا عوام کي مقبولیت کا باعث ہی ۔ تو اُن کا آملنا کیسا کچھہ ہوگا ۔ ہاں ۔ جیسا ۔ مردوں کا اُٹھنا ! اِس لئے ۔ کہ خدا نے سب کو بے اِیماني میں شریک جانا ہی ۔ کہ سب پر رحم کرے * واہ رے ! خدا کي رحمت و کمال دانش ۔ کہ کس قدر اُس کي قضائیں دور از تحقیق ہیں ۔ اور قدر اُس کي بعید از تدقیق ۔ کیونکہ اُس سے ۔ اور اُسي کے سبب ۔ اور اُسي کے لئے ۔ ساري چیزیں ہوئي ہیں ! حمد ابد تک اُسي کے لئے ہی ! آمین *

---

(۱) ورمیوں ۱۱ ب ۱۵ آ و ۳۳ آخر تک *

گیت

---

۱ شکر ہزار مناسب ہی —
خدا نے بیٹا بخشا ہی؛
دنیا میں یسوع آیا ہی؛
ہمارا دکھہ اُٹھایا ہی *

۲ وہ اِیذا پا کے چپ رہا؛
دکھہ — درد بدنامي کو سہا؛
مار اُوپر کوڑے کي پڑي؛
ہاتھہ پانو میں اُس کے کیل گڑي *

۳ جب تک اُنھوں نے جان نہ لي،
تسلي اُن کو نہ ملي؛
پر تیسرے دن وہ جي اُٹھا؛
اپنے آسمان پر پھر گیا *

۴ باپ پاس سفارش کرتا ہی،
اور برکتیں دلواتا ہی؛
خدا کا شکر سدا ہو
تعریف مسیح کي سب سے ہو *